SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, January 18, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفوا عن السیات و یعلم ما تفعلون- ویستجیب الذین امنوا و عملوا الصلحت و یزید ھم من فضلہ والکفرون لھم عذاب شدیدٌ- ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدر مایشاءُ انہ بعبادہ خبیرٌ بصیرٌ-

ترجمہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے- اور وہ وہی جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور لغزشوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو (اسے) جانتا ہے- اور ان لوگوں کی دعا قبول فرماتا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور اپنے فضل سے انہیں (ان کی دعا

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, January 18, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at twenty five minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وھو الذی یقبل التوبة عن عبادہ و یعفوا عن السیات و یعلم ما تفعلون- ویستجیب الذین امنوا و عملوا الصلحت و یزید ھم من فضلہ والکفرون لھم عذاب شدیدٌ- ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض ولکن ینزل بقدر مایشاءُ انہ بعبادہ خبیرٌ بصیرٌ-

ترجمہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے- اور وہ وہی جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور لغزشوں سے درگزر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو (اسے) جانتا ہے- اور ان لوگوں کی دعا قبول فرماتا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور اپنے فضل سے انہیں (ان کی دعا

سے بھی) زیادہ دیتا ہے' اور جو کافر ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور اگر اللہ اپنے تمام بندوں کے لئے روزی کشادہ فرما دے تو وہ ضرور زمین میں سرکشی کرنے لگیں لیکن وہ (ضروریات کے) اندازے کے ساتھ جتنی چاہتا ہے' اتارتا ہے' بے شک وہ اپنے بندوں (کی ضرورتوں) سے خبردار ہے' خوب دیکھنے والا ہے۔

(سورۃ الشوریٰ ۲۵ تا ۲۷)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

QUESTIONS AND ANSWERS

We take up the Question Hour and we will restrict maximum to three supplementaries . Questions should be precise and they must be questions , not speeches . The answers should also be precise , so that we can cover most of the questions . Two of our colleagues have to go early today.

آپ نے کتنے بجے جانا ہے؛ you want to take up questions earlier ساڑھے پانچ بجے تک Question Hour ختم ہو جائے گا۔ بابر صاحب اور شمیم صاحب نے کہیں جانا ہے If it is O.K with the House, we can take up their questions earlier. آپ کے کون کون سے questions ہیں؛ شروع میں ہے' We take up question No.39 Talha sahib.

39. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.50 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) *whether the highways being constructed in the country are of international standards; and*

(b) *the normal period of guarantee of the construction work of the highways in the country?*

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) Yes, the national highways and motorways being constructed in the country are of international standard.

(b) The performance period or the design life is seven years. The guarantee or the maintenance/distress liability imposed on the contractor is normally three years from the time of completion of the project.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان: جناب! میں آپ کے توسط سے ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ Highways کی تعمیر میں جو استعمال ہونا والا material ہے' اس کی quality کو check کرنے کا کیا طریقہ کار ہے اور کون سا ادارہ اس کا ذمہ دار ہے اور پچھلے تین سالوں کے دوران کون کون سی کمپنیوں اور ٹھیکیداروں کے خلاف ناقص material کے استعمال اور غیر معیاری کام کی وجہ سے کارروائی کی گئی ہے یا انہیں black list کیا گیا ہے؟ یہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: جناب شمیم صدیقی۔

جناب محمد شمیم صدیقی (وفاقی وزیر برائے مواصلات): جناب! ہمارے پاس ایک ادارہ ہے جو material testing کا ہے۔ اس کے علاوہ جس project پر جو material استعمال ہوتا ہے' وہ consultant کی ذمہ داری ہے اور contractor کی بھی on site laboratory موجود ہوتی ہے۔ رہا سوال یہ کہ کن کن کو black list کیا گیا ہے' اگر یہ مجھے separate question or fresh question دے دیں تو میں تفصیل provide کر دوں گا۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر ساعد۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد، جناب چیئرمین صاحب! نوشہرہ اور پشاور کے درمیان جو national highway زیر تعمیر ہے وہ بے شک international standard کے مطابق تعمیر کی جا رہی ہے، حالانکہ صورتحال یہ ہے کہ یہ سڑک تعمیر کے دو ہفتے بعد just two weeks after the construction یہ ناکارہ ہو جاتی ہے۔ وزیر موصوف صاحب بتا سکیں گے کہ اس کی وجوہات کیا ہیں اور جو contractors اس کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین، شمیم صاحب۔

جناب محمد شمیم صدیقی، شکریہ sir, اس سلسلے میں یہاں پر چوتھا سوال آرہا ہے تو جس وقت وہ سوال آئے گا تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب چیئرمین، آگے ہے؛ اچھا۔ بابر اعوان صاحب۔

Senator Zaheeruddin Babar Awan: Thank you honourable Mr. Chairman!

میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف کی توجہ portion (b) کی طرف دلانا چاہتا ہوں، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ the performance period of the design is 7 years میں مختصر عرض کرتا ہوں۔ اسلام آباد چوک سے روات چوک تک گزشتہ اٹھارہ سال سے ایک highway بن رہی ہے اور گزشتہ سات سال سے ایک highway ترنول چوک سے ٹیکسلا تک بن رہی ہے، Is there any limit to that? Every year, there is a construction and every year, the same constuction is disturbed again. Who is looking after that?

جناب چیئرمین، شمیم صاحب۔

جناب محمد شمیم صدیقی، روات تو CDA کا portion ہے اور ترنول سے ٹیکسلا تک ابھی کام جاری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو period یہ بتا رہے ہیں، ہم نے یہاں پر

mention کیا ہے' ایک سے تین سال تک defect liability period ہے' اس دوران اگر road میں کوئی defect ہو تو یہ contractor کی ذمہ داری ہے کہ اس کو repair and maintain کرے اور اگر اس دوران اس میں کوئی defect آیا ہے تو وہ contractor اس کی repair and maintenance کر رہا ہو گا تو اسی لیے وہاں جو کام جاری ہے' وہ اسی کا حصہ ہے۔ ترنول اور ٹیکسلا کا تو حال ہی میں تقریباً چار سے پانچ ماہ پہلے کام award کیا گیا اور نیا کام شروع ہوا ہے۔

Mr. Chairman: We will go to question No. 41 and come back to Question number 40 later.

جناب تین سپلیمنٹری ہو گئے ہیں۔ Mr. Talha Mehmood, Question No. 41.

Senator Abdur Rahim Khan Mandokhel: Whether National Highways and Motorways being constructed in the country are of international standard.

اب میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کوئٹہ سے -----

جناب چیئرمین، مندوخیل صاحب! تین سپلیمنٹری سوال ہو گئے ہیں۔ باقی سوال رہ جاتے ہیں' پھر ہمارے دوسرے ساتھی اعتراض کرتے ہیں۔ اس لیے تشریف رکھیئے' تو آگے چلتے ہیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب! یہ تو ...most relevant بات ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں میں آپ کی relevancy question نہیں کر رہا لیکن procedure...

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! most relevant یعنی جب یہ سوال کیا گیا ہے کہ آیا international standard کے مطابق ہے تو کوئٹہ سے ژوب کی road کے بارے میں وہ بتائیں۔ ژوب سے ڈیرہ اسمٰعیل خان اور کوئٹہ سے چمن اگر یہ international standard کے مطابق بنے ہوئے ہیں اگر تو بتائیں کہ کیا ان کی چوڑائی'

موٹائی اور specification international standard کے مطابق ہیں؟

جناب چیئرمین، I think specific سوال ژوب کے بارے میں ہے۔ آپ کے پاس information ہے؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، انہوں نے یہاں general میں دیا ہے۔

جناب چیئرمین، سوال بھی general تھا۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! قلات، کوئٹہ، چمن کا 250 کلومیٹر کا جو area ہے، وہ حال میں پانچ ارب روپے کی لاگت سے award کیا گیا ہے۔ یہ international specification کے مطابق road ہے۔ پورا RCD Highway rehabilitate, upgrade کر رہے ہیں۔ جب گوادر پورٹ کھلے گا تو یہ سارا پریشر اس road پر آئے گا، لہذا اس کو اسی specification کے مطابق بنا رہے ہیں اور یہ RCD Highway کو Asian Highway کا درجہ دیا گیا ہے اور اور اسی معیار کا road بنایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین، سوال نمبر ۴۱، جناب طلحہ محمود نہیں، discussion نہیں ہو گی۔ پہلے بھی آپ کو supplementary زائد دیا گیا تھا۔ تشریف رکھیے۔ Discussion اس پر نہیں ہے۔ آپ دوسرا سوال پوچھ لیں۔ Supplementary questions تین ہو گئے ہیں مندوخیل صاحب۔ پھر باقی سوال رہ جاتے ہیں۔ خود ہی Members نے کہا ہے کہ rule follow کریں۔ مسٹر طلحہ محمود Question No. 41. آپ لکھ کر دے دیں۔ سوال دوسرا کرلیں آپ نام دے دیں جو نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا ہے۔ آپ اگر کہتے ہیں کہ نہیں ہے تو پھر آپ نام لکھ دیں۔ Question Hour میں discussion نہیں ہوتی، Members کو پتہ ہے۔ طلحہ صاحب Question No. 41.

41. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.52 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) *whether any arrangements have been made on Motorways and National Highways in the country to cope with the emergencies like accidents etc; and*

(b) *whether there is any proposal under consideration of the Government to establish small hospitals or Medical Centers on Motorways and National Highways in the country to provide medical care in case of emergency, if so, its details?*

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) *Motorways.*—NHA is providing emergency rescue operations on the motorways through FWO at Sheikhupura, Khanqah Dogran, Sial More, Salt Range, Bhera, balkasar and Thalian.

National Highways.—NHA has not established any emergency centers for national highways as these roads are not access controlled and the road users are free to enter or exit as per their convenience. Moreover, the highways directly pass through cities and towns where medical services and facilities are normally available.

(b) No. Ministry of Health has, however, planned a Trauma Centre at Bhera and chakri Service Areas on Motorway (M2).

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان : یہ موٹر وے پر جو emergency rescue operations انہوں نے مہیا کیے ہیں، وہاں کون کون سی facilities میسر ہیں انہوں نے اس جواب میں کہا ہے کہ وزارت صحت بھیرہ اور چکری پر Trauma Centre قائم کر رہی ہے - تو یہ کب کر رہی ہے؟ اس کی کوئی limit ہے یا کوئی date ہے؟

جناب محمد شمیم صدیقی: Facilities ہیں - Ambulances ہیں، ڈاکٹر ہیں، فائر بریگیڈ ہے، light crane ہے، heavy duty crane ہے اور جو equipment ہیں وہ سارے کے سارے

ان تمام جگہوں پر، شیخوپورہ اور سیال موڑ، سالٹ رینج اور بھیرہ میں موجود ہیں۔ وہاں Trauma Centre کے لیے زمین ہم نے لے کر Ministry of Health کو دی ہے، وہاں پر Trauma Centre بنائے گا۔ یہ انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں زمین provide کر دیں۔ زمین ہم نے ان کو provide کر دی ہے۔ وہ اس پر جلد کام شروع کرنے والے ہیں۔

جناب چیئرمین، بیگ صاحب۔

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman, I would like to draw the attention of the honourable Minister that......

جناب! یہ بات کئی دفعہ پہلے بھی یہاں ایوان میں ہوئی ہے۔

Sir, the most important thing for the maintenance of the Highway and the Motorway is the weighing bridges at the point of entry. So, the Minister had assured this House

کہ بھئی putting up these weighing bridges.... یہ بات جناب! کوئی آٹھ، نو مہینے پہلے کی ہے

So, I would like to know from the honourable Minister, is there a cut off date, when they are going to arrange for and take these.......

Mr. Chairman: But the question is to do with emergency and a Trauma Centre.

Senator Muhammad Enver Baig: Since it is connected with...

Mr. Chairman: It is not connected but in any way.....

Senator Muhammad Enver Baig: No Sir, it is connected...

جناب چیئرمین، آپ اس کا مختصر جواب دیں۔ جواب سن لیں۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! میں اس کا جواب دینا چاہوں گا کہ فروری ۲۰۰۶ء میں وہاں پر in fact 40 Weigh Stations throughout Pakistan NHA کے ہیں اور

ان میں سے بیشتر Weigh Stations پورے طریقے سے کام نہیں کر رہے تھے ۔ اس کا Ministry of Communications نے نوٹس لیتے ہوئے یہ decide کیا کہ Weigh Station پر موٹرے وے پولیس کو تعینات کیا جائے تاکہ اسے enforce کیا جائے implement کرایا جائے اور اسے effective بنایا جائے ۔ اس حوالے سے ہم نے دوسٹیشنوں کو select کیا تھا ۔ ایک سنگ جانی کا اور دوسرا کراچی کے نزدیک ہے بولاری کا ۔ دونوں پر ہم نے pilot project run کیا ہے اور ہمیں جو دشواریاں اس میں پیش آئی ہیں وہ تمام کی تمام highlight کی ہیں' انہیں identify کیا ہے۔ اس حوالے سے موٹر وے پولیس سے ہم نے request کی ہے کہ ہمیں اس Weigh Station کو چلانے کے لیے ایک نفری کی ضرورت ہے۔ تقریباً آٹھ سو چالیس ہمیں additional uniformed force چاہیے۔ اس کے لیے ہم نے پرائم منسٹر صاحب سے request کی ہے اور ان میں سے کچھ ہمیں مل گئے ہیں اور فروری اور مارچ میں ہم مزید چار Weigh Stations start کریں گے ۔ مگر ایک ساتھ چالیس Weigh Stations کو effective بنانا بھی فوری طور پر ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، انور بیگ صاحب ! آپ کا سوال تھا۔

سینیٹر محمد انور بیگ، اسلام آباد M2 پر کتنے Weighing bridges ہیں؟

جناب چیئرمین،اسلام آباد M2 پر ۔

سینیٹر محمد انور بیگ، اسلام آباد لاہور موٹر وے پر کتنے Weighing bridges آپ نے لگائے ہیں یا لگانے کا پروگرام ہے ؟ Because that is the most dangerous part as Lane-3 جہاں heavy traffic جاتی ہے' وہ دب رہی ہے۔

جناب چیئرمین، Specific information نہیں ہے ۔ آپ مجھے بھیج دیجیے گا I will pass it on. اسلام آباد میں کتنے Weighing Bridges ہیں اور کیا plan ہے ؟

سینیٹر محمد انور بیگ، جناب ! وزیر صاحب کو یہ معلوم ہونا چاہیے on his finger tips.

Mr. Chairman: We will send it on.

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب اس سے بار بار غلط فہمی ہو رہی ہے۔ یہ ذرا آپ منسٹر صاحب سے پوچھیں۔ یہ میرا سوال ہے اور یہ میرا روڈ ہے جناب۔ پرسوں میں اس روڈ سے آیا ہوں۔ اتنی زیادہ غلط بیانی۔ پورے ایوان کو، پورے ملک کو گمراہ کر رہے ہیں ۔ جناب! وہاں پر صرف ٹول پلازہ لگایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین : رضا صاحب ! Question جو ہے it has to be with the question related. یہ تو جو موٹر وے پر سوال ہے اس پر ہے ۔ ۵۹ اگر آ جاتا ہے تو اس کو بھی دیکھ لیں گے ورنہ آپ دوسرا کر لیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: میری request ہے کہ آپ ۵۹ لے لیں۔

جناب چیئرمین: ابھی جو وزیر صاحب کے views ہیں وہ سن لیتے ہیں، اس کو دیکھ لیتے ہیں، وہ بھی دیکھ لیتے ہیں۔ کامران! آپ کا کوئی point تھا؟

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جو چیزیں آپ نے لکھی ہیں یا بتلائی ہیں۔ اس کا تناسب بتا سکیں گے کہ road کی length کے ساتھ کیا تناسب ہے؟ آپ نے کہا کہ یہ جو میڈیکل کے facilities ہیں اور Trauma Centres ہیں ان کا road length کے ساتھ کوئی تناسب ہے کہ کتنی لمبی روڈ ہو گی اور اس پر کیا facilities دیں گے؟

جناب محمد شمیم صدیقی : جہاں پر solid range ہے تو اس میں اشد ضرورت ہے۔ اس کا distance سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو data collect کیا گیا ہے، جہاں accident زیادہ ہوتے ہیں وہاں پر ان facilities کو ہم نے شروع کیا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: Question No. 43, reply not received. Question No. 44, Dr. Muhammad Ismail Buledi.

44. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi** (Notice received on 28-11-2006 at 14.53 p.m.)
Will the Minister for ports and Shipping be pleased to state:
(a) the name, educational qualifications and place of domicile of the present head of Gwadar Development Authority; and
(b) the qualifications and experience prescribed for the said posts?

Mr. Babar Khan Ghauri: The Gwadar Development Authority is functioning under the administrative control of the Govt. of Balochistan. This questions, therefore, does not relate to Ministry of Ports and Shipping.

Mr. Chairman: Any supplementary?

بنگزئی صاحب! آپ کریں گے۔ جی بتائیے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، شکریہ جناب چیئرمین۔ میرا وزیر موصوف سے سوال گوادر پورٹ کے حوالے سے ہے۔ میں اتفاقاً Standing Committee کی meeting میں موجود تھا۔ جناب چیئرمین! گوادر پورٹ کا جو مرکزی دفتر ہے وہ انہوں نے کراچی میں ۳۰ لاکھ میں روپے کرایہ پر لیا ہوا ہے۔ میں نے کئی دفعہ گوادر پورٹ کے چیئرمین سے کہا ہے کہ آپ یہ اپنا دفتر کراچی سے گوادر شفٹ کریں کیونکہ آپ روزانہ آتے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین، یہ تو فیصلہ ہو گیا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، مجھے انہوں نے update نہیں کیا ہے۔ میں غوری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے بارے میں مجھے update کریں۔ میں ان سے پوچھ رہا ہوں کہ ان کا مرکزی دفتر کراچی میں کیوں ہے؟

جناب چیئرمین، جی جواب دیں۔

سینیٹر بابر خان غوری (وفاقی وزیر برائے جہاز رانی و بندرگاہیں)، جناب! پہلے تو میں یہ وضاحت کر دوں کہ سوال نمبر 44 ہے، گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے سربراہ کا نام، تعلیمی قابلیت، عمر اور دیگر معلومات آپ نے معلوم کی تھیں۔ اس حوالے سے انہوں نے سوال ہی نہیں کیا۔ GDA بلوچستان حکومت کے under آتا ہے۔ یہ سوال اس سے related نہیں ہے لیکن چونکہ آپ نے سوال کیا ہے اور میں بالکل آپ کو جواب دوں گا۔ جناب! گوادر کے جتنے بھی دفاتر تھے وہ گوادر شفٹ ہو چکے ہیں۔ ایک کیمپ آفس صرف کراچی میں موجود ہے جو باہر سے consultants وغیرہ اور دیگر لوگ آتے ہیں وہ ان کو facilitate کرنے کے لئے ہے۔ باقی تمام دفاتر اور تمام سٹاف گوادر move کر دیا گیا ہے۔ یہ آپ کے علم میں بھی ہو گا۔

دوسری چیز میں آپ کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ گوادر کے حوالے سے جو بھی فیصلے ہوتے ہیں تو ہم ہر چیز پر فوقیت گوادر اور بلوچستان کے local لوگوں کو دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو appreciate کرنا چاہیے۔ ان کو معلوم نہیں کہ وہ دفتر پہلے ہی گوادر شفٹ

ہو چکا ہے۔

Mr. Chairman: Question No. 45, Mr. Ilyas Ahmed Bilour.

45. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.55 p.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state the steps being taken by the Government for safety on motorways and national highways in the country?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: The Government of Pakistan, Ministry of Communications is according high priority for safety on National Highways and Motorways. Following steps have been taken in this regard:

(i) Establishment of dedicated force namely NH&MP who are fully equipped to enforce traffic rules and regulations to ensure safety.

(ii) Ministry of Communications has also established a National Road Safety Council under the Chairmanship of Federal Minister for Communications and three Federal Ministers as members. In addition, a National Road Safety Secretariat (NRSS) has been established in which expatriate experts have been appointed to devise a National Road Safety Plan.

(iii) On the recommendations of the United Nations, a Road Safety week in the month of April 2007 is being organized.

Mr. Chairman: Any supplementary? Yes, Babar Awan sahib.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب چیئرمین! سوال یہ تھا کہ

Will the Minister for Communication be pleased to state the steps being taken by the Government for safety on Motorways and National Highways in the country?

بہت بڑے پیمانے پر particularly جو National Highways ہیں ان پر robberies ہوتی

ہیں۔ Motorway پر بھی اس کے واقعات ہوئے ہیں۔ پوری پوری گاڑیاں لوٹی جاتی ہیں۔ Is the concerned authority taking care of that?

جناب چیئرمین، صدیقی صاحب۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب چیئرمین! جس بات کا یہ ذکر کر رہے ہیں اگر آپ دیکھیں کہ جس وقت سے موٹر وے پولیس موٹر وے کے اوپر آئی ہے یا highways کے اوپر تو اس وقت سے سیکورٹی کا انتظام بہت اچھا ہوا۔ لوگوں راتوں کو بھی سفر کرتے ہیں۔ جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ضرور ایک دو حادثے ہوئے ہوں گے۔ Robberies کی percentage 70% reduce ہوئی ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ہم اس کو اس سے بھی زیادہ کم کریں۔ موٹروے پولیس کی پٹرولنگ ۲۴ گھنٹے جی ٹی روڈ اور موٹر وے رہتی ہے۔ اگر اس کے باوجود بھی کوئی حادثہ ہوتا ہے تو ہم اس کے لئے بہر حال کوشش کریں گے کہ وہ نہ ہو۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Mr. Chairman I will suggest one thing in one sentence if I am permitted to. I think will make one suggestion, in major cities like Karachi, Lahore and Islamabad there is armed response force of the police. Why the concerned authorities are not putting that force? Why those who are doing patrolling, they are not very well-prepared to respond to these dacoits? Why that is not being done on the Motorways? The answer is very general.

جناب محمد شمیم صدیقی، نہیں جناب جس وقت موٹر پولیس کو یہ policing کے لئے لگایا گیا تھا تو in fact اس وقت کی کوئی robbery وغیرہ کو، robbers کو encounter کرنے کا تو مسئلہ نہیں تھا۔ Violation of the traffic کے حوالے سے ان کو وہاں لگایا گیا تھا یہ basic ذمہ داری ڈسٹرکٹ پولیس کی ہوتی ہے مگر اس کے باوجود بھی یہ کر رہے ہیں، موٹر وے پولیس، اس چیز کو address کرتی ہے اور آپ کو میں بتا دوں کہ پورے پاکستان کے اندر جہاں جہاں سے یہ بسیں چلتی ہیں جہاں ان کے ٹرمینلز ہیں وہاں پر ہمارے فوٹو گرافرز ہیں گاڑیوں

کو روک کرکے پوری گاڑی کے passengers کی مووی بنائی جاتی ہے اور in case اگر آگے چل کر کوئی حادثہ ہوتا ہے تو اس کو پھر replay کر کے identify کیا جاتا ہے اور اس طریقے سے، بہت زیادہ جو ان کے گروہ ہیں، ان کو پکڑا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جو ان کا پوائنٹ ہے سیکورٹی کے لئے اس پر توجہ ہو جائے۔ جی احمد علی صاحب آپ کا سوال تھا۔

سینیٹر احمد علی: میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ M-I کتنے سالوں سے چل رہا ہے اور کب complete ہوگا؛ اگر contractor اتنا ہی نااہل ہے تو اس کو پھر دوبارہ نئے contracts کیوں دیئے جاتے ہیں؛ کیا کوئی favouritism چل رہا ہے۔

جناب چیئرمین، I think اس کا پہلے ہی جواب ہو چکا ہے ۔ Turkish Contractors چلے گئے تھے پھر re-allocate ہوا ہے۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب اگر یہ fresh question دے دیں تو ان کو جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین، جی ہارون اختر صاحب۔

سینیٹر ہارون خان: میں ایک بہت ہی important نکتے پر سوال raise کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: It is Question Hour.

سینیٹر ہارون خان، بالکل یہی ہے کہ ہم safety کی بات کر رہے ہیں اور سب سے important چیز Motorways یا روڈ پر safety کی ہے تو quality of the driver and the safety of the vehicle, determine ہوتی ہے جی دنیا میں by process which takes three processes: No.1. Written test. No.2 An Eye Test. No.3. Road test. ہمارے ملک میں مجھے آپ یہ بتا دیجئے کہ کتنے ڈرائیورز ہیں جو اس process سے گزرے ہیں اور ان کو لائسنس اس process کے through ملتا ہے۔حالات یہ ہیں کہ ٹریکٹر ڈرائیور کار پر آ رہا ہے اور کار والا موٹر وے پر ۱۲۰ کلومیٹر پر بغیر rules and regulation کے چلا آ رہا

ہے جب تک آپ اس root cause کو root problems کو ٹھیک نہیں کریں گے اور لائسنس دینے کا ایک process establish نہیں کریں گے I think کہ ہماری روڈ، موٹر وے ہو کوئی روڈ ہو وہ safe نہیں ہوں گے Secondly, the Motor Safety Inspection Centres ہوتے ہیں میں موٹر وے پر دیکھتا ہوں کہ ۱۲۰ کلومیٹر پر ٹوٹی ہوئی کارجس کے ٹائر تقریباً برسٹ ہونے والے ہیں وہ چل رہے ہوتے ہیں اور اس کی غلطی سے دس بیس جانیں ضائع ہوسکتی ہیں۔ اور اکثر ایکسیڈنٹ آج کل دوسرے کی غلطی سے ہو رہے ہیں۔ I would like the honourable Ministers to say کہ اس کے اوپر کوئی کمیٹی آپ نے بنائی ہے کوئی کونسل بنائی ہے جو step لے کر ان چیزوں پر فیصلہ کرے؟

Mr. Chairman: It is a very pertinent and very important point but its problem is beyond the jurisdiction of the Ministry of Communications.

جناب محمد شمیم صدیقی: جناب سب سے پہلے تو میں جو انہوں نے دو points raise کیے ہیں، میں ان کو hundred per cent endorse کرتا ہوں۔ اسے Province کو address کرنا چاہیے یہ کسی ایک ادارے کی نہیں بلکہ پوری قوم کی ذمہ داری ہے، گورنمنٹ کی بھی ذمہ داری ہے اور عوام کی بھی ذمہ داری ہے اور کیونکہ یہ portfolio provincial government کا ہے اور ان کو perform وہی کریں گے۔ مگر جہاں تک انہوں نے دو پوائنٹ raise کئے ہیں اس حوالے سے ہم نے فیڈرل لیول کے اوپر کئی ایک meetings کی ہیں اور اس میں ہم نے ایک ادارہ بھی بنایا ہے۔ National Safety Council کا، جس میں چاروں صوبوں کے ٹرانسپورٹ منسٹرز بھی ہیں ٹرانسپورٹ سیکرٹری بھی ہیں اور ہم بھی یہ emphasize کر رہے ہیں کہ جو ڈرائیونگ لائسنس ہے اس کو جو issue کرنے کے لیے باقاعدہ کوئی ادارے ایسے ہونے چاہیئں جو اس کو issue کریں۔ بالکل درست کہہ رہے ہیں کہ جناب بیشتر لوگوں نے proper driving training حاصل نہیں کی ہوتی اور ہمارے پاس proper driver training institute بھی نہیں ہیں اس حوالے سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ موٹر وے

پولیس کے تحت پورے پاکستان میں بیس سے پچیس ڈرائیونگ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھولے جائیں تاکہ موٹر وے پولیس کے تحت جو ڈرائیور ٹریننگ حاصل کر کے نکلیں گے وہ میں سمجھتا ہوں وہ بہتر ہوں گے۔

جناب محمد شیمیم صدیقی، بیس پچیس Driving Institutions کھولے جائیں تاکہ موٹر وے پولیس کے تحت جو ڈرائیور ٹریننگ لے کر نکلیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہتر ہوں گے۔دوسری بات انہوں نے کی ہے road worthiness کی۔ موٹر وے پر ایک حادثہ ہوا تھا جس میں گیارہ بچوں کی جانیں ضائع ہوئی تھیں تو ہم نے اس وقت یہ فیصلہ کیا تھا کیونکہ قانون میں یہ provision ہمارے پاس نہیں ہے مگر اس کے باوجود ہم نے موٹر وے پولیس کو کہا تھا کہ موٹر وے کے اوپر جو گاڑیاں سفر کریں اس کی road worthiness آپ ضرور چیک کریں۔ تاکہ آئندہ اس قسم کا کوئی accident نہ ہو۔صوبائی حکومتوں کو ہم نے کہا ہے کہ road worthiness میں یہ بات ہونی چاہیے آپ fitness certificate گاڑی کے لیے issue کریں جو واقعی road کے اوپر چلنے کے قابل ہو، یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے وہ اس کو چیک کرے۔ ہم نے اس کے علاوہ ایک اور تیسرا بھی کام کیا ہے کہ گاڑی کی رجسٹریشن کا ایک National Data Base ہونا چاہیے اور اس کا electronic record پورے پاکستان میں available ہونا چاہیے۔ہم نے موٹر وے پولیس کے تحت اور نیشنل ہائی وے کے لیے road council بنائی ہوئی ہے ۔ اس کے تحت ہم تمام issue کو redress کر رہے ہیں اور میں ان کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے اس issue کے اوپر raise کیا اور ہمیں پورے ہاؤس کی support درکار ہے تاکہ یہ national issue ہے اور ہمیں سب کو مل کر اس کو حل کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین، سوال نمبر ۵۲، حاجی لیاقت علی بنگزئی ، اس پر تین سوال ہو گئے ہیں۔ پھر وہ لوگ بعد میں اعتراض کرتے ہیں۔ جی مختصر رکھیں۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! منسٹر صاحب کو سوالات کے بارے میں معلومات ہونی چاہئیں۔ اگر کوئی بھی سینیٹر اپنے علاقے کے بارے میں سوال پوچھتا ہے تو

ان کو اسے بتانا چاہیے کیونکہ تیاری کر کے آئیں اور اب یہ کہہ رہے ہیں ۔ جب موٹر وے پر سارے لوگ مر جاتے ہیں اس کے باوجود بھی یہ کہتے ہیں کہ جناب ہم سوچ رہے ہیں اور اس کے بعد اور کتنی اموات چاہیں گے؟ آپ دیکھیں موٹر وے کی حالت اتنی بری ہے کہ روز اس پر موٹریں الٹ جاتی ہیں اور پورے کی پوری فیملی تباہ ہو جاتی ہے۔ کسی گاڑی کو کسی ٹرالی نے مار دیا۔ جناب منسٹر صاحب ! میں آپ سے ایک request کروں گی کیونکہ آپ منسٹر ہیں آپ کی ذمہ داری ہے۔ موٹر وے پر بہت ایکسڈنٹ ہوتے ہیں کتنے لوگ مرے ہیں؟ آپ پھر بھی کہتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کے لیے meeting call کر رہے ہیں۔ کیا انتظار میں ہیں کہ کافی اور لوگ مریں جب آپ کی meeting ہو گی آپ ایمرجنسی میں----

جناب چیئرمین، تھوڑا سا رک جائیں پھر جواب سن لیں۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں، انہیں نافذ کرنا چاہیے---

جناب چیئرمین، آپ نے جو سوال raise کیا ہے اس کا جواب سن لیں۔

جناب محمد شمیم صدیقی۔ جناب! ممبر نے جو کچھ کہا ہے بالکل درست کہا ہے ہم نے اس کو نوٹ کر لیا ہے ہمیں بھی----

سینیٹر آغا پری گل، صرف نوٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، اگر جواب نہ آئے تو ہماری Assurance Committee ہے، اس کو ہم refer کر دیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل، یہ ماں باپ اور بچوں کا بالکل اہم مسئلہ ہے ۔جب تک ہم سوچتے رہیں گے اور وہاں پر لاشیں گرتی رہیں گی۔ سوچنے کی بات نہیں ہے ۔ ان کو چاہیے منسٹر ہیں اور ان کو اس پر عمل کرنا چاہیے اور کبھی بھی یہ نہ کہیں کہ جناب ! fresh question دے دیں یا میں سوچوں گا یا میں کمیٹی بناؤں گا ۔ ارے خدا کا واسطہ ! اتنے بڑے ----

جناب چیئرمین، کبھی بہت بڑی باریک تفصیلات ہوں تو دوسری بات ہے، ورنہ جواب دیتے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، اب عید کے زمانے میں کتنی اموات ہوئی ہیں وہاں پر نہ کوئی

میڈیکل کا انتظام ہے، جب تک موٹر وے پولیس آتی ہے لاشیں اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ تھوڑا بہت کوئی بچا ہوتا ہے تو وہ راستے ہی میں مر جاتا ہے۔میرے بھائی! کم از کم اللہ نے آپ کو منسٹری دی ہے تو آپ اس پر سوچیں اور کوئی عمل بھی کیا کریں۔

جناب چیئرمین، نمبر ۵۲، لیاقت علی بنگزئی صاحب، سپلیمنٹری سوالات۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! مجھے جو معلومات چاہیے تھیں وہ مل گئی ہیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ بادینی صاحب آپ کا کوئی سوال تھا۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، شکریہ جناب چیئرمین صاحب! میرا honourable Minister صاحب سوال ہے کہ بلوچستان میں دو سال سے pre-qualification کر رہے ہیں ٹھیکیدار----

جناب چیئرمین، کس پر۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، بلوچستان میں NHA roads کا ---

جناب چیئرمین، نہیں یہ تو غوری صاحب والا سوال ہے۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، اس میں سے میرا رہ گیا تھا اس پر اگر ذرا---

جناب چیئرمین، اگر سپلیمنٹری بہت زیادہ ہو جائیں گے پھر دوسرے ممبرز اعتراض کرتے ہیں کہ ان کے سوالات رہ جاتے ہیں۔ پہلے ہی چار سپلیمنٹری ہو گئے ہیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، Question Hour کے بعد ادھر کوئی بھی نہیں ہوگا تو ہم کس سے سوال کریں۔

جناب چیئرمین، پھر آپ سوال لکھ کر دے دیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، نہیں، یہ ایک چھوٹا سا ہے۔ ابھی تک ختم بھی ہو جاتا۔ تو بلوچستان میں جتنے بھی نئے roads بن رہے ہیں۔ وہ سب FWO کو دیے گئے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں پر اتنے ٹھیکیدار اور مزدور ہیں اس

کی کیا وجہ ہے؟

جناب چیئرمین، ان کا point ہے کہ سارے contracts FWO کو کیوں دیے گئے ہیں؟

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب والا! ابھی ایک روڈ حوشاب اور سراب والی FWO کو دی گئی ہے، وہاں پر actually law and order situation بہتر نہیں ہے۔
دوسری بات یہ ہے کہ ابھی گوادر حوشاب کے درمیان تین ٹھیکیدار کام کر رہے ہیں، وہاں Chinese contractor بھی کام کر رہے ہیں، ابھی 12th of January کو میں وہیں پر تھا تو ان کو وہاں threat آئی ہوئی تھی کہ آپ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اس پروجیکٹ کو خالی کرکے چلے جائیں تو ایسی صورتحال میں، میں سمجھتا ہوں کہ پہلے تو یہ بھی NHA کی غلطی ہے کہ کسی باہر کے contractor کو اس علاقے میں contract نہیں دینا چاہیے کیونکہ وہاں پر کام کرنا اتنا آسان نہیں ہے اور وہاں پر law and order situation کے پیش نظر FC مقرر کی گئی ہے۔ ایسے projects کو اب جلد سے جلد مکمل کرنا ہے اس لیے ہم نے اس کو FWO کو دیا ہوا ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، ژوب سے ڈیرہ اسماعیل خان کی جو سڑک ہے اس کا ٹھیکہ بھی جن کو دیا ہے وہاں کیا law and order کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین، مندوخیل صاحب! میرا خیال ہے اس کو رہنے دیں کیونکہ باقی سوال پھر رہ جاتے ہیں۔ سوال نمبر 55 چوہدری محمد انور بھنڈر۔

55. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 30-11-2006 at 11.35 a.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state:

(a) the allocations, developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2005-06 for the Ministry of Ports and Shipping with category-wise break up;

(b) the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmetnal and non-developmental expenditure separately;

(c) the amount utilized by the Ministry during the said year out of the funds released for developmental and non developmental purposes with category-wise break up; and

(d) the funds surrendered by the Ministry out of the allocated developmental and non-developmental funds during the said year indicating also the reasons for non utilization of the funds?

Mr. Babar Khan Ghauri: (a) There was no Development Budget of Ministry of Ports and Shipping (Main Secretariat), Islamabad and Director General (P&S), Karachi in the Budget 2005-06. However, Non-Development budget of Rs. 28.5 million was allocated in the budget of Main Ministry during the year 2005-06. Moreover, a sum of Rs. 16.468 million Non-Development budget was also allocated for the office of Director General (Ports and Shipping) during the year 2005-06. Category-wise break-up is at Annex A&B respectively.

(b) As indicated above.

(c) The amount utilized by the Ministry and office of Director General (Ports and Shipping against non-development budget is also shown at Annex-A and B respectively.

(d) An amount of Rs. 6.133 million under non-development budget was surrendered by the Ministry (Main Sectt). Whereas, a sum of Rs. 1.7 million non-development budget was surrendered by the office of Director General (Ports and Shipping) during the year 2005-06.

The funds could not be utilized mainly due to following reasons:—

(i) Less expenditure incurred due to economy measures.

(ii) Less expenditure incurred on official foreign visits with head of delegation abroad.

(iii) Savings occurred due to rejection of single bid which was on higher side.

(iv) Savings due to vacant posts of Officers and Staff.

Annexure-A

CATEGORY WISE BREAK UP OF NON DEVELOPMENT BUDGET OF THE MINISTRY OF PORTS & SHIPPING (MAIN SECTT) ISLAMABAD UNDER DEMAND NO. 100 FOR THE YEAR 2005-06

Object code	Object Element	Sanctioned Budget	Funds Released	Funds Utilized	Funds surrendered
A01	Employee related expenses	**10,300,000**	**10,300,000**	**7,517,146**	**-2,782,854**
A011	Pay	6,300,000	6,300,000	**4,659,585**	**-1,516,495**
	Pay of officers (A01101-99)	3,200,000	3,200,000	3,147,301	-52,699
A01101	Basic Pay				
A01151	Pay of other staff (A01151-99)	3,100,000	3,100,000	1,512,284	-1,463,796
	Regular Allowances (A01201-70)	4,000,000	4,000,000	**2,857,561**	**-1,266,359**
A012-1	Regular Allowances	3,500,000	3,500,000	2,473,223	-1,026,777
A012-2	Other Allowances	500,000	500,000	384,338	-239,582
A03	**Operative Expenses**	**9,400,000**	**9,400,000**	**7,613,622**	**-2,679,118**
A032	**Communications**	**1,500,000**	**1,500,000**	**1,364,822**	**-117,178**
A03201	Postage Stamps	50,000	50,000	2,730	-47,270
A03202	Telephones	1420000	1420000	1,352,474	-67,526
A03205	Courier	30000	30000	9,618	-2,382
A033	**Utilities**	**900,000**	**900,000**		**-840,000**
A03301	Gas Charges	150000	150000		-90,000
A03302	Water Charges	150000	150000		-150,000
A03303	Electricity	600000	600000		-600,000
A034	**Occupancy Cost**	**3,000,000**	**3,000,000**	**1,006,278**	**-687,022**
A03402	Rent of building	1000	1000		-1,000
A03403	Rent of Residential building	2,999,000	2,999,000	1,006,278	-686,022
A038	**Travel and Transport**	**2500000**	**2500000**	**2,405,810**	**-210,190**
A03805	Travel Allowance	1000000	1000000	1,944,115	-55,885
A03806	Transportation & Goods	50000	50000	39,650	-10,350
A03807	POL Charges	1150000	1150000	212,304	-137,696
A03808	Conveyance	100000	100000	97,958	-2,042
A03809	CNG Charges	200000	200000	111,783	-4,217
A039	**General**	**1500000**	**1500000**	**2,836,712**	**-823,318**
A03901	Stationery	700000	700000	676,188	-23,812
A03902	Printing	50000	50000	62,485	-247,515
A03905	Books and Periodicals	200000	200000	91,366	-8,664
A03906	Uniform and Liveries	20000	20000	18,685	-1,315
A03907	Advertisement	100000	100000	24,552	-75,448

Annexure-B

Ministry of Ports & Shipping Wing, Karachi.
Detail of Budget for the year 2005-2006 of the Ministry of Ports & Shipping Karachi under Demand No.100

Object heads	Sanctioned Budget	Suppl./Token Grant If any	Net Budget	Funds Released	Funds Utilised	Funds Surrended.
1	2	3	4	5	6	7
A-01 EMPLOYEE RELATED EXP.	11,627,000	1,000	12,998,000	12,998,000	12,803,353	194,647
A-011 Pay	7,528,000		8,190,000	8190000	8,087,170	102,830
A-01101 Pay of Officers	3,431,000		3,531,000	3531000	3,491,752	39,248
A-01151 Pay of Other Staff	4,097,000		4,659,000	4659000	4,595,418	63,582
A-012 REGULAR ALLOWANCES	3,819,000	1,000	4,528,000	4528000	4,496,225	31,775
A-01201 Sr. Post Allowance	32,000		14,000	14000	14,000	-
A-01202 House Rent Allow.	430,000		857,000	857000	846,580	10,420
A-01203 Conveyance Allow.	278,000		584,000	584000	577,745	6,255
A-01207 Washing Allowance	13,000		4,000	4000	3,750	250
A-01208 Dress Allowances	14,000		4,000	4000	3,215	785
A-01209 Special. Addl. Allow.	533,000		551,000	551000	549,995	1,005
A-01217 Medical Allowance	185,000		327,000	327000	327,000	-
A-01224 Entertainment Allow.	18,000		37,000	37000	28,250	8,750
A01244 Ad-hoc Relief	1,139,000		1,025,000	1025000	1,025,000	-
A-01228 Orderly Allowance	88,000		33,000	33000	30,875	2,125
A-01270 Integrated Allowance	0	1,000	38,000	38000	36,300	1,700
A-01231 Drinking Water Allow.	7,000		-	0	0	-
A-01236 Deputation Allow.	24,000		59,000	59000	58,000	-
A 01256 Special Relief Allow.	1,079,000		994,000	994000	993,615	385
A-01281 Danger Money Allow.	1,000		1,000	1000	900	100

A-012 TOTAL OTHER ALLOW.	280,000		280,000	280000	219,958	60,042
A-01271 Overtime Allowance	58,000		56,000	56000	33,850	22,150
A-01273 Honorarium	100,000		100,000	100000	100,000	-
A-01274 Medical Charges	60,000		60,000	60000	29,238	30,762
A-01278 Leave Salary	64,000		64,000	64000	56,870	7,130
A-03 OPERATING EXPENSES	4,424,000	1,000	4,611,000	4,611,000	4,089,110	521,890
A-032 Communications	564,000		574,000	574000	567,869	6,131
A-03201 Postage and Telegram	12,000		22,000	22000	22,000	0
A-03202 Telephone	540,000		540000	540000	540,000	0
A-03203 Telex	0		0	0	0	0
A-03205 Pilot Service	12,000		12000	12000	5,869	6,131
A-033 Utilities	370,000		153000	153,000	0	153,000
A-03302 Water	70,000		70000	70000	0	70,000
A-03303 Electricity	300,000		83000	83000	0	83,000
A-034 Occupancy Costs	530,000		530000	530,000	513,495	16,505
A-03403 Rent of Res. Bldg.	500,000		500000	500,000	497,740	2,260
A-03407 Rates & Taxes	30,000		30000	30,000	15,755	14,245
A-038 Travel&Transportation	930,000		985,000	985,000	952,771	32,229
A-03801 Training domestic	50,000		25000	25,000	0	25,000
A-03805 Traveling Allowance	540,000		470000	470,000	482,771	7,229
A-03807 P.O.L. Charges	300,000		450,000	450,000	450,000	-
A-03808 Conveyance Charges	40,000		40000	40,000	40,000	-
A-039 General	2,030,000	1,000	2,369,000	2,369,000	2,054,975	314,025
A-03901 Stationery	80,000		60000	60000	60,000	-
A-03902 Printing & Publication	20,000		20000	20000	0	20,000
A-03905 Newspapers	50,000		36289	36289	31,041	5,248
A-03906 Uniforms & Liveries	30,000		10000	10000	6,630	3,370
A-03907 Advertising & Publicity	25,000		25000	25000	21,517	3,483
A03812-Delegation Abroad	0	1,000	499,000	499,000	217,076	281,924

A-03913 Contribution & Subs.	1,700,000		1653711	1653711	1,653,711	-
A-03970 Other Misc. Expenditure	145,000		65000	65000	65,000	-
A-06 Transfer Payment	32,000		32000	32000	26,734	5,266
A-06301 Entertainment	32,000		32000	32000	26,734	5,266
A-09 Physical Assets	125,000		1,075,000	1,075,000	0	1,075,000
A-09105 Transport	0		0	0	0	-
A-09106 Plant & Machinery	125,000		1,075,000	1,075,000	0	1,075,000
A-13 Repair & Maintenance	260,000		174000	174000	174,000	-
A-13001- Transport	70,000		70000	70000	70,000	-
A-13101- Machinery & Equipt.	115,000		85000	85000	85,000	-
A-13201 Furniture & Fixture	75,000		19000	19000	19,000	-
			0	0	0	-
G. TOTAL	16,468,000	2,000	18,890,000	18,890,000	17,093,197	1,796,803

Reasons for Surrender.

1. The saving is due to less actual expenses occurred — Rs.340,070/-
2. Since the D.G.(P&S) could not proceed to London to attend the mandatory IMO Section, the funds could notbe utilised. — Rs.217,000/-
3. The fund could not be utilized because the purchase committee in its meeting dated 24.06.2006 for the scrapped the tender for the reason that the single bid received was on the higher side. — Rs.1,075,000/-
4. Saving is due to vacant posts of officers & Staff and actual expenses occurred. — Rs.164,733/-

Total: Rs.1796,803/-

Mr. Chairman: Babar Awan Sahib.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب چیئرمین! میرے ضمنی سوال میں دو باتیں ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کا جو جواب ہے اس کا پہلا portion دیکھ لیجیے اور دوسرا وہ کہتے ہیں as indicated above. I would like the Minister to read the question and then to see the answer because it is very highly confusing.

Mr. Chairman: The allocations developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2005-06 for the Ministry of Ports and Shipping with catgegory-wise break up.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: And the second is the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmental and non-developmental expenditure separately and the break up is as indicated above. It is highly confusing.

Mr. Chairman: Must be released as mentioned above.

سارے release ہوئے ہونگے۔

سینیٹر بابر خان غوری، جناب ہماری وزارت میں development budget نہیں ہوتا' non-development budget ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین، وہ پوچھ رہے ہیں اس فنڈ میں سے release کتنا ہوا ہے؟

سینیٹر بابر خان غوری، ہمارے پاس total 28.5 million Ministry کے لیے تھا جو اسلام آباد میں ہمارا دفتر ہے اور کراچی میں جو D G Ports and Shipping ہے اس کے لیے 16.468 million تھا جس میں 70 % تنخواہوں کے حوالے سے ہوتا ہے اور 30 % دفتری امور اور دیگر اخراجات کے لیے ہوتا ہے اس میں سے بھی ہماری بچت ہوئی ہے جو ہم نے واپس کی ہے۔ Actually detail میں confusion ہے جو آپ بات کر رہے ہیں۔ ہماری طرف سے answer آپ کے لیے پورا ہے۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Mr. Chairman, what I am pointing out is that this is Senate and the answer has to be specific and explicit.. The answer does not say so, what Minister is saying. Answer has to be specific, as indicated above

اس میں صرف یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ ہمارا بجٹ تھا

The answer does not say in the portion (b) that the total money has been released, how much is spent that is not the answer, kindly see.

جناب چیئرمین: Annexure تو ساتھ ہے۔ نہیں، نہیں "above" سے مطلب ہے کہ جو ان کے ساتھ annexures ہیں ان میں detail ہے۔ It is just what is mentioned there. اس میں annexure لکھا ہوا ہے، annexures (a) and (b). اس میں release ہے۔ اگر آپ 4th column دیکھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: But this is what the annexure says, it says like this; "funds utilized and fund surrendered!"

جناب چیئرمین: نہیں، وہ تو آخر میں ہے۔ اس سے پہلے "fund released" بھی ہے، اس سے پہلی line میں۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: O.K. If you think it is there.

Mr. Chairman: No, I don't know the amount but the released section is there.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: They have to give the complete detail which is not there in the answer.

جناب چیئرمین، چلیں، میں آپ سے discuss کر لوں گا۔ اس کے علاوہ اور آپ کو جو details چاہیے وہ منگوا دیں گے۔ We will go on now to Question No.58

58. ***Dr. Muhammad Said**: (Notice received on 4-12-2006 at 12..00 a.m.
Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the name of firm to which contract for the reconstruction of road between Nowshera and Peshawar has been awarded:
(b) the names of organizations/institutions from which the said contribution is collected; and
(c) the amount of contribution collected from Educational Institutions during the said year and the amount paid back in the form of pensions out of the same?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) M/s Put Sarajevo, an international construction company of Bosnian origin, as Contract Package-14.

(b) The project envisages rehabilitation of 68 Km road length of Nowshera-Peshawar-Section of N-5 (both North and southbound) from Km 1660 to 1694.

This project is funded through World Bank's financing. As such, internationally recognized terms and conditions set forth by the World Bank are applicable. Salient aspects are given in **Annex-A.**

(c) Major causes of delay are unprecedented weather conditions, shortage of bitumen, pavement design issues and rectification of damaged sections.

Annexure-A

MAIN FEATURES OF
TERMS AND CONDITIONS OF THE CONTRACTS

1. The contract documents are based on Rehabilitaton of the existing highway keeping in view general conditions of contract issued by Federation Internationale Des Ingenieurs-Conseils (FIDIC) The main parts of the documents are:

- The Contract Agreement
- The Letter of Acceptance
- The Tender
- Part-I and Part-II of General Conditions. The Part-II contains specific changes incorporated int he general conditions keeping in view Pakistani Laws and the Project location, etc.
- Drawings and Bills of Quantities
- Specifications as approved by NHA

The documents provided by FIDIC are general in nature and are subsequently reviwed and changes incorporated as required by the User.

2. In this particular case, the specific provisions made in the above documents are follows:

Escalation in Cost

This is more or less in line with standard provisions as approved by World Bank and are accordingly accommodated in Appendix-C and Clause 70 of COC Part-II of the documents.

Engineer and Engineer's Representative

The Project is supervised by the Engineer and his set up. This is appointed by the Employer through a separate contract and is not a signatory of the contract. he is usually an eminent engineer experienced in execution of FIDIC type contracts. Engineer's representative can be a firm of consulting engineer appointed through competitive bidding and provides all necessary down the line technical staff to provide full time supervision for works.

Measurements and Payments

The contractor is paid on monthly basis on submission of Interim Payment Certificate for the quantities executed as specified in Bill of Quantities upon certification of quantity and quality by the Engineer. The final bill is prepared at the end by a review of payments made through IPCs, Liabilities of both sides including claims, etc. and audit observations, if any.

This briefly provides main features of the terms and conditions of the contract.

Mr. Chairman: Any supplementary? Yes, Dr. Said sahib.

Senator Dr. Muhammad Said: Sir, I am raising a point with reference to the Minister's answer to the question No. 39. He said that the answer is later on. I had asked a question that what are the causes for the terrible state of the road between Nowshera and Peshawar, number one, and with reference to this question. Sir, I would like to ask the question (c), the causes of the delay in the execution of the project. The answer that has been given is; "Unprecedented weather conditions." We would like to know as to what were the unprecedented weather conditions?

and that what were the causes for the shortage of the پھر کہا گیا ہے کہ
"the pavement design issues". جو جواب دیا گیا ہے وہ ہے bitumen and third
What were the issues of the pavement design? And lastly, rectification of damaged sections has also been given as its one of the causes. Sir, we would like to know the answer to these questions.

جناب چیئرمین، شمیم صدیقی۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! weather condition کی جو بات ہے وہ بارشوں کے حوالے سے ہے۔ ابھی جون 2006 میں جو بارشیں ہوئی تھیں اس کی وجہ سے یہ damage کچھ زیادہ ہوگیا ہے اور May 2006 میں جس وقت یہ road damage ہوا تھا اور وہاں پر کچھ مظاہرے وغیرہ ہو رہے تھے تو میں خود وہاں پر گیا اور وہاں جانے کے بعد اس چیز کو identify کیا اور NHA سے یہ کہا کہ اس کی thorough investigation کی جائے اور اس کی ذمہ داری fix کی جائے۔ Actually اس میں کئی agencies involve ہیں۔ ابھی کل اس کی briefing کے دوران بتایا گیا کہ within 15 days اس کی total investigation report آجائے گی اور جو بھی اس کا ذمہ دار ہوگا' اسپر liability fix کی جائے گی اور ابھی جو 16% road

damage ہوا تھا اس میں سے 8 kilometer road repair ہوگیا ہے' وہ اس وقت driveable ہے اور بقیا ایک کلومیٹر مارچ کے مہینے تک مکمل ہوجائے گا اور جو یہ 16% road damage ہوا تھا اس کو redo کیا گیا ہے اور دوبارہ نیا road بنایا گیا ہے۔

جہاں تک سوال ہے bitumen کا تو یہ bitumen actually refinery سے ملتا ہے اور الحمدللہ اس وقت پاکستان میں road sector میں اتنا زیادہ کام ہو رہا ہے کہ اس کی ایک limited capacity ہے produce کرنے کی تو وہ ہماری requirement پوری نہیں کر پاتا۔ اس وقت پاکستان میں bitumen import بھی ہو رہا ہے۔ یہ ایران سے کر رہے ہیں اور سعودی عرب سے import کر رہے ہیں۔ Actually bitumen کی shortage ہے۔

دوسرا سوال جو pavement design کے بارے میں ہے۔ وہی بات ہے کہ اس کی investigation ہو رہی ہے کہ what were the reasons and causes یہ جو fail ہوا ہے۔ اس میں design کو بھی consider کیا جا رہا ہے اور pavement design کے اندر کیا کیا factors ہیں اس کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ یہ within next 15 days اس کی comprehensive report آجائے گی ہمارے پاس۔

Senator Dr. Muhammad Said: Sir, the perception is that the condition of the road is bad because of the massive corruption.

جناب چیئرمین، نہیں' یہ تو delay کی بات کی ہے انہوں نے۔ نمبر (c) میں ہے delay کی بات۔ باقی تو انہوں نے جو details تھیں وہ دی ہوئی ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد، میں نے پوچھا تھا کہ نوشہرہ۔ پشاور کی جو road ہے after two weeks it goes absolutely unused. What are the reasons? انہوں نے جو reasons بتائی ہیں' They are lame excuses, sir, بڑی massive corruption وہاں پر ہو رہی ہے and nobody is going to bother about it.

Mr. Chairman: Minister has heard it and he will look into that.

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب چیئرمین! اگر ان کو اچھی طرح پتا ہو تو مٹی

2006 میں، میں وہاں پر خود گیا ہوں۔ جو بات یہ کہہ رہے ہیں وہ میں نے خود کہی ہے اور میں خود اس چیز کے پیچھے لگا رہتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ میں جہاں پر بھی کرپشن ہو اس کو پکڑا جائے اس کو کم کیا جائے۔ اگر یہ specifically مجھے بتا دیں کہ فلاں جگہ کرپشن ہے تو میں اس معاملے میں ان کے ساتھ investigation کرنے کے لئے تیار ہوں اور میں ان کا بڑا مشکور ہوں گا اگر یہ مجھے identify کریں گے۔

Mr. Chairman: Dr. Sahib, you have an offer from the Minister, you can meet him and give detail.

ٹھیک ہے۔ اعوان صاحب! very briefly.

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Very briefly, the only thing which I wanted to point out and wanted to have answered that is from portion (b), second portion where annexure is mentioned that this is funded through World Bank financing. Ofcourse, we have to return these.

اور قوم نے یہ واپس کرنا ہے۔ May I know from the Honourable Minister that is there any specified time in which this project is likely to be completed in the near future or not?

جناب چیئرمین، جی۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب والا! یہ 68 کلومیٹر کا پراجیکٹ ہے 34 k.m. on the North and 34 on the South اور اس پراجیکٹ کو جون 2007 revised date دی ہے اور جون 2007 میں یہ مکمل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین، پری گل آغا صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! میرا سوال بلوچستان کے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین، یہ سوال پھر دوسرا ہو جائے گا۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین! یہ بہت ضروری ہے۔ یہ بلوچستان کا مسئلہ۔۔۔

جناب چیئرمین، غوری صاحب سے یا شمیم صاحب سے۔

سینیٹر آغا پری گل ، غوری صاحب سے۔

جناب چیئرمین، غوری صاحب کا سوال آنے دیں۔

سینیٹر آغا پری گل ، نہیں، یہ ابھی چلے جائیں گے۔

جناب چیئرمین، نہیں جانے دیں گے۔ آپ کے سوال کا جواب دے کر جائیں گے۔

سینیٹر آغا پری گل ، میں صرف ایک منٹ لوں گی۔میں غوری صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کیونکہ یہ بلوچستان کا بہت اہم مسئلہ ہے۔ مجھے وزیر صاحب بتائیں کہ بلوچستان کی گوادر پورٹ کب بن رہی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ بلوچستان میں بہت زیادہ شور مچا ہوا کہ گوادر پورٹ سنگاپور کو دیا جا رہا ہے۔ جناب چیئرمین! کتنا ظلم ہے۔ ایک طرف تو ہمارا صوبہ کتنا پسماندہ ہے۔ اتنے زیادہ مسائل ہیں۔ اگر کچھ ہم بنا لیتے ہیں تو دوسروں کو دے دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین ، وہ تو management ہے لیکن جیسے ہی کوئی Ports and Shipping کا سوال آئے تو پھر -----

سینیٹر آغا پری گل، دیکھیں یہ مجھے سچ سچ بتائیں۔ غلط بیانی نہ کریں۔

جناب چیئرمین، سچ ہی بتائیں گے۔

سینیٹر بابر خان غوری، حق و سچ کی بات کریں گے۔ جناب والا! یہ گوادر پورٹ مکمل ہوگئی ہے۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ 23 مارچ کو انشاء اللہ تعالیٰ صدر پاکستان اس کا باقاعدہ افتتاح کریں گے۔ سنگاپور کو نہیں دی گئی۔ سنگاپور کو ضرورت نہیں کہ وہ آکر پورٹ چلائے، port of Singapore operator جو ہے۔ مختلف port operators کو مدعو کیا گیا۔

جناب چیئرمین، Management کے لئے۔

سینیٹر آغا پری گل، دے تو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، سن لیں ۔

سینیٹر بابر خان غوری : جناب والا! وہ ایک کمپنی ہے۔ دنیا کے اندر تقریباً چالیس ports operations ان کے پاس ہیں۔ Port operation دیا ہے' پورٹ نہیں دی ہوئی۔ پورٹ ہمارے پاس ہے' پاکستان کے پاس ہے' بلوچستان کے پاس ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ پورٹ تقریباً تیار ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت اور خاص طور پر پرویز مشرف صاحب کو یہ credit جاتا ہے کہ پاکستان کے ایسے علاقے میں ایک پورٹ بنائی گئی ہے جو پسماندہ علاقہ تھا۔ جن کو ہمیشہ شکایت رہتی تھی کہ میگا پراجیکٹس نہیں بنتے۔ وہاں پر مرکزی حکومت پیسے نہیں لگاتی۔ ایک بہت بڑا پراجیکٹ مکمل ہوا ہے۔ وہاں کی زمین جو دس ہزار روپے ایکڑ تھی وہ آج پانچ کروڑ روپے ایکڑ بک رہی ہے۔ سارا فائدہ بلوچستان کے لوگوں کو گیا ہے۔ وہاں پر جو نوکریاں دی گئی ہیں وہ بلوچستان کے مقامی لوگ ہیں۔ ابھی صدر صاحب نے 120 مقامی نوجوانوں کو اسلام آباد میں train کیا ہے' ان سب کو گوادر پورٹ میں ہی Job دی گئی ہے۔ وہاں پر گوادر پورٹ کے اندر فٹ بال ٹیم ہے اس میں سے چار لڑکے National team میں آ گئے۔ یہ ساری development وہاں پر ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر جو port operator آ رہا ہے' یہ بہت بڑی بات ہے کہ وہاں پر اتنی بڑی investment آ رہی ہے کہ وہاں سے port operation ہوگا۔ پہلے پانچ سال base کریں گے shipment پر یعنی mother ships آئیں گے وہ اپنا cargo unload کریں گے۔ As hub, Port of Singapore کی lines کا hub ہوگا اور وہاں سے feeder vessels local and regional ports پر لے کر جائیں گی۔ جب linkages complete ہو جائیں گے۔ جیسا کہ سمیع صاحب نے بتایا جو road linkages ہیں جو ابھی complete نہیں ہوئے' جو expected تھے کہ 2006ء میں ہو جائیں گے لیکن وہ اب 2009 میں complete ہوں گے تو پھر Central Asia, China and Afghanistan میں کارگو بھی گوادر سے جائے گا اور ایک چیز اور میں ہاؤس کو بتا دوں کہ 2025ء میں پاکستان کی growth کے مطابق ہمیں چوتھے port کی ضرورت ہے۔ ہم نے already اس پر کام کر لیا ہے' دو جگہیں select کر لی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ next month Prime Minister جگہ کو approve کریں گے۔ ہم اپنے چوتھے port with tax free city پر کام کا آغاز کریں گے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Question 59 now.

59. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 4-12-2006 at 12.00 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the progress made so far on the construction of road between Zhob and D. I. Khan;

(b) the funds allocated for this project during the current financial year; and

(c) the time by which the said road will be completed?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) A number of projects are currently under execution on Zhob-Mughalkot Section of National Highway (N-50). Progress of these projects, as on October 31, 2006, is given below:

D I Khan-Mughalkot Section	Progress
Road construction (124 Km)	90%
Five Briges	58%
Two Bridges	98%
D I Khan-Zhob Section	Progress
Two Bridges	86%
Four Briges	76%

(b) An amount of Rs. 100 million has been allocated for N-50 under PSDP 2006-07.

(c) The above projects are likely to be completed by end February 2007.

جناب چیئرمین، مندوخیل صاحب، بگٹی صاحب جو آپ بات کر رہے تھے ژوب ڈی آئی خان کا یہ اسی کا سوال ہے۔تو ڈاکٹر محمد ساعد صاحب کے بعد میں supplementary میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔جی ساعد صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد، جناب چیئرمین صاحب! یہ جو سڑک ہے ڈی آئی خان اور ژوب کے درمیان This is a road of national importance. Strategic importance اس کی ہے، Commercial importance بھی اس کی ہے But unfortunately this road is under construction for the last 20 to 30 years and the pace of development is extremely slow. اس سڑک کی پوری لمبائی دو سو کلو میٹر ہے۔ یہ دو سو کلومیٹر میں سے صرف پچاس کلومیٹر سڑک اب تک مکمل ہوئی ہے The rest is all Kacha and gravel road. اور اس میں المیہ یہ ہے کہ ڈی آئی خان میں ایک ٹول پلازہ تعمیر کیا گیا ہے جہاں They are charging taxes اور Minister Sahib نے پچھلی مرتبہ یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ until and unless the whole road is complete, there will be no toll plaza. ٹول پلازہ اب تک ہے۔ تو ہماری درخواست یہ ہے کہ اس کو آپ top priority پر مکمل کر دیں۔

Also sir there are 19 bridges. You are talking about only five or six bridges. Out of 19 bridges the six bridges will be completed in the coming one or two years. What is the approximate date for the completion of the rest of the bridges? Thank you.

جناب محمد شمیم صدیقی، شکریہ جناب - یہ تقریباً 124 kilometers کا D.I. Khan-Mughal Kot section کا project ہے اور اس کے اندر 90% road مکمل ہو گیا ہے اور جس طریقے سے اس کے اندر کوئی سات bridges ہیں۔ جس میں سے دو bridges تو مکمل ہو گئے ہیں اور پانچ کا 50% work مکمل ہوا ہے۔ اسی طریقے D.I.Khan-Zhob section کے اندر چھ bridges ہیں اور اس میں سے یہ چھ کے چھ bridges، ---اس میں یہ figure دی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین، دو bridges ہیں اور چار کا %76 مکمل ہو چکا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد: جناب یہ مغل کوٹ کہاں پر ہے؟ Does the Minister know where the Mughal Kot is? He is talking of the Mughal Kot.

جناب محمد شمیم صدیقی، جی جی مغل کوٹ ڈی آئی خان میں ہے۔ جناب یہ بلوچستان اور NWFP کے border پر ہے۔

Senator Dr. Muhammad Said: Where is Mughal Kot exactly? You are talking of Mughal Kot.

جناب محمد شمیم صدیقی: آپ کو میں جغرافیہ تو نہیں بتا سکتا ناں کہ exact کہاں پر ہے یہ؟

جناب چیئرمین،جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ ڈی آئی خان ژوب کا road کیا international standard پر بنایا گیا ہے دوسرا یہ کہ یہ FWO کو دیا گیا ہے اوروں کو نہیں دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ یہ road construction 124 kilometers انہوں نے بتایا ڈی آئی خان ژوب سیکشن یہاں میں کہوں گا مغل کوٹ ژوب سیکشن ان کی road construction کتنی ہے یعنی Mughal Kot-Zhob section road construction کتنا ہے؟

جناب محمد شمیم صدیقی: سوال clear نہیں ہوا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! مغل کوٹ ژوب سیکشن کے کتنے کلومیٹر پر road construction ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: Sorry, کیا کہا ہے؟

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! اس کا data نہیں ہے لیکن اس میں bridges کا ذکر ہے۔ چھ bridges اس وقت س کے اوپر زیرتعمیر ہیں۔روڈ پر کام نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین، مندوخیل صاحب فاصلہ پوچھ رہے ہیں۔ آپ فاصلہ پوچھ رہے ہیں؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جی جناب۔

جناب چیئرمین: ان دونوں sections کا آپ نوٹ کر لیں ۔ ان کے متعلق اطلاع مجھے آپ بھیج دیں میں ان کو دے دوں گا۔ اس کے بعد میں آگے پتا کروں گا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: FWO کو ٹھیکہ دینے کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب چیئرمین: اس کے کنٹریکٹر وہ ہیں؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں وہ ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ پوچھ رہے ہیں کہ اس کے کنٹریکٹر کون ہیں ؟

جناب محمد شمیم صدیقی: جناب! وہی law and order کے حوالے سے اور بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ کام فوری طور پر دینے کے لئے ہمیں ٹینڈر وغیرہ دینے سے avoid کرنا ہوتا ہے اور award of contract FWO کو دینے کے لئے زیادہ آسان ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: I think under the policy ان کو دیا گیا ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا! پالیسی تو یہی ہے کہ تمام دوسری کمپنیوں کو درمیان سے خارج کیا جائے۔

جناب چیئرمین: میں نے نوٹ کرلیا ہے جو بھی آپ کے تحفظات ہیں، دیکھ لیں گے ۔ We will go back on question No.40 now.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا صاحب! مندوخیل صاحب نے سوال کیا ہے لیکن آپ اگر کرنا چاہتے ہیں تو انتہائی مختصر سوال کرلیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب! ایم کیو ایم کے سارے وزیر مذاق کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ آپ مختصر رکھیں، تقریر نہ کریں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب! بابرغوری صاحب نے کہا تھا کہ میں اس روڈ کا دورہ کروں

گا اور یہاں پر یہ کہا تھا ----

جناب چیئرمین، آپ سوال کریں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، میرا سوال یہ ہے کہ اس روڈ کے بارےمیں تمام غلط بیانی اور دروغ گوئی کر رہے ہیں۔ اس پر کہیں ایک کلومیٹر بھی تعمیر نہیں ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین، اچھا آپ کو انہوں نے جواب دیا ہے ۔ چیک کرالیں گے ۔ ہاؤس کی یقین دہانی کمیٹی ہے اس کو ریفر ہوسکتا ہے۔ ایسی بات نہیں کہ غلط جواب دیں گے ۔ یہ بات نہیں کہ جواب غلط ہو گا۔

سینیٹر رضا محمد رضا، منسٹر صاحب totally دروغ گوئی کر رہے ہیں۔ بالکل جناب! غلط کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، اچھا تشریف رکھیں، جواب سن لیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب بالکل دروغ گوئی کر رہے ہیں۔ بابر نے وعدہ کیا تھا، ان کو جانا چاہیے تھا، اس منسٹر کو جانا چاہیے تھا۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب! تشریف رکھیں جواب تو سن لیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! سوال میرا یہ ہے کہ آپ نے پورے پاکستان میں کچی سڑک پر ٹول پلازہ بنایا ہے۔ یہ پانچ سو کلومیٹر کا راستہ ہے کوئٹہ سے ڈی آئی خان تک ۔----

جناب چیئرمین، سوال آپ کا کیا ہے؟ ٹول پلازہ کا؟

سینیٹر رضا محمد رضا، سوال میرا یہ ہے کہ کوئٹہ سے آگے پچاس کلومیٹر پکی ہے اور ڈیرہ اسماعیل خان سے آگے پچاس کلومیٹر پکی ہے چار سو کلومیٹر کا کچی سڑک ہے۔ اس پر آپ نے ٹول پلازہ بنایا ہے۔ دس سال سے آپ کہہ رہے ہیں کہ اس روڈ کو بنا رہے ہیں۔ ایک کلومیٹر آپ نہیں بنا رہے ہیں۔ یہ جو آپ نے دسمبر کی تاریخ دی ہے، مشرف نے کہا تھا تو ------

(مداخلت)

جناب چیئرمین، اچھا! تقریر نہ کریں، مختصر سوال کریں۔ تشریف رکھیں ۔ وقفہ سوالات

ہے۔ جواب سن لیں۔ رضا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب! آپ چیئرمین ہیں یہ جو اعداد و شمار دیئے ہیں -----

جناب چیئرمین: میں حاضر ہوں۔ آپ اگر satisfied نہیں ہیں تو بتائیں کہ جواب ٹھیک نہیں ہے میں ان سے take up کر لوں گا۔

سینیٹر رضا محمد رضا: اگر اس کا ایک پل فروری ۲۰۰۸ تک مکمل ہو جاتا ہے تو میں---

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے اور جواب سن لیں۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جب پیسے لوٹ رہے ہیں، آپ ٹول پلازہ بنا رہے ہیں---

جناب چیئرمین: رضا صاحب تشریف رکھیں، آپ جواب سن لیں۔ Question Hour ہے اس میں لمبی تقریر نہیں ہوتی۔ آپ جواب سن لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیئے، آپ جواب سن لیں۔ تشریف رکھیں۔ ہاؤس کا کوئی قانون ہوتا ہے، تقدس ہے، اس کا آپ خیال رکھیں۔ آپ اس ہاؤس کے ممبر ہیں۔ تشریف رکھیں جواب سن لیں آپ۔

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب! اس کا کوئی مجھے کیا جواب دے سکتا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ موقع تو دیں۔ آپ پہلے ہی presume کر رہے ہیں۔ اچھا تشریف رکھیں۔ وہ وزیر مواصلات ہیں ان کو پتا ہے۔ وہ آپ کو جواب دے رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ رضا صاحب! تشریف رکھیے۔ ان کا مائیک بند کریں۔ آپ بتائیے۔ تشریف رکھیے، please تشریف رکھیے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: رضا ربانی صاحب! مہربانی کرکے اپنے ساتھی کو سمجھائیں کہ وہ تشریف رکھیں۔ میں اس ہاؤس میں ان کو کیا کہوں؟

سینیٹر بابر خان غوری: جناب! رضا صاحب کا غصہ بالکل اپنی جگہ بجا ہے لیکن اس

غصے میں وہ بہت سی ایسی باتیں کر گئے ہیں جو مناسب نہیں ہیں۔ یہاں کوئی مذاق کرنے نہیں آیا اور جو انہوں نے ایم کیو ایم کا کہا ہے، میں جب اس کا وزیر تھا تو بالکل وعدہ کیا تھا اور ایک کمیٹی بھی بنائی تھی، ان کو یاد ہوگا، رضا صاحب بھی ممبر تھے۔ میں نے کہا تھا کہ جاؤں گا لیکن بعد میں وزارت تقسیم ہوگئی تو چاہیے تھا کہ رکواتے۔ اب میرے پاس منسٹری تو نہیں ہے، آدھی رہ گئی ہے۔ آپ کا کام تھا وہ رکواتے۔ آپ سینیٹ میں ہنگامہ کرتے۔

(مداخلت)

سینیٹر بابر خان غوری: ارے رضا صاحب! بات تو سنیں۔ بات تو سنیں۔ جناب! بات یہ ہے کہ انہوں نے جو point اٹھایا وہ بالکل صحیح ہے، منسٹر صاحب کے کچھ مسائل تھے اور آپ کے بھی علم میں ہے کہ اب وہ مسئلے resolve ہوئے ہیں، یہ آپ کے ساتھ جائیں گے۔ ان کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ٹول وہیں سے نہیں collect کرنا چاہیے جہاں اگر کوئی problem ہے۔ اس پر انہوں نے خود meeting کی ہے، وہ کام کر رہے ہیں۔ آپ آئیں بیٹھیں۔

جناب چیئرمین: ایسا کرتے ہیں کہ آپ کب جانا چاہیں گے ہم ابھی تاریخ متعین کر دیتے ہیں؟ آپ کب جانا چاہیں گے،

سینیٹر رضا محمد رضا: پارلیمانی کمیٹی نے اعلان کیا ہے اور یہ پورے صوبے کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔ چیئرمین صاحب آپ خود اس روڈ پر جائیں۔

جناب چیئرمین: اچھا میں بھی چلا جاؤں گا۔ آپ کب جانا چاہیں گے؟ جب جانا چاہیں مجھے بتائیے، میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔ ٹھیک ہے شمیم صاحب then we will coordinate that and make a visit. Now, we will go on to the question No. 40. Dr. Muhammad Ismail Buledi.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں وہ جا کر دیکھ لیں گے، وہ خود وہیں settle ہو جائے گا۔ We will go and visit there. غوری صاحب نے اس کے بارے میں بتا دیا ہے کہ یہ کام ہو رہا ہے، غلط بیان نہیں دیں گے۔ اگر کہیں toll لیا جا رہا ہے اور وہاں کام نہیں ہے

تو it should be checked. وہ انہوں نے مانا ہے اور ہم چل کر دیکھ لیں گے۔ اگر آپ کہیں گے تو میں بھی حاضر ہوں۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب چیئرمین صاحب میرا بھی supplementary ہے۔

جناب چیئرمین: اس پر maximum تین supplementaries ہوتے ہیں اور ہو چکے ہیں۔ وقت تھوڑا ہے۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: مجھے کہا گیا تھا کہ بعد میں بات کرنے کا موقع دیں گے۔

جناب چیئرمین: جب جا کر visit کر رہے ہیں تو آپ بھی چلے چلیئے گا اور وہیں دیکھ لیجیئے گا۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب! میں اس پر general حوالے سے پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کا کیا سوال ہے؟

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب! یہاں پر سوال بڑا categorical ہے کہ the progress so far on the construction of road between Zhob and D.I. Khan جواب میں کہا جاتا ہے D.I. Khan Zhob section, صرف progress چھ bridges کا دیا جاتا ہے جبکہ وہاں پر پورے project کا progress پوچھا جا رہا ہے۔ نمبر 2 - جناب! اس سے پہلے منسٹر موصوف صاحب نے کہا تھا کہ -----

جناب چیئرمین: یہ road construction پر بولا ہے کہ 124 kilometer 90% complete ہے۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جناب! وہ D.I. Khan Mughal Kot section کا لکھا ہوا ہے، اگر آپ نیچے دیکھیں گے کہ اس میں D.I. Khan Zhob section کی progress دی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ distr cts کا نہیں ہے۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی: جی ہاں - total project میں کوئی progress report نہیں

دی ہے۔

جناب چیئرمین، بہرحال یہ point پہلے raise ہوا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ وہ مجھے بتا دیں گے، میں خاص طور پر دوں گا۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب کے پاس تمام data موجود ہے، آپ لوگ انہیں interrupt کرتے ہیں تو وہ بیچارے جواب نہیں دے پاتے۔

جناب چیئرمین، نہیں یہ انہوں نے بولا کہ data نہیں ہے، میں ویسے ہی خوامخواہ interrupt نہیں کروں گا۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، دوسری میں یہ گزارش کرتا چلوں کہ پہلے ایک project کے حوالے سے یہ کہا گیا تھا کہ وہاں law and order کے مسئلے کی وجہ یہ ہے کہ تمام projects FWO کو دیئے جاتے ہیں۔ جناب! یہ FWO ہمارے لئے ایک جن بن چکا ہے۔

جناب چیئرمین، دیکھیں ناں، انہوں نے اس پر commit کر دیا تھا کہ کئی دفعہ emergency میں نہیں لیا جاتا اس لئے ہم اس وقت دے دیتے ہیں۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، جناب! اگر law and order کا مسئلہ ہے تو کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے، تمام roads، کلفٹن کے posh areas -----

جناب چیئرمین، صرف وہ مسئلہ نہیں ہے، وہ ایک section میں تھا۔ ویسے بھی اگر payment جلدی ہو تو اس کی وضاحت ضروری نہیں ہے۔ انہوں نے اس کی وضاحت کی ہے۔

سینیٹر شاہد حسن بگٹی، جب یہ FWO کو contracts دیتے ہیں تو یہ FWO سے کوئی پوچھ گچھ نہیں کر سکتے، وہ اپنے time سے کام کرتے ہیں اور یہاں پر ہمیں mislead کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین، ہاؤس میں mislead کیسے کریں گے Leader of the House موجود ہیں، Ministers موجود ہیں، ایسی بات نہیں ہو گی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، اسفندیار صاحب اس پر بہت سوالات ہو چکے، پھر بات لمبی ہو جائے

اور دوسرے لوگ اعتراض کریں گے۔ چلیں مختصر رکھیں، بتائیں۔

Senator Asfandyar Wali: Sir, this issue when I come to know that Kamil Ali sahib is here because he is the Chairman of the Communication Committee.

جنرل صاحب بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین، منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔

سینیٹر اسفند یار ولی، نہیں جناب! میں Standing Committee کی بات کر رہا ہوں کیونکہ میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں I wanted a witness کہ جنرل صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ جناب! آج سے تقریباً ایک سال پہلے یہ ایک سوال آپ نے ایک مرتبہ Standing Committee on Communication کو refer کیا، وہاں NHA والے آئے اور یہی figures جو آج ہمیں یہاں دے رہے ہیں یہ ایک سال پہلے بھی انہوں نے ہمیں دیئے۔

جناب چیئرمین، یہ ژوب، ڈی۔ آئی خان روڈ کا ہے۔

سینیٹر اسفند یار ولی، جی ہاں۔

جناب چیئرمین، اس پہ فیصلہ ہوا ہے کہ visit کریں گے، رضا محمد رضا صاحب نے demand کی ہے، منسٹر صاحب بھی ساتھ چلیں گے، اس کو جگہ پر جا کرلیں گے تو میرا خیال ہے اس میں سارا واضح ہو جائے گا۔

Senator Asfandyar Wali: Sir, if I can just complete.

اس وقت بھی ہماری لڑائی یہ تھی کہ بابا آپ صرف پلوں کی بات کیوں کرتے ہو، roads کی بات بھی کرو۔ نہ اس وقت ہمیں roads کا پتہ چلا، نہ آج ہمیں roads کا پتہ چل رہا ہے۔ صرف bridges سے ہمارا مسئلہ تو حل نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین، نہیں میرا خیال ہے اسی لئے visit کر رہے ہیں، You are welcome to join for visit also.

سینیٹر اسفند یار ولی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین، تو Whenever we go, please join us. رضا صاحب! جب date fix کریں گے we all will go together. No. 40, Dr. Ismail Buledi

40. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.51 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the number of sanctioned and vacant posts in BPS 1 to 15 in the Ministry of Labour, Manpower and Overseas Pakistanis and its attached departments with province-wise break-up?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: There are 84 sanctioned posts of the Overseas Pakistanis Division in BPS-1 to 15. Out of which eight posts are laying vacant. the province-wise break-up of the filled posts is as under.

S.NO	NAME OF THE POST (BPS)	SANCTIONED	FILLED	VACANT	PROVINCE-WISE POSITION OF THE FILLED POSTS						
					PUNJAB	SINDH	NWFP	BALOCHISTAN	AJK	FATA	TOTAL
1	Stenographer (BPS-15)	10	9	1	7	2	-	-	-	-	9
2	Steno typist (BPS-12)	9	4	5	3	-	1	-	-	-	4
3	Assistant (BPS-11)	10	9	1	6	1	2	-	-	-	9
4	U.D.C (BPS-07)	4	4	-	3	1	1	-	-	-	4
5	L.D.C (BPS-05)	11	11	-	7	1	1	-	-	1	11
6	Driver & DR (BPS-04)	8	8	-	4	2	2	-	-	-	8
7	Qasid/Daftary (BPS-02)	4	4	-	Local	-	-	-	-	-	4
8	Naib Qasid (BPS-01)	24	23	1	Local	-	-	-	-	-	23
9	Chowikdar (BPS-01)	2	2	-	Local	-	-	-	-	-	2
10	Sweeper (BPS-01)	2	2	-	Local	-	-	-	-	-	2
	Sub. Total	84	76	8	30	7	7	-	-	1	76

OVERSEAS PAKISTANIS FOUNDATION

There are 353 sanctioned posts of OPF Grade 1 to 5 in the Overseas Pakistanis Foundation out of which 91 posts are lying vacant. The province-wise position of the vacant posts is as under:-

S.No.	Name of the Post (BPS)	Sanctioned	Filled	Vacant	Province-Wise Position of the vacant Posts							
					Merit	Punjab	Sindh (R)	Sindh (U)	NWFP	Balochistan	AJK	FATA
1.	OPF Grade-5 (BPS-15)	29	25	4	-	1	1	1	-	1	-	-
2.	OPF Grade-4 (BPS-14)	140	66	74	7	33	10	6	9	3	1	5
3.	OPF Grade-3 (BPS-12)	55	50	5	3	-	-	-		1	-	1
4.	OPF Grade-2 (BPS-11)	41	37	4	1	-	2	-		1	-	-
5.	OPF Grade-1 (BPS-8)	88	84	4	On local basis							
	Total:	353	262	91	11	34	13	7	9	6	1	6

Mr. Chairman: Any supplementary? Mr. Kamran Murtaza.

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جو جواب انہوں نے دیا ہے' Minister صاحب اپنے سامنے رکھ لیں۔ جناب! اس میں بلوچستان کا کالم اٹھا لیں' بلوچستان کے کالم میں' کوئی ایک post بھی بلوچستان کی نہیں ہے۔ میں اس کی وجہ جاننا چاہتا ہوں کہ کوئی ایک post بھی---جناب! 2nd page پر' 1st کے بعد' اس کی back پر' بلوچستان کے کالم میں دیکھیے کہ ایک post بھی' sweeper کی post بھی بلوچستان کے لئے نہیں ہے' دفتری' نائب قاصد' کوئی ایک post بھی نہیں ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ 76 posts fill ہوئی ہیں اور ان کے پاس total available posts 82 ہیں' ان میں ایک post بھی بلوچستان کے لئے نہیں ہے۔ اس ایک post کے نہ ہونے کی میں وجہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا بلوچستان ملک کا حصہ نہیں ہے یا اس department کا حصہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، غلام سرور صاحب۔

جناب غلام سرور خان (وفاقی وزیر برائے لیبر' مین پاور اینڈ اوورسیز پاکستانیز)، جیساکہ میرے فاضل دوست بتا رہے ہیں' اس question کے دو parts ہیں' ایک OPD, OPD میں total 84 sanctioned posts ہیں جن میں سے 8 vacant ہیں اور ان میں واقعی بلوچستان کے کوٹے میں کوئی بندہ بھرتی نہیں ہوا۔ دوسری ہمارے پاس OPF کی 353 sanctioned posts ہیں۔ 353 میں سے 262 fill کی گئی ہیں اور 91 vacant ہیں لیکن اس کے کالم میں دیکھیں تو کم از کم OPF Grade-4 (BPS-14) میں ان کی تین پوسٹیں ہیں' OPF Grade-5 میں ان کی ایک پوسٹ ہے اور باقی grades میں بھی ان کی ایک' ایک پوسٹ ہے۔

(اس موقع پر ایوان میں اذان مغرب کی آواز سنائی دی)

جناب چیئرمین، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Only two minutes are left for the Question Hour, the اذان so we will continue for five minutes then break for مغرب۔ جی آپ کہہ رہے تھے۔

جناب غلام سرور خان، میں نے اپنا جواب بڑا واضح دے دیا ہے۔ OPD,

Overseas,Pakistanis Division, Labour and Manpower and Overseas

کی Pakistanis, Ministry of Labour and Manpower and Overseas Pakistanis
ایک newly created Division ہے۔ یہ جو 84 posts دی گئی ہیں' یہ transfer کر کے
دی گئی ہیں۔ OPF ہمارے پاس ایک existing department ہے' اس میں جتنی بھی posts
recruitment ہوئی ہے' وہ according to merit ہوئی ہے اور merit کے مطابق بلوچستان کا
existing quota 3.5% چل رہا ہے' جتنی بھی recruitments ہوتی ہیں۔ اگر کسی ایک
cadre میں 17 پوسٹیں ہیں تو ان 17 پوسٹوں میں سترہویں اس 3.5% quota کے مطابق
انہیں ملے گی۔ ہم نے اس کے مطابق quota strictly follow کیا ہے اور اس کے مطابق ہم
نے انہیں وہ jobs دی ہیں۔ ہماری ایک policy ہے تمام provinces کے لئے۔ کل جو
Cabinet کا decision ہے کہ بلوچستان کا quota enhance کیا گیا ہے 3.5% سے 6%
تک بڑھا دیا گیا ہے۔ انشاء اللّٰہ ministries کی یہ policies ہیں کہ ہر province میں جتنی
posts پر ہم recruitment کریں گے۔اس province میں جا کر اس کو process کریں گے'
interviews کریں گے' اس کے مطابق ان لوگوں کی selection کریں گے اور انہیں
appointments دیں گے۔ پہلے بھی جو 3.5% quota تھا ہم نے اسے follow کیا ہے اور
انشاء اللّٰہ تعالیٰ جو quota 6% بڑھے گا اس کو بھی strictly follow کیا جائے گا۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب والا! یہ 88 to 84 پوسٹیں ہیں جن میں سے 76
filled ہیں۔ انہوں نے دو جواب دیے ہیں۔ انہوں نے جو پہلا table دیا ہے' اس میں
admittedly جمعدار کی بھی ایک پوسٹ بلوچستان والوں کو نہیں دی' تو یہ وجہ بتا دیں۔ وہ
کوٹے کی بات کرتے ہیں' ساڑھے تین فیصد سے چھ فیصد ہو گیا' ہم نے تو ابھی تک نہیں دیکھا
کہ عراق سے تریاق کب آئے گا جو ہمارے لیے آئے گا۔ ہمیں ساڑھے تین سے چھ تو سناتے
ہیں' انشاء اللّٰہ تعالیٰ وہ کبھی بھی چھ نہیں ہوگا۔ یہ بتا دیں جو existing quota تھا' اس کے
مطابق ہماری یہ posts کہاں ہیں؟

جناب غلام سرور خان: میں نے بڑا واضح بتایا ہے۔ میرے فاضل دوست میری بات

سمجھنے کی کوشش کریں کہ OPD جو first page ہے وہ اس منسٹری سے نیا ڈویژن بنا ہے جو 2004 میں بنا ہے۔ یہ تمام transfer posts ہیں لیکن اگر آپ OPF page 2 پر دیکھیں تو page 2 پر جو کوٹہ بنتا ہے وہ ہم نے دیا ہے اور دوسری وجہ میں نے یہ بتائی ہے کہ ...3.5% ہے۔

جناب چیئرمین، مطلب یہ کہ پہلے میں کوئی recruitment نہیں ہوئی، existing, transfer ہوئے ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، دو سو میں سے بھی ہمارا کوٹہ پورا نہیں بنتا۔

جناب چیئرمین، وہ پرانا چلا آ رہا تھا لیکن جو انہوں نے نئی hiring کی ہے، اس میں کہہ رہے ہیں کہ کیا ہے۔

جناب غلام سرور خان، جناب! میں یہی بتا رہا ہوں کہ یہ اس ڈویژن میں transfer posts ہیں، اس میں newly recuited post نہیں ہے اور دوسرا میں نے بتایا ہے کہ اگر 17 posts ہوں تو 3.5% share ۔ اگر کسی ایک cadre میں 17 posts ہوں تو 3.5% کے حساب سے ایک post بنتی ہے، اس کو ہم نے strictly follow کیا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب! یہ نہیں ہے کہ بلوچستان والے اس لائق بھی نہیں ہیں کہ چپڑاسی، کلرک یا سٹینو گرافر کی post پر نہ آ سکیں۔ مگر یہ بہت زیادہ زیادتی ہوئی ہے۔ اتنی زیادتی کہ آپ خود دیکھیں کہ انہوں نے پورے page پر جتنی بھی vacancies دی ہیں، اس میں بلوچستان nil ہے۔ آپ لوگ کہتے ہیں کہ بلوچستان کے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی، نہ زیادتی ہونے دیں گے۔ جناب! ہمارے صدر صاحب خود کہتے ہیں اور مجھے اپنے صدر پر فخر ہے کہ وہ بلوچستان کو جتنی اہمیت دے رہے ہیں شاید آج تک کسی نے نہیں دی۔ مگر منسٹری کا حال دیکھیں۔

جناب چیئرمین، نہیں، مگر انہوں نے وضاحت کی ہے کہ یہ پہلے سے چلا آ رہا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، دیکھیں اتنی زیادہ سیٹوں میں ایک سیٹ بلوچستان کو دی گئی ہے۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، ہم یہ دعوٰی کرتے ہیں کہ چھ کے چھ بندے بھی وہاں سے نہیں ہوں گے۔

جناب غلام سرور خان، جناب! 79 میں پینسٹری بنی ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، میں نے ایک چپڑاسی کے لیے کہا تھا' سیکریڑی نے میرے ساتھ promise کیا---

جناب غلام سرور خان، جناب! میرے بلوچستان کے بھائیوں کو یہ realise کرنا چاہیئے کہ ابھی ہمارے پاس کوریا کی ایک demand آئی ہے' پورے ملک میں ہم نے ایک بار advertisement کی۔ بلوچستان میں---

سینیٹر آغا پری گل، جناب! میں آپ کو سچ سچ بتا رہی ہوں۔

جناب چیئرمین، منسٹر کو سن لیں ناں۔

جناب غلام سرور خان، آپ اپنی ہر بات سچی نہ سمجھا کریں' ہم بھی سچی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں' میں آپ کو بتا رہی ہوں' میں نے ان کو بلوچستان کے ایک چپڑاسی کے لیے کہا تھا' وہ بھی نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ وہ پہلے ہی پُر ہو گئی ہے۔ میں نے کہا دیکھیں یہ زیادتی ہے۔ چیئرمین صاحب! آپ اس چیز کو light نہ لیں۔

جناب چیئرمین، نہیں lightly منسٹر صاحب بھی نہیں لے رہے۔ کوئی light نہیں لے رہا۔ پریذیڈنٹ صاحب' پرائم منسٹر صاحب خود اس کو دیکھ رہے ہیں' یہاں پر پورے ممبران دیکھ رہے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، اب یہ 5% quota اور 6% quota ہوا' یہ سارے ابھی بنے ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں ابھی کا page 3 پر ہے۔

سینیٹر آغا پری گل، جناب چیئرمین صاحب! جب ہمارے BA, MA لڑکے یہاں

پر آ کر رُل رہے ہیں، یہاں اسلام آباد کے چکر لگاتے ہیں اور یہ بالکل غلط کہتے ہیں کہ کوئی نہیں آیا ' یہ نہیں ہوا۔ یہاں پر BA. MA والے لڑکے آتے ہیں، میں آپ کو ان لڑکوں سے خود ملواؤں گی جو یہاں پر گلیوں میں دربدر چکر کھاتے ہیں، بیچارے سڑکوں پر سوتے ہیں۔ MA, BA والے لڑکے آپ کے ادھر رُلتے ہیں، وہ ہر جگہ درخوستیں دیتے ہیں خدا کی قسم ایک vacancy بھی---

جناب چیئرمین، ان کا ایک procedure ہو گا، یہ اس کے حساب سے ہی چلیں گے ناں۔

سینیٹر آغا پری گل، حساب سے چلیں گے کیوں ہم بلوچستان صوبے والے نہیں ہیں؟

جناب چیئرمین، نہیں وہ سب صوبوں کے لیے apply کرے گا، صرف آپ کے لیے نہیں---

سینیٹر آغا پری گل، نہیں یہ کیا ہے؟ یہ پورا صفحہ دیکھیں، اس میں بلوچستان سے ایک بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، وہ پرانا بتایا ہے، جب 79 میں منسٹری بنی تھی۔ ابھی جو ہے---

سینیٹر آغا پری گل، جناب! یہ بہت زیادتی ہے۔

جناب غلام سرور خان، ان میں کوئی نئی recruitment تو ہوئی نہیں کہ اس کی violation ہو۔

جناب چیئرمین، بلکہ اسی لیے کوٹہ 6% کیا ہے تاکہ آہستہ آہستہ یہ make up ہو جائے۔

سینیٹر آغا پری گل، نہیں جناب! زیادتی ہے، دیکھیں آپ مانیں، بہت زیادتی ہے، بہت زیادتی ہے۔ کوٹہ نہ بھی دیں، ہم میرٹ پر آتے ہیں۔ کوٹے کی کیا ضرورت ہے، اس میں ہم میرٹ پر آتے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں۔

(مداخلت)

(اس موقع پر اپوزیشن واک آوٹ کر گئی)

Mr. Chairman: That brings us to the end of Question Hour. The remaining answers as tabled are taken as read.

46. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour** (Notice received on 2 -11-2006 at 14.55 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the steps being taken by the Government for the welfare of bricks kilns workers in the country and to ensure better working conditions for them?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: Brick kiln workers are entitled to all the benefits available under the labour laws:

The Bonded Labour System (abolition) Act extinguished the outstanding advances in the names of the bonded workers (in brick kilns) with its enactment in 1992.

+ [Questions Hour : being over the remaining questions and their answer are placed on the table of the House.]

Besides, the following measures have been taken for welfare of the brick kiln workers:

— Provincial Governments have been asked to register the brick kilns under the Factories Act so as to ensure maximum benefit to the workers employed therein.

— Free legal aid service projects have been initiated in Punjab and NWFP to provide timely and quality legal aid assistance to the brick kiln and other workers, especially who are at the risk of bonded labour. These porjects are being financed by the federal Fund for Rehabilitation of Freed Bonded Labourers. Similar proejcts for Sindh and Balochistan are also under consideration.

— The Provincial Governments have been asked to take steps in compliance with the Order of the Supreme Court of Pakistan passed in Human Rights Case No. 5091 of 2006. The Order contains the directions that 'Provincial Governments should adopt mechanism whereof the brick kilns in their respective provinces are registered alongwith particulars of the proprietors with direction that they should keep the record of the labours engaged by them and shall furnish a list of the same to the concerned labour officer and the labour officer shal be visiting the brick kilns from time to time and shall be submitting report to the department and if any matter of violation is reported by them or bonded labour it shall be brought into the notice of DPO, DCO and Nazim of the District for the purpose of necessary action against the violation and ensure a full employment of the Act 1992.

47. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour** (Notice received on 28-11-2006 at 14.55 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the steps being taken by the Government to improve standard of education in the country?

Lt. Gen. (Retd) Javed Ashraf: The Government has taken the following steps to improve standard of education in the country:—

1. Scheme of Studies has been reviewed and new Scheme of Studies 2006 notified on 27 June, 2006 to make it more relevant to the job market and the needs of an enlightened and a moderate society.

2. Early childhood Education (Katchi Class) has formally been recognized.

3. English language has been made compulsory from Class-I onwards.

4. Medium of instruction for Science, Mathematics, Computer Science and other selected subjects like Economics and Geography in all schools will be in English in a phased manner.

5. Computer Literacy has been made compulsory for classes VI-VIII and a Pre-Computer Group has been introduced at HSSC level.

6. The revised Curriculum in core subjects of English, Urdu, Islamiyat, Pakistan Studies, History, Mathematics, Physics, chemistry, Biology and General Science has been notified. Implementation will begin from September 2007. The Curriculum for remaining subjects is udner review at present.

7. Concepts concerning emerging trends in areas like Environment, Population Planning, Human Rights, Preventive Education against HIV and AIDs etc have been incorporated in the Curriculum to provide skill based education and to improve the quality of life of future generations.

8. Academic session will start from 16th August to 31st May thus increasing the number of school days from 182 to 210.

9. National Textbook and Learning Materials Policy and Action Plan has been developed to promote production of quality textbooks and to develop indigenous publishing industry.

10. In order to discourage rote learning, examinations are being gradually based on Curriculum rather than textbooks.

11. Learning achievements of students are being assessed on scientific lines to monitor and improve the quality of education.

48. ***Mrs. Razina Alam Khan:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.58 p.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state the number of vocational institutions for disabled persons in the country with provicne-wise break-up?

Mrs. Zobaida Jalal: Directorate General of Special Education of the Ministry of Social Welfare and Special Education has set up 12 Vocational Training

Centres for Disabled Persons through out the country. Province-wise break-up of the Centres is given at Annex-I.

Annex-I

	S.No	Vocational ~~Institute~~
Punjab	1.	Vocational Training Centre for Disabled Persons. Lahore
	2.	Vocational Training Centre for Disabled Persons. Faisalabad.
	3.	Vocational Rehabilitation & Employment of Disabled Persons. Gujrat.
Sindh.	1.	Vocational Training Centre for Disabled Persons, Karachi
	2.	Vocational Training Centre for Disabled Persons, Nawabshah
	3.	Vocational Rehabilitation & Employment of Disabled Persons. Karachi.
NWFP	1.	Vocational Training Centre for Disabled Persons, Peshawar
	2.	Vocational Training Centre for Disabled Persons, Mardan
Baluchistan	1.	Vocational Training Centre for Disabled Persons, Quetta.

2. Vocational Training Centre for Disabled Persons, Khuzdar

Islamabad Capital Territory	1.	National Training Centre for Special Persons, Islamabad
	2.	Vocational Rehabilitation & Employment of Disabled Persons,(RU) Islamabad
	3.	Vocational Rehabilitation & Employment of Disabled Persons,(SC-1) ,Islamabad

49. ***Mrs. Razina Alam Khan:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.58 p.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state the steps taken by the Government for the welfare of disabled handicapped persons in the country?

Mrs. Zobaida Jalal: Directorate General of Special Education of the Ministry of Social Welfare and Special Education has taken various steps for the welfare of disabled handicapped persons in the country. The detail of steps is given at Annex-I.

Annex-I

Steps taken for the Welfare and Education of Special Children

1. The ever *NATIONAL POLICY FOR PERSONS WITH DISABILIIES, 2002* has been finalized. The overall vision of the first ever National Policy for persons with disabilities 2002 is to provide by the year 2025 and enabling involvement that would allow full realization of the potential of persons with disabilities through their inclusive mainstreaming and provide them full support of the Government private Sector and civil society.
2. For effective implementation of National Policy for persons with disabilities 2002, NATIONAL PLAN OF ACTION - 2006 has been formulated through a consultative process involving all stakeholders. Major thrust areas of the

NPA 2006 include early intervention, assessment and medical treatment. education and training, vocational training, employment and rehabilitation. research and development, advocacy and mass awareness, support and recreation, barrier free buildings, parks and public places, strengthening of institutional mechanism and adequate funding

3. Efforts have made from different forum to create disabled friendly environment for persons with disabilities across the country. In this connection, Islamabad. Karachi,Quetta, Lahore and Peshawar have already been declared as a disabled Friendly Cities. Signboards have been fixed at various places to create disabled friendly environment and awareness of legitimate rights of persons with disabilities.

4. Under the transport scheme, 19 new buses and vans have been provided to different Special Education Centres on need basis to extend free of charge pick and drop facility to special students studying in special education centres working under the Directorate General of Special Education (DGSE).

5. National Institute of Special Education under a planned programme, carried out training courses throughout the year. National Institute of Special Education imparts training to the personnel both in the public and private sector organizations in the area of curriculum development, teaching, vocational training, rehabilitation, personnel administration and financial management. The main objective of these training programmes is to build the capacity of human resource working in the area of Special Education. The training programmes were prepared in consultation with the concerned organizations. keeping in view their requirements; and proved to be quite useful to update the knowledge of teachers & professionals working in the public and private sector.

6. The National Library and Resource Centre was shifted to its new building in Markaz F-7, Islamabad. It is providing assistance to the personnel of centres and Institutions, operating under Government/ nongovernmental organization. in the field of special education and rehabilitation of persons with disabilities. The library acquires books, videos from various countries, which is disseminated to the concerned institutions for their use.

7. Mega Event on the eve of International Day for Disabled on 3rd December was organized at Special Education Centre for Hearing Impaired Children. H-9 Islamabad; and the first ever Hostel for Hearing Impaired Children in the premises of National Special Education Centre for HIC. Islamabad. was inaugurated by the First Lady of Pakistan.

8. Six-member delegation of the Asia Pacific Centre on Disabilities visited Pakistan from 17th to 23rd April, 2004; and MoU for implementation of Biwako Millennium Frame Work Action in Pakistan was singed by the Chief Advisor APCD & Advisor to the Prime Minister.

9. Communicative Postage Stamps on the occasion of the International Day for the Disabled Person on 3rd December, 2003 has been issued

10. A Park for the Disabled at F-9 Park. Islamabad was established.

11. Resource Centre for Low Vision /Visually Handicapped Children at National Library & Rescues Centre Islamabad was established

12. As a result of Ministry's efforts, the Federal Public Service Commission awarded permission to the disabled persons through letter No.9/9/2005-PSTT. dated 4th July, 2005 to compete for competitive examination against four occupational groups/services. The groups included: -

    a. Commerce and Trade Group.
    b. Pakistan Audit of Account Services.
    c. Information Group.
    d. Postal Group.

    The disabled persons of the three categories (physically handicapped, hearing impaired and visually impaired) can compete in the competitive examination against the vacancies of the above-mentioned groups.

13. The Cabinet considered the Summary, dated 3rd April, 2004 submitted by the Ministry of Women Development. Social Welfare and Special Education on "Provision of facilities for the disabled in public buildings, parks and public places" and approved the following proposal contained in para 4 (four) there of:

    e. The Federal Planning Commission and all Provincial/AJ&K Planning and Development Departments may be asked to ensure mandatory provision of facilities for the disabled while approving the Projects. Necessary provision shall be made in proformas of Planning & Development Departments;

f. The Federal Ministries, Provincial/AJ&K governments and Implementing authorities may be asked to amend the by-laws of their building regulatory agencies to ensure provision of these facilities in buildings, parks and public places in future; and

g. Necessary modifications in existing buildings, parks and public places may be completed in a phased programme wherever possible.

The abovementioned decisions have been issued to all concerned authorities..

Directorate General of Special Education is developing a design manual on friendly public buildings, parks and public places to facilitate enforcement of decisions. The design manual is in its final stage.

Rescue, relief and rehabilitation of children with disabilities and their families earthquake-affected areas were undertaken.

14. Specialized services for each disability i.e. hearing assessment, ear mould fabrication, speech therapy, physiotherapy, Braille and mobility training etc. were provided.

15. Special Education services, training in arts and craft, Library facilities and Braille Books were provided to the special children.

16. Construction work of Special Education complexes have been completed in Okara, Gilgit, Peshawar, Hyderabad, Kohat, Sibbi, Hunza, Islamabad and Mardan.

17. Following development project/schemes for the special children were completed

i. Pilot Project for Integrated Education of Children with disabilities/Inclus Education.

ii. Vocational Training Centre for Disabled Peshawar and Quetta.

iii. Conversion of 5 Special Education Centres, (Institute of Physically Handicap Children, Lahore, Peshawar, Faisalabad, Nawabshah and Quetta) into Centre Excellence.

iv. Computerization of 7 Special Education Centres (National Special Educati Centre for Hearing Impaired Children, Islamabad, Visually Handicapped Childre Lahore, Mentally Retarded Children, Karachi, Hearing Impaired Children Peshawar and Gilgit, Institute of Physically Handicapped Children, Quetta Muzaffarabad.

v. Up-gradation of National Special Education Centre for Hearing Impaired Childr... Islamabad and Lahore from Secondary to Higher Secondary Level.

vi. Up-gradation of 4 Special Education Centres for Physically Handicapped Child... at Rawalpindi, Dadu, Quetta and Abbottabad from Primary to Middle Level.

vii. Up-gradation of 4 Special Education Centres for Visaullay Handicapped Child... at Sialkot, Gujrat, Larkana and Mirpur Khas from Primary to Middle Level.

viii. Up-gradation of 4 Special Education Centres for Hearing Impaired Children ... Sargodha, Jang, Sukkur and Swat from Primary to Middle Level.

ix. Establishment of Special Education Centres Physically Handicapped Children ... Karachi.

x. Establishment of Special Education Centre for Mentally Retarded Peshawar.

xi. Establishment of Special Education Centre for Hearing Impaired Children ... Muzaffarabad.

xii. Establishment of Special Education Centre for Mentally Retarded Children ... Faisalabad.

xiii. Establishment of Special Education Centre for Hearing Impaired Childr... Nawabshah.

xiv. Establishment of Special Education Centre for Physically Handicapped Childr... Mardan.

xv. Establishment of Special Education Centre for Physically Handicapped Childr... Khuzdar.

18. 1 % quota for the disabled persons was reserved through an Ordinance promulgated in 1981. Later on, it was proposed that the quota may be enhanced to 2% and in this regard Prime Minister's Directive was issued on 15th October, 1998. The Ministry of Social Welfare and Special Education moved a summary on 13th December, 2004 to get the approval of the Cabinet. The summary was returned by the Cabinet Division with the instructions that comments of the stake holders should be incorporated in the summary which was in pursuance of the instructions issued by the Prime Minister in a meeting held on 26th November, 2004 that no summary should be included on the agenda of the cabinet unless inter-Division consultation has taken place. Letters in this regard were sent to all the stakeholders on 13th December, 2004. As the response was not forthcoming reminders were issued on 4th May, 2005 and 8th June, 2005. Now the majority of stakeholders have responded a fresh summary incorporating their views is being moved for the approval of the Cabinet. However, 2% quota is being observed on the basis of the Prime Minister's Directive of 1998, but not strictly.

50. ***Mrs. Razina Alam Khan:** (Notice received on 28-11-2006 at 14.58 p.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state whether any Survey has been conducted by the Ministry to ascertain the extent of implementation of quota fixed for Special persons for employment in the Government organization?

Mrs. Zobaida Jalal: No. However information regarding disabled employees, against 2% quota in different Ministries/Divisions was obtained and is placed at (Annex-A).

Annexure-A

Statement Showing the Position of Employment Provided to the Special Persons Against 2 % quota

S.NO.	Name of Ministry/ Division/ Department/ corporation etc.	Total Strength	No of Posts against 1 % (now 2 %) quota	No of disabled employees.
1.	President's Secretariat (Public)	135	2	2
2.	Establishment Division	2617	52	30
3.	Cabinet Division (17 Department)	6707	134	58
4.	Economics Affairs Division	470	9	8
5.	M/o Foreign Affairs	969	19	14
6.	M/o Defence	298	6	6
7.	M/O Science & Technology	165	3	2
8.	M/O Health	387	7	4
9.	M/O Industries & Production	19724	394	387
10.	M/O Communication	2703	54	48
11.	M/O Housing & Works	476	10	5
12.	Labour, Manpower & Overseas Pakistanis Division	1444	28	19
13.	M/O Food, Agriculture & Live Stock	274	5	5

14.	M/O Religious Affairs, Zakat, Usher, Minorities Affairs (12 Departments)	1608	32	10
15.	M/O Culture, Sports, Tourism & Youth Affairs	306	6	6
16.	M/O Women Development, Social Welfare & Special Education	156	3	3
	i. Directorate General of Special Education.	1449	29	43
	ii. National Council of Social Welfare.	54	1	1
17.	Pakistan Bait-ul-Mal	265	5	5
18.	Petroleum & Natural Resources (Sui Northern Gas Pipelines Ltd)	7943	158	79
19.	National Refinery ltd.	1071	21	7
20.	Finance Division	2193	43	45
21.	Pakistan Mint Lahore.	1128	22	11
22.	Department of Auditor General	2639	52	30
23.	Monopoly Control Authority	128	2	1
24.	M/O Water & Power	1203	24	21
25.	Office of the Federal Treasury Officer	90	02	
26.	M/o Environment, Local Government and Rural Development.	1436	28	13
27.	M/O Education	103808	2086	61
28.	M/O Information & Media Development	6837	136	118
	TOTAL	168683	3373	1042

51. ***Mr. Liaqat A. Bangulzai:** (Notice received on 28-11-2006 at 15.30 p.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) the names, designations, educational qualifications, BPS, dates of appointments, place of domicile and nature of duties of the officers working in National Zakat Foundation; and

(b) the names of the said officers who went abroad on training or official visits during the last five years indicating also the names of countries concerned?

Mrs. Zobaida Jalal: (a) National Zakat Foundation (NZF) was merged with Pakistan Bait-ul-Mal (PBM) in the year 2001. The details of National Zakat Foundation Officers merged with Pakistan Bait-ul-Mal is at annex-A.

(b) None of these officers/officials went abroad on training/visits during the last five years.

Annex-A

DETAIL OF NZF (D) OFFICERS MERGED WITH PAKISTAN BAIT-UL-MAL

S.No	Name	Designation	Qualification	BS	Date of Appoitment	Domicile	Nature of duties
1	Mir Ahmed Khan	Secretary Board	M.Sc	19	06-05-87	NWFP	To manage the affairs in connection with PBM Board
2	Ms.Nadra Saeed	Director	M.Sc (Anthropology)	19	03-10-88	Punjab	To hadle the management of those Civil society / NGOs and their working which are funded by PBM
3	Mr. Sajjad Iqbal	Director	M.Sc (DSS)	19	04-10-88	Punjab	To implement PBM Projects / Schemes in the area under administrative control of Reg. Office, Islamabad Capital Territory (ICT) in accordance with the charter of PBM
4	Syed Abul Qasim Gillani	Director	M.A	19	10-4-88	NWFP	To implement PBM Projects / Schemes in the area under administrative control of Prov. Office, NWFP in accordance with the charter of PBM
5	Mr. Muhammad Zaheer	Dy Director	B.Sc	18	06-11-91	Punjab	To assist in implementation of PBM policy decisions in Prov. Office, Punjab
6	Mr. Sultan Hamid Malik	Dy Director	M.A	18	19-11-92	Balochistan	To assist in implementation of PBM policy decisions in Reg. Office Islamabad Capital Territory (ICT).
7	Mr. Muhammad Ashraf	PS	B.A	18	07-06-87	Punjab	P.S to Managing Director
8	Syed Jalees Ahmed	Asstt Director	B.Com	17	14-01-90	Sindh (U)	To assist in implementation of PBM policy decisions in Prov. Office, Sindh
9	Mr. Muhammad Akram Nadir	Asstt Director	B.A	17	28-11-82	Punjab	To assist in implementation of PBM policy decisions in Prov. Office, NWFP
10	Mr. Sardar Muhammad	Asstt Director CS/NGOs Branch, H.O	B.A	17	05-05-83	Punjab	To supervise the working of those NGOs which are funded by PBM

11	Mr. Zahir Shah	Asstt Director CS/NGOs Branch, H.O	M.A	17	04-08-83	NWFP	To supervise the working of those NGOs which are funded by PBM
12	Mr. M. Sarfraz Ahmed	Asstt Director M&E Branch, H.O	B.Sc	17	01-11-83	Sindh (U)	To monitor the smooth implementation interms of efficiency and output of PBM Projects / Schemes
13	Mr. Iqbal Ahmed	Asstt Director Estb Branch, H.O	B.Com	17	17-04-86	Punjab	To look after the human resource development / management
14	Mr. Nazir Ahmed	Asstt Director FSP Branch, H.O	M.A	17	18-05-86	Punjab	To manage smooth implementatión Food Support Program (FSP), a multi billon mega project of PBM

52. ***Mr. Liaqat A. Bangulzai:** (Notice received on 28-11-2006 at 15.30 p.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state:

(a) the capacity of the Karachi Port indicating also its vessel capacity; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to increase the said capacity, if so, its details?

Mr. Babar Khan Ghauri: The details of berths at Karachi Port, are as under:—

(a) 03 Oil Piers with handling capacity of 8 millions tons per year at each pier. In addition dry berth No. 1 and 2 is also used for handling non-petroleum products.

(b) Three are 30 cargo berths for handling dry and other cargo and containers in addition to above. The sub-division of these berths is as follows:—

(i) 04 dedicated berths with Pakistan International Container Terminal (PICT) for handling containers vessels in private sector.

(ii) 05 dedicated berths with Karachi International Container Terminal (KICT) for handling containers vessels in private sector.

(iii) Remaining berths are used for handling all kinds of bulk/General Cargo and containers vessels etc.

(b) Since most of these berths are over thirty years old, a study for re-building of berths 14—17 in 1st phase and 10—13 in the 2nd phase to depths of 16 meters, which will allow deeper and lager vessel with great cargo capacity is currently going on.

53. ***Mr. Liaqat A. Bangulzai:** (Notice received on 28-11-2006 at 15.30 p.m.)

Will the Minister for Parliamentary Affairs be pleased to state the details of registered voters in the country with province-wise break-up?

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: Province-wise details of voters registered on the existing electoral rolls is given below:—

Sl. No.	Province/Area	Registered Voters
1.	Islamabad	391581
2.	Punjab	41319653
3.	Sindh	16419998
4.	NWFP	8875270
5.	FATAs	1301549
6.	Balochistan	3952907
	Total:	**72260958**

54. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 30-11-2006 at 11.35 a.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) the allocations, developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2005-06 for the Ministry of social Welfare and Special Education with category-wise break up;

(b) the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmental and non-developmental expenditure separately;

(c) the amount utilized by the Ministry during the said year out of the funds released for developmental and non-developmental purposes with category-wise break up; and

(d) the funds surrendered by the Ministry out of the allocated developmental and non-developmental funds during the said year indicating also the reasons for non utilization of the funds?

Mrs. Zobaida Jalal: Details of budget of Ministry of Social Welfare and Special Education for the year 2005-2006, category-wise, funds released, amount utilized and funds surrendered are as under whereas project wise detail is also placed at Annexure-I and II.

	Development	Non-Development	Total
(a)	199,792,000	297,733,804	497,525,804
(b)	199,792,000	297,733,804	497,525,804
(c)	157,107,000	306,926,158	464,033,158
(d)	Total Saving 42,685,000 Is due to reasons that the funds could not utilized due to non-recruitment of requisite staff/vacant posts and non-purchase of Equipments and Furniture by the Ministry.	Excess of 9,192,354 Is due to revision of pay scales by the Government.	Saving 42,685,000 Excess 9,192,354 **Ver. 33,492,646

Annex-I

CUMULATIVE HEAD WISE BUDGET ALLOCATION / EXPENDITURE (DEVELOPMENT) FOR THE YEARS 2005-2006

(DEVELOPMENT BUDGET)

NAME OF DEPARTMENT	YEAR	A01- Employees Related Exp		A02- Project pre-investment Analysis		A03- Operating Expenses		A05- Grants Subsidies,		A06- Transfer Payments		A09- Physical Assets		A12- Construction of works		A13- Repair & Maintenance	
		Allo.	Exp.	Allo.	Exp.	Allo.	Exp.	Allo.	Exp.	Allo.	Exp.	Allo.	Exp.	Allo.	Exp.	Allo.	Exp.
Directorate General of Special Education (DGSE)	2005-06	21280000	7679000	2000000	1976000	26466000	24063000	00	00	00	00	34700000	22541000	81456000	73634000	1378000	1345000
National Council for Social Welfare (NCSW)	2005-06	931000	00	00	00	3038000	00	7545000	7545000	00	00	00	00	00	00	00	00
Community Development Projects (Development)	2005-06	4568000	4099000	00	00	8895000	7250000	00	00	2000	00	1243000	977000	00	00	620000	328000
Tawana Pakistan Programme (TPP) NIU.	2005-06	00	00	00	00	5670000	5670000	00	00	00	00	00	00	00	00	00	00
TOTAL		26779000	11778000	2000000	1976000	44069000	36983000	7545000	7545000	2000	0	35943000	23518000	81456000	73634000	1998000	1673000

Head	Allocation	Exp.
Employees Related Exp	26779000	11778000
Project pre-investment Analysis	2000000	1976000
Operating Expenses	44069000	36983000
Grants Subsidies	7545000	7545000
Transfer Payments	2000	0
Physical Assets	35943000	23518000
Construction of works	81456000	73634000
Repair & Maintenance	1998000	1673000
TOTAL	199792000	157107000

HEAD WISE DETAIL OF EXPENDITURE 2005-2006

Demand No.107 Ministry of Social Welfare and Special Education

Development

Code/Classification	Allocation	Release	Expenditure	Final Reconciled Figure	Reasons for Saving/Excess or laps
Employees Related Exp	26,779,000	26,779,000	11,778,000	11,778,000	Saving 42685000 =3969000 Due to not approve the claim of NCSW for appointment as certification agency. =36042000 From various Centres of DGSE due to vacant of posts. =2674000 From Dev. Projects of Ministry due to vacant of posts.
Project pre-investment Analysis	2,000,000	2,000,000	1,976,000	1,976,000	
Operating Expenses	44,069,000	44,069,000	36,983,000	36,983,000	
Grants Subsidies	7,545,000	7,545,000	7,545,000	7,545,000	
Transfer Payments	2,000	2,000	0	0	
Physical Assets	35,943,000	35,943,000	23,518,000	23,518,000	
Construction of works	81,456,000	81,456,000	73,634,000	73,634,000	
Repair & Maintenance	1,998,000	1,998,000	1,673,000	1,673,000	
TOTAL	**199,792,000**	**199,792,000**	**157,107,000**	**157,107,000**	

Annex-II

CUMULATIVE HEAD WISE BUDGET ALLOCATION / EXPENDITURE NON-DEV. FOR THE YEAR 2005-2006

NAME OF DEPARTMENT	YEAR	A01-Employees Related Exp		A02-Project pre-investment Analysis		A03-Operating Expenses		A05-Grants Subsidies		A06-Transfer Payments		A09-Physical Assets		A13-Repair & Maintenance	
		Allo.	Exp.	Allo.	Exp.	Allo.	Exp.	Allo.	Exp.	Allo.	Exp.	Allo.	Exp.	Allo.	Exp.
Ministry of Social Welfare and Special Education (Main Sectt)	2005-06	23050000	22802318	00	00	16832800	16743819	1000	00	508600	508433	2959000	2939528	1871904	1869624
19 Non-Dev. Projects	2005-06	21231000	22608000	00	00	4472000	4197000	00	00	20000	8000	86000	65000	856000	696000
National Council for Rehabilitation of Disabled Persons (NCRDP)	2005-06	934000	1076475	00	00	200000	147623	00	00	7000	00	2000	00	55000	40295
National Commission for Child Welfare and Development (NCCWD)	2005-06	2196500	2203000	00	00	968342	968000	00	00	00	00	00	00	159000	159000
National Trust for the Disabled (NTD)	2005-06	2072351	2069994	00	00	735014	732864	00	00	5000	487	75000	43450	96293	68636
National Council for Social Welfare (NCSW)	2005-06	6610000	7908319	00	00	3492000	3435858	00	00	35000	34955	107000	96700	395000	378780
Directorate General of Special Education (DGSE)	2005-06	149949000	160838000	00	00	39182000	36508000	00	00	298000	268000	195000	141000	18057000	17369000
TOTAL		206042851	219506106	0	0	65902156	62733164	1000	0	873600	819875	3424000	3285678	21490197	20581335

Head	Allocation	Exp.
Employees Related Exp	206042851	219506106
Project pre-investment Analysis	0	0
Operating Expenses	65902156	62733164
Grants Subsidies	1000	0
Transfer Payments	873600	819875
Physical Assets	3424000	3285678
Repair & Maintenance	21490197	20581335
	297733804	306926158

HEAD WISE DETAIL OF EXPENDITURE 2005-2006

Demand No.107 Ministry of Social Welfare and Special Education

Non-Development

Code/Classification	Allocation	Release	Expenditure	Final Reconciled Figure	Reasons for Saving/Excess or laps
Employees Related Exp	206042851	206042851	219506106	219506106	Excess of Rs.9192354/- is due to revision of pay scales by the Government.
Project pre-investment Analysis	0	0	0	0	
Operating Expenses	65902156	65902156	62733164	62733164	
Grants Subsidies	1000	1000	0	0	
Transfer Payments	873600	873600	819875	819875	
Physical Assets	3424000	3424000	3285678	3285678	
Repair & Maintenance	21490197	21490197	20581335	20581335	
TOTAL	**297733804**	**297733804**	**306926158**	**306926158**	

56. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 30-11-2006 at 11.35 a.m.)

Will the Minister for Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the allocations, developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2005-06 for the Ministry of Overseas Pakistanis with category-wise break up;

(b) the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmental and non developmental expenditure separately;

(c) the amount utilized by the Ministry during the said year out of the funds released for developmental and non-developmental purposes with category-wise break up; and

(d) the funds surrendered by the Ministry out of the allocated developmental and non-developmental funds during the said year indicating also the reasons for non-utilization of the funds?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) The Finance Division did not allocate any developmental budget. However, an amount of Rs. 176.807 million has been allocated for non-developmental expenditure during the year 2005-06. Category-wise break-up is as under:

Employees Related Expenses	93,230,000
Operating Expenses	70,898,000
Employees Retirement Benefits	9,000
Grant for MOS	400,000
Transfers	50,000
Physical Assets	9,695,000
Repair and Maintenance	1,392,000
Re-appropriation	1,133,000
	176,807,000

(b) (i) No fund for development has been released by the Finance Division.

(ii) However, the Finance Division has released the whole non-development budget for the year 2005-06.

(c) Category-wise utilization of non-development funds is as under:

Employees Related Expenses	91,397,000
Operating Expenses	67,970,395
Employees Retirement Benefits	000
Grant for MOS	160,000
Transfers	65,168
Physical Assets	8,494,209
Repair and Maintenance	2,465,361
	170,552,513

(d) No funds were surrendered by the Ministry out of the allocated non-developmental funds during the said year.

Funds amounting to Rs. 6,254,487 could not be utilized due to the following reasons:

(i) The new office of CWA, Seoul (SK) could not be made fully functional, as the CWA did not join his assignment due to domestic problems.

(ii) The other new offices i.e. Oslo (Norway) Milan (Italy) could not be made fully functional due to late posting of the CWA and non-selection of staff.

(iii) Due to allocation of new Ministry/Portfolio of the MOS, the funds of Rs. 0.240 million remained un-utilized.

The details regarding allocation of funds and its utilization is as under:

Total allocation:	Rs. 176,807,000
Total expenditure	Rs. 170,552,513
Savings:	**Rs. 6,254,487**

57. ***Dr. Muhammad Said:** (Notice received on 4-12-2006 at 12.00 a.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the amount of contribution to the EOBI (Employees Old Age Benefit Institution) during 2004-05 and its utilization;

(b) *the names of organizations/institutions from which the said contribution is collected; and*

(c) *the amount of contribution collected from Educational Institutions during the said year and the amount paid back in the form of pensions out of the same`?*

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) The amount of contribution to the EOBI (Employees Old-Age Benefit Institution) during 2004-2005 and its utilization is as under:—

(Rs in Million)

(i)	The amount of contribution collected during 2004-2005	Rs. 2,702.427
(ii)	The amount of Pension/Grant disbursed during 2004-2005	Rs. 1,929.413
(iii)	Management expenses during 2004-2005	Rs. 624.824
(iv)	Balance transferred to EOB Fund	Rs. 148.190

(c) the above mentioned amount as contribution is collected from active employers. The names of active employers/organizations is at Annexure-I

(d) the amount of contribution collected from Educational Institutions during the year 2004-2005 and the amount paid back in the form of pension out of the contribution is as under:—

(i)	The amount of collection collected from 5,231 educational institutions during 2004-2005	Rs. 142.137 million
(ii)	The amount of payable pension to 5,196 pensioners of educations institutions	Rs. 64.050 million

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library).

60. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 4-12-2006 at 13.50 p.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state whether the Government has established any hostel/residential accommodation for, homeless and special children in the country during the last 05 years, if so, the locations thereof?

Mrs. Zobaida Jalal: No

61. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 11-12-2006 at 11.50 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number and location of Government Universities in the country;

(b) the number of Ph.D Professors in those Universities; and

(c) the number of students presently studying in those Universities?

Lt. Gen (Retd.) Javed Ashraf: (a) Requisite information is as follows:—

Location	Number of Universities/DAI
AJK	1
Balochistan	5
Capital	9
Distance Learning (Federal)	2
NWFP	12
Punjab	19
Sindh	12
Total:	**60**

(b)

Location	Full Time Ph.D Faculty
AJK	86
Balochistan	78
Capital	480
Distance Learning (Federal)	41
NWFP	398
Punjab	881
Sindh	633
Total:	**2597**

(c)

Location	Enrollment
AJK	2005
Balochistan	5217
Capital	31843
Distance Learning (Federal)	159257
NWFP	31390
Punjab	86032
Sindh	46959
Total:	**362703**

62. ***Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 11-12-2006 at 14.50 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the names, designation/job title, date of appointment and period of contract of the consultants and the persons appointed on contract basis in BPS 17 and above in the

Ministry of Education from January, 2000 to July, 2006 indicating also the salary, allowances and other fringe benefits admissible to them?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: The names, designations/job title, date of appointment and period of contract of the Consultant and the persons appointed on contract basis in BS-17 and above in the Ministry of Educaton from January 2000 to July 2006 indicating also the salary, allowances and other fringe benefits admissible to them are annexed.

Annexure

CONSULTANTS AND PERSONS IN BPS-17 AND ABOVE APPOINTED ON CONTRACT BASIS FOR REVIEW OF NATIONAL EDUCATION POLICY AND REVIEW OF CURRICULUM IN MINISTRY OF EDUCATION FROM JANUARY, 2000 TO JULY, 2006

S. #	Name	Designation/ Job Title	Date of appointment	Period of Contract	Salary	Allowances and other fringe benefits	
1.	Mr. Javed Hassan Aly	MP-I for Review of Education Policy	01-09-2005	02 years	130,000/- P.M.	House Rent Allowance	Rs.50,000/- P.M.
						Utility Expenses @ 5% of Pay	Rs.6500/- P.M.
						1300 cc Car	340 Litres Petrol P.M.
						TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants of the highest category
						TA/DA on official duty abroad	As admissible to Civil Servants in Category-I
						Medical facilities	As admissible to civil servants

2.	Prof. Dr. Muhammad Tahir	MP-I for Review of Curriculum	02-01-2006	02 years	130,000/- P.M.	House Rent Allowance	Rs.50,000/- P.M.
						Utility Expenses @ 5% of Pay	Rs.6500/- P.M.
						1300 cc Car	340 Litres Petrol P.M.
						TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants of the highest category
						TA/DA on official duty abroad	As admissible to Civil Servants in Category-I
						Medical facilities	As admissible to civil servants
3.	Mrs. Zareen Jamshed	MP-II for Review of Curriculum	12-09-2005	02 years	50,000/- P.M.	House Rent Allowance	Rs.30,000/- P.M.
						Utility Expenses @ 5% of Pay	Rs.2500/- P.M.
						1300 cc Car	270Litres Petrol P.M.
						TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants of the highest category
						TA/DA on official duty abroad	As admissible to Civil Servants in Category-I
						Medical facilities	As admissible to civil servants

4.	Dr. Seemal Jelani	MP-II for Review of Curriculum	31-01-2006	02 years	50,000/- P.M.	House Rent Allowance	Rs.30,000/- P.M.
						Utility Expenses @ 5% of Pay	Rs.2500/- P.M.
						1300 cc Car	270Litres Petrol P.M.
						TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants of the highest category
						TA/DA on official duty abroad	As admissible to Civil Servants in Category-I
						Medical facilities	As admissible to civil servants
5.	Dr. Firdous Zahra Bashir	MP-II for Review of Curriculum	02-01-2006	02 years	50,000/- P.M.	House Rent Allowance	Rs.30,000/- P.M.
						Utility Expenses @ 5% of Pay	Rs.2500/- P.M.
						1300 cc Car	270Litres Petrol P.M.
						TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants of the highest category
						TA/DA on official duty abroad	As admissible to Civil Servants in Category-I
						Medical facilities	As admissible to civil servants

6	Syed Iftikhar Hussain Jafari	Private Secretary (BPS-17), Curriculum Review	02-05-2006	01 year (extendable)	7140/- P.M.	-House Rent Allowance	Rs.3213/- P.M.
						Conveyance Allowance	Rs.1240 /- P.M.
						Special Pay	Rs.400/- P.M.
						Other facilities	As admissible to civil servants
7	Mr. Azizullah Baloch	Private Secretary (BPS-17), National Education Policy	12-05-2006	01 year (extendable)	7140/- P.M.	-House Rent Allowance	Rs.3213/- P.M.
						Conveyance Allowance	Rs.1240 /- P.M.
						Special Pay	Rs.400/- P.M.
						Other facilities	As admissible to civil servants

PERSONS IN BPS-17 AND ABOVE APPOINTED ON CONTRACT BASIS BY MONITORING AND EVUALATION CELL MINISTRY OF EDUCATION FROM DECEMBER 2004 TO JULY 2006

S/No	Name	Designation/Job Title	Date of Appointment	Period of Contract	Salary	Allowances and other fringe benefits	
1.	Brig (R) Tariq Mahmood	Director	6-12-04	2 years	28960/-	Allowances	22193/-
						Utility expenses	3896/-
						TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants
						Medical Facilities	As admissible to civil servants
						Hiring Facilities	As admissible to civil servants

2.	Lt Col (R) Ateeq Abid Tung	Joint Director	5-4-05	2 years	25390/-	Allowances	17852/-
						Utility expenses	2279/-
						TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants
						Medical Facilities	As admissible to civil servants
						Hiring Facilities	As admissible to civil servants
3.	Lt Col (R) M Shakeel Abbasi	Joint Director	28-6-06	2 years	26320/-	Allowances	11605/-
						Utility expenses	2279/-
						TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants
						Medical Facilities	As admissible to civil servants
						Hiring Facilities	As admissible to civil servants
	Maj (R) Abdul Waheed Khan	Deputy Director	29-8-05	2 Years	20325/-	Allowances	8473/-
						Utility expenses	2048/-
						TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants
						Medical Facilities	As admissible to civil servants
						Hiring Facilities	As admissible to civil servants
5.	Maj (R) Tanveer Ahmad	Deputy Director	28-6-06	2 Years	22640/-	Allowances	9237/-
						Utility expenses	2048/-
						TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants
						Medical Facilities	As admissible to civil servants
						Hiring Facilities	As admissible to civil servants

6.	Maj (R) Jafar Abbas	Deputy Director	28-6-06	2 Years	19265/-	Allowances	8271/-
						Utility expenses	2048/-
						TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants
						Medical Facilities	As admissible to civil servants
						Hiring Facilities	As admissible to civil servants

63. ***Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 11-12-2006 at 14.58 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the number of Government Schools established in the country from 1991 to 1999 and from 2000 to 2005 with province wise break up?

Lt. Gen. (Rtd.) Javed Ashraf: Opening of new schools is the responsibility of the respective provincial education departments except in ICT. Number of Government Schools as per record during the period 1992-93 to 1999-2000 increased by 18,902 and from 2000-01 to 2004-05 period increased by 6,751. Province wise breakup is as under:

Province	Total Schools 2004-05	Total Increase 1992-93 to 1999-2000	Total Increase 2000-01 to 2004-05	Total Increase 1992-93 to 2004-05
Punjab	63,698	583*	591	1,174
Sindh	45,484	8,549	2,948	11,497
NWFP	25,955	5,415	1,121	6,536
Balochistan	11,607	2,498	669	3,167
FATA	4,966	1,141	1,161	2,302
FANA	1,618	614	248	862
ICT	389	102	13**	115
Pakistan	153,717	18,902	6,751	25,653

*The number of schools reported by Punjab Government was 66,422 during 1992-1993 whereas it was 63,107 during 1999-2000 showing the decrease of 3,315 schools. Analysis of record indicates that 3,898 mosque schools have been merged into regular primary schools 1999-2000. Therefore, the actual increase in the number of schools was 583 during 1992-93 to 1999-2000.

**In the ICT 35 schools including mosque schools, mohallah schools etc. were merged whereas, 13 schools were established during 2000-2005.

64. ***Mr. Muhammad Enver Baig:** (Notice received on 11-12-2006 at 14.58 p.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state the names, designation/job title, date of appointment and period of contract of the consultants and the persons appointed on contract basis in BPS 17 and above in the Ministry of Social Welfare and Special Education from January, 2000 to July, 2006 indicating also the salary, allowances and other fringe benefits admissible to them?

Mrs. Zobaida Jalal: No consultants were appointed in the Ministry of Social Welfare and special Education. however officers, in BS-17-18 were appointed on contract basis in the Development and Non-Development Projects of this Ministry after bifurcation from Ministry of Women Development in September 2004. The lists of officers appointed in Development and Non-Development Projects separately are at annex A&B respectively.

Annex-A

LIST OF OFFICERS APPOINTED IN THE MINISTRY OF SOCIAL WELFARE & SPECIAL EDUCATION AFTER THE BIFURCATION FROM MINISTRY OF WOMEN DEVELOPMENT, IN SEPTEMBER 2004 ON CONTRACT BASIS IN DEVELOPMENT PROJECTS.

S. No	Name & Designation.	Date of Appointment	Period of Contract	Pay & Allowance		
				Basic Pay	Allowance	Total
1.	Ms. Shaista Azrar Deputy Director (BS-18)	22-01-2005	One Year	9355/-	2443/-	11,798/-
2.	Mr. Maqbool Hussain Social Welfare Officer (BS-17)	29-01-2005	Two Years	7675/-	4254/-	11,919/-
3.	Mr. Obaid-ur-Rehman Social Welfare Officer (BS-17)	01-02-2005	Two Years	7675/-	4254/-	11,919/-
4.	Ms. Robina Zafar Social Welfare Officer (BS-17)	26-02-2005	Two Years	7675/-	4254/-	11,919/-
5.	Ms. Hamida Orakzai Social Welfare Officer (BS-17)	12-11-2005	One Year	7675/-	4254/-	11,919/-
6.	Ms. Shaista Social Welfare Officer (BS-17)	12-11-2005	One Year	Resigned from Service		
7.	Ms. Tabassume Shaheen Social Welfare Officer (BS-17)	12-11-2005	One Year	Resigned from Service		
8.	Mr. Muhammad Ibrar Social Welfare Officer (BS-17)	09-03-2004	Two Years	7675/-	4254/-	11,919/-
9.	Mr. Muhammad Jamshed Khan Assistant Director (BS-17)	11-03-2004	Two Years	7675/-	4254/-	11,919/-
10.	Mr. Shabir Hussain Assistant Director (BS-17)	29-01-2005	Two Years	Appointed as Field Programme officer (BS-18), Ministry of Health		
11.	Mr. Muhammad Nawaz Assistant Director (BS-17)	12-02-2005	Two Year	7675/-	4254/-	11,919/-
12.	Mr. Haroon-ur-Rehman Social Welfare Officer (BS-17)	15-01-2005	Two Year	7675/-	4254/-	11,919/-

Annex-B

LIST OF OFFICERS APPOINTED IN THE MINISTRY OF SOCIAL WELFARE & SPECIAL EDUCATION, AFTER BIFURCATION FROM MINISTRY OF WOMEN DEVELOPMENT, IN SEPTEMBER 2004 ON CONTRACT BASIS IN NON-DEVELOPMENT PROJECTS.

S. No	Name & Designation.	Date of Appointment	Period of Contract	Pay & Allowance		
				Basic Pay	Allowance	Total
1.	Ms. Nusrat Jabeen Social Welfare Officer (BS-17)	16-06-2003	One Year	7675/-	4254/-	11,919/-
2.	Ms. Dure Yasmin Social Welfare Officer (BS-17)	23-05-2003	One Year	7675/-	4254/-	11,919/-
3.	Mr. Hasnat-u-Rasool Social Welfare Officer (BS-17)	23-02-2003	One Year	7675/-	4254/-	11,919/-
4.	Ms. Sajida Ghafoor Social Welfare Officer (BS-17)	09-06-2003	One Year	7675/-	4254/-	11,919/-
5.	Mr. Masoom Zuhra Social Welfare Officer (BS-17)	06-03-2004	One Year	7675/-	4254/-	11,919/-
6.	Mr. Karim Shah Social Welfare Officer (BS-17)	16-03-2004	Two Years	7675/-	4254/-	11,919/-
7.	Mr. Alam Zeb Social Welfare Officer (BS-17)	09-03-2004	Two Years	7675/-	4254/-	11,919/-

65. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 16-12-2006 at 11.20 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of students who got admission for M.Phil and Ph.D. Programmes in the National University of Modern Languages (NUMAL) Islamabad during the last five years; and

(b) the number of the said students who got degrees in those disciplines?

Lt. Gen. (Rtd.) Javed Ashraf: (a) The total number of students who enrolled for M.Phil and Ph.D. programmes in the National University of Modern Languages (NUML) Islamabad during the least five years are as under:—

(a)	M.Phil.	204
(b)	PH.D.	274

(b) The total number of students who have been issued degrees are as under:—

1.	M.Phil	05
2.	Ph.D.	03

8. **Mr. Liaqat A. Bangulzai:** (Notice received on 28-11-2006 at 15.30 p.m.)

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state the names, designations, place of domicile and educational qualifications of the persons appointed in the Ministry of Law, Justice and Human Righst, its attached departments and sub-ordinate offices from 2002 to August, 2006 with year-wise and province-wise break up?

Mr. Muhammad Wasi Zafar: A statement showing the names, designations, place of domicile and educational qualifications of the persons appointed in the Ministry of Law, Justice and Human rights (Main) from 2002 to August 2006, is at **Annex-I**, whereas the requisite statement pertaining to Federal Shariat Court, Law, and Justice Commission of Pakistan, other Federal Court/Tribunals is at **Annex-II.**

(Annexures have been placed on the Table of the House as well as Library).

9. **Mr. Liaqat A. Bangulzai:** (Notice received on 28-11-2006 at 15.30 p.m.)

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state:

(a) the number of complaints received for human rights violations in the country from 2002 to 2006 with year-wise and district-wise break up; and

(b) the action taken against the persons responsible for said violations?

Mr. Muhammad Wasi Zafar: (a) A total number of 2722 complaints about human rights violations were received from all over the country in Human Rights Wing of Ministry of Law, Justice and Human Rights and its Regional Offices at the Provincial Headquarters. Year-wise and district-wise information in respect of the Provinces of Punjab, Sindh, NWFP and Balochistan is placed at Annex-I, II,

III and IV respectively. The requisite information in respect of Federal area/Islamabad is placed at Annex-V.

(b) The cases of violations of human rights are referred to the law enforcement agencies and Ministry of Law, Justice and Human Rights proposes the required action to be taken by law enforcement agencies, mainly the grievances were redressed by the respective law enforcement agencies.

Annex-I

NUMBER OF COMPLAINATS ABOUT HUMAN RIGHTS VIOLATION RECEIVED IN RESPECT OF PUNJAB

S.No	Name of District	2002	2003	2004	2005	2006 As on 30-9-2006
1	Lahore District.	47	47	70	58	75
2	Sheikhupura District.	4	14	9	9	10
3	Kasur District.	2	2	3	6	7
4.	Okara District.	7	3	2	6	4
5	Nankana Sahib District.	-	-	-	1	5
6.	Gujranwala District.	5	6	7	13	11
7	Gujrat District.	1	3	4	6	3
8	Sialkot District.	1	6	2	5	4
9.	Narowal District.	-	-	2	1	1
10.	Hafizabad District.	-	1	1	2	3
11.	Mandi Bahauddin District.	-	1	-	3	3
12	Jhelum District.	2	5	-	4	4
13	Chakwal District.	1	10	1	2	5
14.	Rawalpindi District.	5	24	22	31	33
15	Attock District.	2	5	2	1	1.
16	Faisalabad District.	14	9	13	22	19
17	Jhang District.	8	3	1	3	6
18.	Toba Tek Singh District.	1	-	1	1	2
19	Sargodha District.	7	2	5	3	11
20	Khushab District.	-	2	-	-	-
21	Bhakkar District.	-	3	1	1	4
22	Mianwali District.	6	4	5	3	11
23	Sahiwal District.	5	5	2	4	2

24	Khanewal District.	-	2	4	8	1
25.	Multan District.	5	16	9	5	7
26.	Bahawalpur District.	4	1	-	4	4
27.	Bahawalnagar District.	2	-	-	-	1
28	Vehari District.	-	2	-	3	2
29.	Pakpattan District.	-	-	-	1	1
30	Muzafargarh District.	4	1	3	2	0
31	Dera Ghazi Khan District.	2	-	2	1	1
32.	Layyah District.	-	-	-	5	2
33.	Rahim Yar Khan District.	3	11	6	8	6
34.	Rajanpur District.	-	9	-	1	1
35.	Lodhran District.	-	-	-	2	1
	Total	138	197	177	225	251

Grand total : 988

Annex-II

NUMBER OF COMPLAINTS ABOUT HUMAN RIGHTS VIOLATION RECEIVED IN RESPECT OF SINDH

S.No	Name of District	2002	2003	2004	2005	2006 As on 30-9-2006
1	Badin	-	-	3	2	3
2	Dadu	6	5	12	10	12
3	Ghotki	4	2	1	4	3
4.	Hyderabad	32	19	18	30	23
5	Jasmshoro (ND)	-	1	-	6	5
6.	Jacobabad	-	1	5	-	8
7	Karachi	108	135	139	154	141
8	Kambar/Shadadkot	1	-	-	-	2
9.	Kashmore/Kandhkot (ND)	1	1	-	2	5
10.	Khairpur	4	6	5	4	8
11.	Larkana	4	5	1	5	2
12	Mirpurkhas	9	10	6	11	8
13	Matiari (ND)	1	-	-	1	3
14.	Naushehro Feroze	7	1	2	3	4
15	Nawabshah	-	2	5	6	5

16	Sukkur	8	6	6	6	3
17	Shikarpur	1	4	6	13	11
18	Sanghar	21	33	13	23	18
19	Tando Mohammad Khan (ND)	-	-	-	2	3
20	Tando Allahyar (ND)	1	-	-	-	2
21	Thatta	10	12	5	2	1
22	Tharparkar (Mithi) (ND)	-	-	-	-	1
23	Umerkot (ND)	-	-	2	7	2
24	Sahdadpur	-	-	-	-	1
	Total	218	243	229	291	274

Grand total: 1255

Annex-III

NUMBER OF COMPLAINTS ABOUT HUMAN RIGHTS VIOLATION RECEIVED INRESPECT OF NWFP

S.No	Name of District	2002	2003	2004	2005	2006 As on 30-9-2006
1	Peshawar	20	39	19	49	22
2	Nowshehra	2	1	2	2	3
3	D.I.Khan	-	2	2	-	
4.	Abbottabad	3	-	1	2	1
5	Dir	-	-	-	-	1
6.	Mardan	-	1	6	1	1
7	Charsadda	-	-	1	-	-
8	Shangla	-	-	1	-	-
9.	Karak	7	1	-	1	-
10,	Haripur	-	1	1	2	5
11.	Kohat	1	-	3	1	4
12	FATA	3	10	2	4	7
13	Bannu	-	2	-	2	1
14.	Laki Marwat	-	4	-	-	1
15	Chitral	1	2	-	-	1
16	Timergrah	-	-	1	-	-
17	Bunner	-	-	1	-	-

18	Mansehra	-	1	-	-	-
19	Swat	-	3	-	-	-
20	Gilgit				1	
21.	Malakand					2
22.	Mach					3
23.	Khaiber Agency					1
	Total	37	67	40	65	53

Grand total: 262

Annex-IV

NUMBER OF COMPLAINTS ABOUT HUMAN RIGHTS VIOLATION RECEIVED IN RESPECT OF BALOCHISTAN

S.No	Name of District	2002	2003	2004	2005	2006 As on 30-9-2006
1.	Awaran, Barkhan, Changi, Killa Saifullah, Kalat, Kohlu, Loralai, Kharan, Musa "Khail, Nasirabad at Dera Murrad Jamali, Noshki, Panjgur, Sibi, Sherani and Washuk	-	-	-	-	-
2.	Dera Bugti	-	-	-	-	3
3.	Gawadar	-	-	-	1	-
4.	Jaffarabad	-	-	-	3	-
5.	Jhel Magsi	-	-	-	2	-
6.	Killa Abdullah at Chaman	-	-	-	1	-
7.	Khuzdar	-	-	-	3	4
8.	Kachi/Bolan	-	-	-	1	-
9.	Kech at Turbat	-	-	-	1	2
10.	Lasbela	-	-	-	-	1
11.	Mastung	-	-	-	1	3
12.	Pishin	-	-	-	1	-
13.	Quetta	8	2	23	53	35
14.	Turbat	-	-	-	-	1

15.	Zhob	-	-	1	1	2
16.	Ziarat	-	-	1	-	-
	Total	8	2	25	68	51

Grand total: 154

Annex-V

NUMBER OF COMPLAINTS ABOUT HUMAN RIGHTS VIOLATION RECEIVED INRESPECT OF FEDERAL AREA/ISLAMABAD

S.No	Name of District	2002	2003	2004	2005	2006 As on 30-9-2006
1	Federal Area/Islamabad	6	15	2	30	10
	Total	6	15	2	30	10

Grand total: 63

Mr. Chairman: We will adjourn now for *Maghrib Prayers* and *Insha Allah* reconvene at 5 minutes past 6, sharp.

(The House was then adjourned for Maghrib Prayers to be reconvened at 6:05 pm).

[The House assembled after the Maghrib prayer with Mr. Presiding Officer (Dr. Khalid Ranjha)in the Chair.]

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - Next item is the Leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، محترمہ ثمین صدیقی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 18 and 19 January کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Presiding Officer: Now, we come to the next item on the agenda which relates to Adjournment Motions. The first one we have on the file is Motion by Raza Rabbani, Zaheeruddin Babar Awan, Safdar Ali Abbasi and Saadia Abbasi. Yes, Mushahid Sahib.

سینیٹر مشاہد حسین سید، جناب! اگر report کر دیں تو بہت مہربانی ہو گی۔

LAYING OF REPORT

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کیوں جی Any objection وغیرہ - Alright. Report be laid Sir.

Senator Mushahid Hussain Sayed: I have the pleasure to lay this Report. This was the meeting of our Foreign Relations Committee with the Commonwealth Parliamentary Association from Britain and I would like to state that this is the 14th Report of the Senate Foreign Relations Committee and we are one committee which has been issuing regular reports on our performance, on our activities and last year Sir, we had 27 different activities in one calendar year. Different meetings and different Foreign Ministers, the Foreign Minister of Sweden, Palestine, Norway, they came over, our counterparts came over. So, I think we are trying that this committee should become an important exponent of Pakistan's perspective on issues and I would also like to underline sir, that our approach on issues is always above partisan consideration and I would like to specially thank to the members sitting on other side. from the opposition also because they have fully cooperated in these reports and one of the major issues in this report was the issue of terrorism which has to be delinked from religion, from Islam and the use of military might is not the answer. There should be a political settlement of issues whether they are in Iraq or Afghanistan. So, the report is presented.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. The Report stands laid but I don't see any report being distributed.

Senator Sardar Muhammad Jamal Khan Leghari: Sir, on a Point of Order I would like to make a very brief statement Sir.

Mr. Presiding Officer: Please.

POINT OF ORDER; RE: NEGLIGENCE OF DESCON CO. AT D. G. KHAN

Senator Sardar Muhammad Jamal Khan Leghari: Honourable Chairman Sahib

ڈیرہ غازی خان میں تونسہ بیراج کی construction اور re-modernization اس وقت زیر عمل ہے اور اس پر دو کھرب روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ دو روز قبل وہاں پر

because of the negligence of the Irrigation department and because of the negligence of the contractor who happens to be a Company by the name DESCON that whole protection *Bund* that was constructed has been washed away resulting in damages to the tune of 50 crore rupees resulting subsequently in non-provision of water for the next three months to the inhabitants of Dera Ghazi Khan and Rajanpur. Its a colossal damage that crop of wheat on which the inhabitants of Dera Ghazi Khan and the poor people of Dera Ghazi Khan and Rajanpur, they would not be getting that for the next year. I would request that this matter be taken up on very serious footings and the whole House should be behind me on this issue and we should ask for an independent enquiry in this regard. Thank you Sir.

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. If some Minister has taken notice of it.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب! تحریک التواء کا وقت ہے، اس پر بات ہونی چاہیے اور پہلے ہی جو معزز مشاہد حسین صاحب نے جو پیش کی ہے، وہ تو ٹھیک ہوا لیکن ابھی point of order نہیں ہونے چاہییں پہلے Adjournment Motions ہوں ہم تائید کرتے اس معزز ممبر کی لیکن اگر آپ رولز پر نہ چلے تو مسئلہ بن جائے گا۔

Mr. Presiding Officer: Very kind. So, I think in that case, we

will come back to the Adjournment Motions which we had deferred and to allow Mr. Mushahid Hussain to lay his Report. Now, coming to the Adjournment Motions there is one on the report regarding running of London's 300 buses purpose-built, ever built Black Cabs on the roads of Karachi, Lahore and Islamabad. This is a motion by Mian Rabbani, supported by Dr. Zaheer-ud-din Babar Awan, Dr. Safdar Ali Abbasi, Saadia Abbasi and Muhammad Enver Baig. Now, Saadia Abbasi would you like to speak on this?

Senator Saadia Abbasi: Sir, Enver Baig will speak on this Adjournment Motion. Before he starts to speak over this, I would just like to say that the Minister for Industries and the Minister for Investment, they had adequate knowledge about this Adjournment Motion, they should have been here today. This is an important issue and both of them are absent from this House. This is inexcusable and one cannot say that there is somebody else sitting here and they will answer on their behalf. Sir, the two Ministers never come to this House, they have never been in this House, they have never answered the questions in this House. So, I think you should pass stricture against them.

Mr. Presiding Officer: Mr. Sajjad Sahib what do you think?

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Sir, to me, of course the Ministers should be present but if in this case they have made arrangement and somebody has been briefed to respond to the Adjournment Motion then there should be no objection to their absence.

But if nobdoy has been briefed then yes, she is right and the Ministers should have been present.

Mr. Presiding Officer: So, I think, would it be appropriate on Monday?

(Interrruption)

Mr. Presiding Officer: They are saying that it is just for the Minister who will be available.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! میں وجہ جاننا چاہوں گا کہ جو متعلقہ وزیر ہے جیسے انہوں نے بتایا ہے انہوں نے کوئی آپ کو اطلاع دی ہے یا کوئی چھٹی کی درخواست دی ہے یا نہیں یا ویسے ہی ہمیں بتا دیا جائے کہ وہ available نہیں ہیں۔ جناب! یہ ایک مسلسل trend ہے اور اس کو check کریں۔

سینیٹر کامل علی آغا، عباسی صاحب کا اعتراض بالکل درست ہے۔ میری اطلاع کے مطابق منسٹر صاحب نے خود یہ کہا تھا کہ آج اس کو رکھ لیں۔ کسی وجہ سے آج حاضر نہیں ہو سکے میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مجبوری ہو گی ---

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، اتنی بھی کیا مجبوری تھی کہ یہاں اطلاع تک نہیں دی گئی ---اور نہ ہی پارلیمانی امور کے وزیر تک کو بھی نہ بتایا۔

سینیٹر کامل علی آغا، یہ وہ خود بتا سکتے ہیں، مجھے اطلاع نہیں ہے۔ مجھے یہ اطلاع ہے کہ آج کی تاریخ انہوں نے خود لی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ آج رکھ لیں۔

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: In view of Agha Sahib's statement, I think it is highly inappropriate for the Ministers not to be here. I join you in your concerns over it and I would request you now to take up the matter on Monday. This is for the next working day.

سینیٹر محمد انور بیگ، کل کرلیں ۔ کامل صاحب ! کل کرلیں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، کل کا دن بھی working day ہے ۔

سینیٹر کامل علی آغا (وزیرمملکت برائے پارلیمانی امور)، اگر یہ Monday کو رکھیں تو اگر وہ جواب نہیں دیں گے تو میں جواب دوں گا انشاء اللہ ۔

Senator Muhammad Enver Baig: We don't want to ambarrass Agha Sahib. Let the Minister come.

Mr. Presiding Officer: I share your concerns.

(Interruption)

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، ایک منٹ جناب! عرض یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی ٹیکنیکل نوعیت کی تحریک التواء ہے اور یہ ایک particular incident سے relate کرتی ہے کہ اس ملک کے اندر ایک particular party کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہرقسم کا ٹیکس معاف کیا جا رہا ہے ۔ تو جب تک متعلقہ وزیرنہیں ہوگا، آغا صاحب کا ہمیں احترام ہے لیکن سوال یہ ہے کہ آغا صاحب کیا اتنی inside knowledge رکھتے ہیں ؟ وہ بتائیں گے یہ جواب تو دے دیں گے لیکن کیا House اس سے satisfy ہوگا۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ متعلقہ وزیر کو پابند کریں کہ وہ آئیں اور اس کا جواب دیں ۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب پریذائیڈنگ آفیسر میں نے یہی عرض کیا ہے، میرا خیال ہے صفدر عباسی صاحب سمجھے نہیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ اگر میں یہاں Monday کی commitment دے رہا ہوں تو اس لئے دے رہا ہوں کہ possibly Monday کو اگر وہ available نہ ہوں تو میں یہ commitment دیتا ہوں کہ میں briefing لے کر یہاں پر Adjournment Motion کا جواب دوں گا۔

سینیٹر محمد انور بیگ، ڈاکٹر صاحب Monday کے لئے ٹھیک ہے The Minister should attend it........

(مداخلت)

Senator Muhammad Enver Baig: I honestly like Kamil Ali Agha, I wouldn't embarrass him because it was of technical nature.

Mr. Presiding Officer: You can't say that too often.

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! میں نے یہی عرض کی ہے کہ Monday کی اگر ہم commitment دے رہے ہیں تو اس لئے دے رہے ہیں کہ اگر منسٹر صاحب Monday کو کسی وجہ سے -----

سینیٹر محمد انور بیگ، نہیں جناب یہ کیا بات ہوئی؟

Mr. Presiding Officer: The Minister will be here.

Senator Muhammad Enver Baig: You assure the House. Thank you Sir.

Mr. Presiding Officer: Minister will be here.

(Thumping of desks)

گلشن سعید صاحبہ! آپ کچھ کہنا چاہ رہی تھیں۔

سینیٹر گلشن سعید، جناب چیئرمین! آپ سے پہلے جب ہمارے چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے تھے اور سمندر پار پاکستانیوں کے وزیر، جن کے پاس کوریا سے کوٹہ آیا ہوا ہے تو پری گل صاحبہ نے انہیں بتایا کہ بلوچستان میں بالکل نوکریاں نہیں مل رہی ہیں۔ ان کے پاس ملائشیا اور کوریا کا بھی کوٹہ آیا تھا اور پہلے بھی ان سے ایک دفعہ بات کی تھی۔ یہاں پر جس جس صوبے کے لوگ ہیں ان کو کم از کم دس دس لوگوں کی allotment دیں اور applications آپ کو دیں، مگر وہ commit نہیں کرتے۔ جناب والا! جس طرح چیئرمین صاحب نے اعجاز الحق صاحب کو مجبور کیا اور انہوں حاجیوں کے لئے ہمیں کوٹہ دیا اور ہم نے اپنے ملنے والے عزیزوں کو oblige کیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ نوکریاں تو بہت serious معاملہ ہے۔ اس میں ان کے پاس ہزاروں vacancies ہیں اور ان کو دینی چاہییں۔ آپ اس پر اپنی ruling دیں۔ especiallyبلوچستان کو زیادہ دینی چاہییں، پنجاب، سندھ اور NWFP کے لوگوں کو بھی کم از

کم دس دس پندرہ پندرہ نوکریاں دینی چاہییں۔ ان کے پاس ہزاروں vacancies ہیں مگر یہ صرف اپنے علاقے کے لوگوں کو دیتے ہیں۔ جناب! یہ بلوچستان اور دوسرے صوبوں کے ساتھ بڑی بے ناانصافی ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ بلوچستان کے لئے کوٹہ double کریں اور باقی صوبوں کے لئے بتائیں کہ یہ ہمیں پندرہ یا بیس دیں گے۔ جس طرح اعجاز الحق صاحب نے ہمیں کوٹہ دیا اور اس دفعہ ہمیں شرمندگی سے بچایا کہ ہم لوگوں کو حج پر نہیں بھجوا سکتے۔ جناب! میری request ہے اس پر آپ ruling ضرور دیں۔ اب آپ کو پری گل بھی بتائیں گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : میرا خیال تھا کہ آپ ہمیں کچھ بتا رہی ہیں کہ وزیر صاحب کہاں ہیں، آپ نے تو اور بات چھیڑ دی ہے۔ میں نے تو اس لئے کہا تھا کہ آپ ہاتھ اٹھا رہی ہیں، آپ بتائیں گی کہ وزیر صاحب آئیں گے یا نہیں آئیں گے؟

سینیٹر گلشن سعید : اگر کسی کا کوئی Adjounment Motion ہے یا کوئی سوال ہے تو اس کا وزیر کو خود جواب دینا چاہیے۔ یہاں پر ایک جھگڑا بھی ہو چکا ہے کہ اگر وہ کسی وزارت کا وزیر ہے تو اس کو خود پیش ہونا چاہیے، دوسرے کیوں اس کی جگہ جواب دیں۔ اب بھی میں کہتی ہوں کہ وہ Monday کو آئیں اور آ کر خود جواب دیں۔

Mr. Presiding Officer: As far as the 6th Motion is concerned it stands deferred till Monday and I assure the House that the Minister would be here.

اگلی Motion لے لیں، پھر اس کے بعد کر لیتے ہیں۔

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری : جناب! یہ ruling دے دیں کہ کوٹہ تقسیم کیا جائے۔ اس میں سب کا بھلا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : آپ اِدھر آئیں، آپ کو پکڑا دیتا ہوں۔

سینیٹر ظفر اقبال چوہدری : جناب اس میں سب کا بھلا ہے یا اُدھر مجھے آنے دیں پھر میں ruling دیتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اچھا، میرا خیال ہے کہ Let us have some order

نہیں، میں please, we will finish the motions and then we will take it up.
گزارش کر رہا ہوں کہ let us finish the Adjournment Motions then we will take it
دو منٹ کی بات ہے، up, let us finish the Adjournment Motions There will be
time with us.

سینیٹر آغا پری گل، نہیں، آپ دراصل دیکھیں، ہمارے questions وغیرہ چل رہے تھے کیونکہ بعد میں اذان ہوگئی اور اذان کے بعد جو ہمارے مسئلے، مسائل ہیں ان کے بارے میں انہوں نے کہا کہ نماز کے بعد ہوں گے۔ نماز کے بعد آئے ہیں تو وہ باتیں ہی نہیں ہیں۔ نئے سرے سے کچھ اور باتیں شروع ہو گئی ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جس طرح ہماری گلشن سعید صاحبہ نے کہا کہ Overseas Minister ہمیں یہاں پر پوری تفصیل بتاتے کہ جتنی بھی vacancies, پر ہو گئی ہیں، ان کا ہمیں پورا data چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں یہی گزارش کر رہا تھا۔

سینیٹر آغا پری گل، ایک منٹ میری بات سنیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کبھی ہماری بھی سن لیا کریں۔

سینیٹر آغا پری گل، میری بھی سنیں ناں، آج آپ بیٹھے ہوئے ہیں، آج آپ ہماری بات سنیں گے، آپ نہیں سنائیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اچھا جی۔

سینیٹر آغا پری گل، آپ آج خاموش رہیں، آج ہم سنائیں گے۔ Minister صاحب چلے گئے اور ہمارا جو question تھا یا ہمارے واویلے اور لڑائیاں سب ادھوری رہ گئیں۔ جناب چیئرمین صاحب! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جس طرح میں نے حج کوٹے کے لئے سوال اٹھایا تھا تو ہمارے تمام سینیٹروں کو چاہے Opposition کے ہوں، چاہے Government کے ہوں، تمام سینیٹروں کو کوٹہ ملا۔ انہوں نے کم سے کم اپنے حلقے سے، اپنے لوگوں کو اللہ کے گھر بھیجا اور دعائیں لیں، ان کی عزت ہوئی۔ اب میں بالکل تائید کرتی ہوں کہ اب بھی باہر سے جتنی بھی vacancies آتی ہیں یا Government of Pakistan کی Overseas کی vacancies ہوتی

ہیں تو ہمارے سینیٹروں کو کم سے کم 20, 20 لوگوں کا کوٹہ دیا جائے تاکہ یہ اپنے حلقوں سے اپنے لوگوں کو بھیجیں۔ جناب چیئرمین صاحب! ان کی بھی عزت ہو، ہمارے تین سال گزر گئے ہیں، ہم نے ایک چپڑاسی بھی نہیں بھرتی کیا۔ تین سال کے دور میں، Overseas میں کوئی بھی بتائیں، کوئی بھی سینیٹر بتائے کہ آج تک ان کا کوئی بھی بندہ گیا ہو، زور سے بولو۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: زور سے بولیں۔

سینیٹر آغا پری گل: میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، آپ ایک اعلان کریں کہ ہر سینیٹر کو 20, 20 کا کوٹہ دیا جائے تاکہ وہ اپنے حلقے کے لوگوں کو بھیجیں۔ مجھے امید ہے نہیں، آپ ruling دے دیں اور جتنی بھی بھرتیاں ہوئی ہیں، وہ cancel اور سارے سینیٹر اپنے کوٹے سے نئی بھرتیاں کریں گے۔ جناب چیئرمین صاحب Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایک منٹ، میری گزارش سن لیں، بات ہو گئی ہے، اب Points of Order, we will take afterwards. اور let us come to the Agenda

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب! میری عرض ہے کہ مہربانی کریں کہ ذرا regular طریقے سے Rules کے مطابق چلیں۔ ہاں میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ جناب والا! یہ مختلف موضوعات ہیں، وہ جو اصل موضوع ہے، وہ یہاں آیا اور اس پر walk out بھی ہوا، اب ہم اس question کی تائید کرتے ہیں لیکن اب نئے Adjournment Motions آ رہے ہیں، ان پر بحث ہو۔

Mr. Presiding Officer: Now, I will request Professor Khurshid sahib for his Adjournment Motion...

Mr. Presiding Officer: Regarding non-function.

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of the Opposition): Sir.

Mr. Presiding Officer: Yes please.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! ایک point of order ہے' اگر آپ اجازت دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ ہمیں اس کے بعد Adjournment Motions ہی لینے چاہیئں تھے کیونکہ بہت اہم Adjournment Motions ہیں اور شاید اسی لئے متعلقہ وزیر صاحب تشریف نہیں لائے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: نہیں' Minister for Health موجود ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، نہیں جناب! میں پہلے کی بات کر رہا ہوں cab والا اور دوسرا Adjournment Motion ہے' اس کا بھی وزیر یہاں پر نظر نہیں آ رہا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: نہیں' نظر آ رہے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، نہیں جناب! وہ PIA والا۔ وہ وزیر صاحب بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں تو adjournment motions ویسے ہی scuttle ہو گئے۔ لٰہذا' اب کونسے adjournment motion کی ہم بات کریں اور کس accountability کی بات کریں؟ بہرحال جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کے توسط سے متحدہ Opposition کی جانب سے اس بات کو سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ کل جو کابینہ کا ایک فیصلہ سامنے آیا ہے' ہم سمجھتے ہیں کہ وہ فیصلہ یہ ہے کہ جنرل مشرف کو یہی assemblies دوبارہ منتخب کریں گی' ہم سمجھتے ہیں کہ وہ فیصلہ unconstitutional ہے' وہ فیصلہ moral standards کے اوپر substantiate نہیں ہوتا اور وہ فیصلہ جو ہے' وہ political bankruptcy کے اوپر مبنی ہے اور political bankruptcy اس فیصلے کی کھل کر سامنے آتی ہے جب coalition کے اندر خود----

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: فیصلہ آیا ہے؟

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! وزیر نے اعلان کیا ہے کہ کابینہ نے اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ فلاں اور فلاں تاریخ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ابھی منسٹر صاحب سے پوچھ لیتے ہیں۔ قاضی صاحب بیٹھے ہوئے تھے' وہ ہمیں بتا دیں گے کہ کوئی ایسا فیصلہ ہوا ہے۔ پہلے تو یہ دیکھیں کہ کوئی ایسا

فیصلہ ہوا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، یا تو deny کریں۔ ابھی شیر افگن صاحب ایک TV programme میں موجود تھے، پروفیسر خورشید صاحب اور میں بھی تھا' وہاں پر انہوں نے بھی یہ کہا کہ یہ کابینہ کا فیصلہ ہے۔ اگر یہ کابینہ کا فیصلہ نہیں ہے تو we will welcome it. یہاں سے کوئی بھی وزیر کھڑا ہو کر کہہ دے کہ یہ کابینہ کا فیصلہ نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ، سامنے Minister Health ہیں وہ اٹھ جائیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، کھڑے ہو کر کہہ دیں کہ یہ فیصلہ نہیں ہے؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ، ہاں بھی نہیں کر رہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی ، اگر نہیں ہے تو پھر جو Information Minister نے کہا ہے وہ صحیح پوزیشن ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد ، میں اس کی وضاحت کرتا ہوں۔ کابینہ کا فیصلہ ہے یا نہیں؟ اس کا مجھے علم نہیں ہے لیکن Article 41 کے تحت یہ بات بڑی واضح ہے---

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! اس میں Article 41 کی بات ہی نہیں ہے۔ اس وقت یہاں پر یہ بات ہو رہی ہے کہ کابینہ نے یہ فیصلہ دیا ہے اور اگر Leader of the House کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ فیصلہ ہے یا نہیں ہے تو پھر کس کو علم ہے؟ یہاں پر وزراء کی ایک فوج بیٹھی ہوئی ہے ' Why don't they stand up? They were present in that Cabinet meeting. اس میٹنگ میں MQM نہیں تھی' انہوں نے اپنا dissent show کیا ہے' وہ اس میٹنگ میں موجود نہیں تھے۔ یہ پوری فوج یہاں بیٹھی ہوئی ہے۔

The Minister of State for Law is there. He should stand up and make a statement. Is it a decision of the Cabinet or it is not a decision of the Cabinet?

Senator Wasim Sajjad: Sir, I will make a statement.

Mr. Presiding Officer: Let us hear him.

Senator Mian Raza Rabbani: Leader of the House is not....

Mr. Presiding Officer: Only on the issue whether there is a decision or not.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, he is not talking on the issue. We are not going into the legality of the issue. We are saying that the Cabinet has taken a decision and we are going on the factual aspect.

Mr. Presiding Officer: Give him time.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: You have asked him to make a statement on the factual aspect that whether it is....

Senator Wasim Sajjad: I will make a statement on behalf of the government and...

Senator Mian Raza Rabbani: Then let me complete. I have started, there is no way that ...

Mr. Presiding Officer: This was my decision

تا کہ صحیح مفروضہ ہو Let us start on the premises کہ ایسا کوئی فیصلہ ہوا ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Alright, fine.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، آپ بولیئے گا' آپ جتنا مرضی بولیئے گا۔

Senator Mian Raza Rabbani: I will go along with you but then you restrict the Leader of the House to the question of fact that whether this is a Cabinet decision or not. Now going into article 41, article 47, article....

(Interruption)

Senator Wasim Sajjad: The Cabinet cannot bypass the Constitution. The election is to be held accoding to the Constitution.

کابینہ Constitution کے تابع ہے، کابینہ جو فیصلہ کرے گی---

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! یہ بتایا جائے، یہاں پر اتنے وزراء بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی بھی اس بات کو own کرنے کے لیے تیار نہیں ہے کہ کل کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ کابینہ سے بھی under duress یہ فیصلہ کروایا گیا ہے کیونکہ یہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں تو پھر کھڑے ہو کر own کیوں نہیں کرتے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ اجازت نہیں دے رہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! میں تو اجازت دے رہا ہوں مگر کوئی کھڑا ہونے کے لیے تیار نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ اجازت نہیں دے رہے نا۔ آپ اجازت دیں گے تو کوئی بات کرے گا۔ I tried very hard to ask....

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! بولنے کی اجازت---

Mr. Presiding Officer: Mr. Raza Rabbani. let us be very fair.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, let us be fair. Why is not the Cabinet standing up and owning the decision?

Mr. Presiding Officer: Somebody would stand up on your sitting down.

سینیٹر کامل علی آغا، ہم جواب دیں گے، یہ اپنی بات پوری کر لیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے یہ اپنی بات پوری کریں۔ یہ ہم سے سوال کر رہے ہیں پھر بولتے جا رہے ہیں۔ ان کو اعتراض ہے، یہ کیا طریقہ ہے؟

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں نے سوال نہیں کیا تھا' میں اس بات پر چل رہا تھا' آپ نے سوال کیا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، آپ بیٹھیں گے تو اس کا جواب آئے گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! آپ ان سے پوچھیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، پوچھیں' جی آپ پوچھیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، جناب! آپ بیٹھیں گے تو پوچھوں گا نا۔

سینیٹر کامل علی آغا، یہ بیٹھیں---

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں بیٹھتا ہوں' آپ پوچھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پلیز' ہاں جی۔ جناب والا! Now, I will request the Leader of the House to expose the issue.

Senator Wasim Sajjad: You can't put words in my mouth, this is a free country...

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Everybody heard my query.

(Interruption)

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، ایک منٹ بیٹھیے۔ ہاں جی۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا پاکستان میں اس وقت آئین نافذ ہے اور کوئی فیصلہ آئین سے ماورا نہیں ہو سکتا ۔ یہ President کا جو عہدہ ہے' یہ پندرہ نومبر ۲۰۰۷ء تک ہے کیونکہ انہوں پندرہ نومبر ۲۰۰۲ء کو حلف اٹھایا تھا۔ پانچ سال کی term ہوتی ہے اور نومبر ۲۰۰۷ء کو اس عہدے کی میعاد ختم ہو جائے گی ۔ آرٹیکل ۴۱ میں یہ لکھا ہوا ہے-----

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی، آپ نے اسے روکنے کے لیے ایک query کی ہے۔ اب اس query کا جواب دیں۔ پوری کابینہ خاموش بیٹھی ہوئی ہے۔ اس سے inference یہ نکلا کہ یہ کابینہ کا فیصلہ نہیں ہے۔ It is made under duress

Mr. Presiding Officer: Let him say what he has to say.

Senator Mian Raza Rabbani: Then why did you stop me? You say that

کیا یہ کابینہ کا فیصلہ ہے یا نہیں ہے؟

Mr. Presiding Officer: That was my query.

Senator Mian Raza Rabbani: You wanted to break my rhythm, you have broken my rhythm.

جناب چیئرمین This is not fair آپ نے ایک query کی یا تو یہ کہیں کہ یہ query کا جواب نہیں دیں گے۔ وہ بھی بات آپ کے سامنے آئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وہ دینا چاہتے ہیں۔ آپ ان کو دینے دیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں تو دینے دے رہا ہوں، لیکن یہ تو نہیں ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد، یہ insist کر رہے ہیں کہ don't speak on Article 41 یہ کیا بات ہوئی؟

Mr. Presiding Officer: He may be evasive.

سینیٹر میاں رضا ربانی، آئین کو پڑھنے کی تو بات ہی نہیں ہے۔ آئین کو پڑھنے کی کیا بات ہے؟ یہاں پر کابینہ کیوں نہیں بول رہی؟ وزیر بیٹھے ہیں، Law Minister کیوں نہیں بول رہا؟ کیا یہ کابینہ کا فیصلہ ہے یا نہیں ہے؟ اس پر خاموشی اس بات کی غماز ہے کہ یہ کابینہ کا فیصلہ نہیں ہے۔ ان کی جو خاموشی ہے۔ مسلسل خاموشی۔ ورنہ کھڑے ہو کر کہیں ہاں Yes, it

was a Cabinet decision. They were all present in the Cabinet.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین اگر آپ اجازت دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین ! کہ آرٹیکل جس کو چاہیں quote کریں لیکن اس وقت ایک specific سوال آپ نے اٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ آیا یہ کیبنٹ کا فیصلہ ہے یا نہیں ہے؟ اس کا جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہاں یا نہیں۔ باقی تقریر ہم بھی کریں گے ، وہ بھی کرلیں۔

Mr. Presiding Officer: I have made a query. I cannot regulate the language.

Senator Mian Raza Rabbani: Then we will draw the inference that this is not a Cabinet decision. What the Information Minister has said is incorrect and we will proceed with the business of the House. That is an inference we will draw from the continued grave silence.

قبر کی خاموشی جو کابینہ پر اس وقت چھائی ہوئی ہے اس سوال پر ، اس سے ہم inference draw کرتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: What the Leader of the Opposition has said, I request the Leader of the House to please respond.

Senator Wasim Sajjad: Sir, I also have been trying to raise the query and I want to explain very simply that the question of what Cabinet decides is not relevant because the Election to the office of President is to be held under the Constitution. The term of the office of President expires on the 15th of November, 2007. The Constitution provides in Article 41 (4), that "Election to the office of President shall be held not earlier than sixty

days and not later than thirty days before the expiration of the term of the President in office". So, therefore, nobody else can determine that time. The timing for the election has been determined by the Constitution. It cannot even be delayed, it is not open to the passing of any law. The term of the office of President expires on the certain day and the time during which the election is to be held has been fixed by the Constitution, which means that the election to the office of President is to be held between 15th of September 2007 and 15th of October, 2007. The question is as to who is going to elect the President on that date or on these dates? Obviously, the electoral college again is specified in the Constitution and the electoral college is the members of both the Houses of Parliament........

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, this is not the answer. Your query simply was that, has the Cabinet decided or not?

اس کا مطلب ہے کہ Cabinet decision نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: Let him complete.

Senator Mian Raza Rabbani: No, no, why should I let him complete?

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I have no quarrel with the provision of Article 41.

جناب چیئرمین صاحب! ایک منٹ بات سنیں۔ بات یہاں پر یہ ہے کہ there is no quarrel of..

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ بات کرنے تو دیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: بات آپ تو سنیں ناں۔ جناب! پوائنٹ یہ ہے کہ آرٹیکل 41 اپنی جگہ پر ہے۔ بات یہ ہے کہ کابینہ نے کہا کہ وہ جنرل مشرف کو دوبارہ ستمبر اور اکتوبر کے درمیان re-elect کرے گی۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ جنرل مشرف ان اسمبلیوں سے re-elect نہیں ہو سکتے کیونکہ ان کے اوپر آئین کی قدغنیں لگتی ہیں۔ لہذا' آپ کے سوال کا جواب relevant ہے کہ آیا یہ decision دیا گیا ہے' اگر یہ decision لیا گیا ہے تو پھر ہم اس پر اپنا احتجاج ریکارڈ کریں گے۔ اگر کابینہ نے یہ decision نہیں دیا ہے تو we will let sleeping dog lie and we will move on the business of the House.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر اس میں آپ اجازت دیتے تو--------

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! Leader of the House کو کتنی اجازت دی لیکن وہ کابینہ کی بات پر نہیں آ رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ان کو بات تو کرنے دیں۔ جی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! جس statement کی بات یہ کر رہے ہیں اس کو متعلقہ منسٹر نے خود رات کو ایک T.V channel پر یہ کہا کہ میں نے یہ بات نہیں کی۔ یہ ایک statement جس پر یہ صرف exploitation کرنا چاہتے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: جناب! یہ سنیں۔ میں بات پوری کروں گا۔ یہ کیا بات ہوئی؟ یہ interrupt کیوں کرتے ہیں؟

Mr. Presiding Officer: Please carry on.

سینیٹر کامل علی آغا: آپ پھر متعلقہ منسٹر کی موجودگی میں بات کریں۔ آپ نے اس وقت پھر بات کیوں کی۔ منسٹر کی غیر موجودگی میں پھر بات کیوں کرتے ہیں؟ ہم کیوں بلائیں۔ یہ عباسی صاحب کس طریقے سے بات کرتے ہیں؟ یہ کیا طریقہ ہے۔ اس کو بلائیں' یہ کیا طریقہ کار ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: آپ بیٹھیے گا۔

سینیٹر کامل علی آغا: میں کہتا ہوں اس کو بٹھائیں، اس کو بٹھائیں، اس کو کہیں کہ بیٹھیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: بیٹھ گئے۔

سینیٹر کامل علی آغا: Interrupt نہ کریں، بات کرنے دیں۔ یہ کس طریقے سے بات کرتا ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: Please!

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: ٹھنڈے دل سے، غصے سے نہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: میں ٹھنڈے دل سے بات کر رہا ہوں، میں نے تو اس وقت سے یہ کوشش کی ہے کہ رضا ربانی صاحب بات ختم کرلیں اور آپ نے فلور اس کے بعد محترم جناب قائد ایوان کو دیا ہے وہ بات کرلیں جو طریقہ کار ہے۔ جب ربانی صاحب بات کرتے ہیں ہم خاموشی سے سنتے ہیں جب ہمارے قائد ایوان بات کر رہے ہوں تو ان کو بھی چاہئیے کہ وہ اسی طریقے سے احترام کریں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: عباسی صاحب بولتے نہیں گرجتے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: یہ طریقہ کار ہونا چاہیئے، یہ اس ایوان کا تقدس قائم رہنا چاہیئے۔ یہ دیکھیں، یہ اب آپ دیکھیں، اب بابر اعوان صاحب جو ہیں وہ اپنی اعوانی دکھا رہے ہیں ہمیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: اعوان تو ہیں وہ۔

سینیٹر کامل علی آغا: گزارش یہ ہے کہ یہ تو ہو گیا خود بخود، معزز منسٹر صاحب نے یہ بات کہہ دی کہ جناب میں نے یہ statement نہیں دی، جو ہوا میں اس کو بھی explain کرتا ہوں، Cabinet meeting کے اندر آئندہ سال جو الیکشن آنے والے ہیں اس کے متعلق بات ہوئی۔ Presidential Election کے متعلق ہوئی، اور پیرزادہ صاحب سے رائے لی گئی اور انہوں

نے بتایا کہ الیکشن جو ہیں وہ ۱۵ ستمبر سے dueہو جائیں گے Presidential Election' یہ بات جو ہے کیبنٹ میں ہوئی اور وہاں پر یہ بات کہی گئی کہ ٹھیک ہے کہ آئین کے مطابق جو بنتا ہے اس وقت الیکشن ہوں گے۔ یہ آئین بھی موجود ہے جو پڑھ کر سنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے پڑھا بھی ہوا ہے اور ہمارے معزز قائد ایوان ان کو وہ آئین کی متعلقہ آرٹیکل ہے وہ پڑھ کر سنا بھی رہے ہیں تو ہم یہاں بھی یہ بات کرتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہو گا ہم آئین کی بالا دستی چاہتے ہیں اور یہ صرف یہ نعرہ بازی کے لئے آئین کی بالا دستی کا نام لیتے ہیں۔

ہم تو بات کر رہے ہیں کہ آئین کا تقدس بھی قائم ہو گا' اس کی عمل داری بھی قائم ہو گئی اور اس کے مطابق ہو گا جو آئندہ ہو گا۔ یہ بات ہے ساری جی۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، I think مزید گنجائش نہیں ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! بابر صاحب ایک منٹ' بابر صاحبplease

Mr. Presiding Officer: He performs a due role.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں' میں نے پہلے بھی یہ بات کہی کہ متحدہ اپوزیشن جو ہے اس issue کو بڑا seriously لیتی ہے جنرل پرویز مشرف Contesting for the President کو اور کیونکہ ابھی منسٹر صاحب نے یہ بات کہی ہے کہ یہ کابینہ کا فیصلہ نہیں تھا اور اس کو متعلقہ وزیر صاحب نے اسی شام withdraw بھی کر لیا جو اخبارات میں آج شائع نہیں ہوا لیکن چلیں انہوں نے On the floor of the House یہ بات کی ہے We take his words on it that he made the statement on the floor of the House تو We will now proceed with the Agenda but Sir with the Cabinet, we reserve a right the moment this decision comes, the Combined Opposition inside the Assemblies...

سینیٹر کامل علی آغا، قائد ایوان کو سنا ضرور جائے گا

سینیٹر رضا ربانی، جناب بالکل ضرور سنیں گے۔

سینیٹر کامل علی آغا، رضا ربانی صاحب پانچویں مرتبہ' توں توں کر رہے ہیں، لیکن

ہماری سر آنکھوں پر، لیکن اس طریقے سے -----

سینیٹر رضا ربانی، آغا صاحب بالکل----

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، اسی احترام سے، اسی احترام سے۔

سینیٹر کامل علی آغا، سارے لوگ بیٹھ کے---بابر صاحب بھی بیٹھیں، تشریف رکھیں، انھیں کہیں کہ وہ بھی بیٹھیں اور قائد ایوان کی بات سنیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ہم ان کی بات سنیں اور وہ ہماری بات نہ سنیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، آپ کھڑے ہیں، حاجی صاحب بھی کھڑے ہو گئے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، پہلے رضا صاحب کی بات کر لیں پھر ہم بات کر لیں گے۔ I think پہلے رضا صاحب بات ختم کر لیں۔ Then I will make question

سینیٹر ڈاکٹر ظہر الدین بابر اعوان، صفدر عباسی نے کیا--- آپ سے غصہ کس نے کیا؟

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، بیٹھیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، رضا صاحب اپنی بات ختم کر لیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، ختم ہو گئی ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد، To put the record straight ، جناب میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کامل علی آغا صاحب نے کیا کہا اور اس کی تشریح کیسے کی گئی۔ کامل علی آغا صاحب نے یہ کہا ہے It should be cleared to anybody and everybody کہ کابینہ کا یہ فیصلہ ہوا ہے کہ Presidential election ۱۵ ستمبر اور ۱۵ اکتوبر کے درمیان ہو گا اور یہ آئین کے مطابق ہے اور کیبنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ الیکشن آئین کے مطابق ہو گا۔ اس کی یہ explanation ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد، اس وقت جو بھی electoral college ہو گا on 15th of September, 2007 and 15th of October, 2007 اس کے درمیان election ہونا ہے۔

یہ آئین کی requirement ہے۔ اس سے کوئی نہیں ہٹ سکتا اور آئین کی یہ بھی requirement ہے کہ جو بھی اس وقت electoral college ہوگا، موجودہ اسمبلیاں ہوں گی تو موجودہ اسمبلیاں ہی الیکشن کریں گی۔

Mr. Presiding Officer: Please, sit down.

سینیٹر وسیم سجاد، آپ آئین سے واقف ہیں ۔ اس کے علاوہ آئین میں اور کوئی گنجائش نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: Let us maintain the order in the House.

اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو rules کے مطابق کیجئے گا۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! آپ خود آئین کو سمجھتے ہیں-----

سینیٹر کامل علی آغا، یہ اپنے مطلب کے مطابق نکات نکالناچاہتے ہیں اور یہ بات نہیں سننا چاہتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ کار صحیح ہے؟ ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، مجھے آسانی ہے کہ جناب! آپ آئین کو سمجھتے ہیں، بابر اعوان صاحب بھی سمجھتے ہیں اور رضا ربانی صاحب بھی سمجھتے ہیں۔ اس وقت جو بھی electoral college ہوگا، وہی الیکشن کرے گا۔ کوئی ایسا طریقہ نہیں کہ ہم باہر سے کوئی electoral college import کریں یا زبردستی ہم ایوانوں کو dissolve کریں کہ جی چونکہ صدر کا الیکشن آ رہا ہے لہذا dissolve کیا جائے۔

No, whatever is the electoral college on and between the 15th September, 2007 and 15th October, 2007 that will be the electoral college for election to the Office of President of Pakistan and this is the Constitution. We have taken an oath to abide by that and the Government will abide by the Constitution. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Thank you. Now, we pass on to agenda.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, we also want to make it

abundantly clear that if General Musharraf is going to be the candidate, then the combind Opposition is going to resist it inside the Parliament and outside the Parliament and option of tendering resignations is open with the Oopposition on this question.

Mr. Presiding Officer: The question is, cross the bridge when you come to it.

Mr. Presiding Officer: I cannot hear both people at once.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: مجھے انہوں نے کہا تھا بولنے کے لیے، مجھے ایک منٹ اجازت دیں، مجھے بولنے دیں، میں بات کرتا ہوں۔ Article 41 کا انہوں نے (1) پڑھا ہے اور ٹھیک پڑھا ہے ۔میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ دو Articles ہیں، میں ان کی یہاں ایک line refer کر دیتا ہوں ۔ Article 41 جو ہے، اس کا sub- Article (ii) for the assistance of the Leader of the House.

" A person shall not be qualified for election as President unless he is a Muslim of less than 45 years of age"

اور اگلا جو متعلقہ ہے

" And is qualified to be elected as Member of the National Assembly"

Mr. Presiding Officer: It is a non-issue.

کیا یہ بات کوئی زیر بحث ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: مجھے ایک جملہ کہنے دیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: یہ کوئی الیکشن ہو رہا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: جناب والا! آپ Article 43 پڑھ لیں۔ میں اس کی ایک line اور پڑھتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بابر اعوان صاحب! یہاں یہ بات زیر بحث نہیں ہے کہ الیکشن ہو رہاہے یا نہیں ہو رہا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، ایک لفظ سن لیجیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، انہوں نے کہا ہے کہ ایسا فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، انہوں نے کہا ہے کہ آئین کے مطابق چلیں گے۔ 41(1) پڑھا ہے۔ میں Article 41(3) پڑھتا ہوں۔ اگر سیکرٹری صاحب اجازت دیں گے تو میں آپ کی توجہ کے ساتھ پڑھوں گا۔ آپ letter پڑھ لیجیئے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much.

اب آج کا ایجنڈا لیتے ہیں کیونکہ پھر آپ کہیں گے کہ Motions نہیں لی ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب والا! میں صرف ایک line پڑھنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ یہاں سارا time consume کر دیں گے۔اس سے کچھ حاصل نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، میں صرف ایک line پڑھتا ہوں ۔ میں اتنے time میں تو پڑھ لوں گا۔

" The President shall not hold any office of profit in the service of Pakistan or occupy any other position carrying the right to remuneration for the rendering of services".

جنرل صاحب تنخواہ دار ملازم ہیں ۔ آپ اتنا آسان مت سمجھیں کہ کابینہ کہہ دے گی تو وہ elect ہو جائیں گے ۔ اس کو صحیح پڑھیں اور پورا پڑھیں ۔

Mr. Presiding Officer: Let the time come.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب والا! Time سے پہلے ہی ہم بتا رہے ہیں کہ آئین یہی کہتا ہے کہ وہ نہیں بن سکتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Now, we come to item No. 2.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! .Point of Order

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرا خیال ہے کہ ہم نے Points of Order چھوڑ دیئے تھے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ٹھیک ہے پھر Points of Order شروع کر دیتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ There is a method of magnus also کہ جہاں آپ چاہتے ہیں کہ اب Points of Order نہیں ہوں گے تو ہم business پر آ جاتے ہیں لیکن جب business پر آ جاتے ہیں تو پھر آپ کہتے ہیں کہ Points of Order شروع کر دیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! بڑا اہم موضوع ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، یہاں چار لوگ کھڑے ہیں، اس طرح آپ کس کس کو روکیں گے؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! ایک اہم نکتہ ہے۔ With due respect. میں ایک فقرہ کہوں گا۔وہ یہ ہے کہ یہاں electoral college کا مسئلہ ہے۔ جس قومی اسمبلی نے اپنا time پورا کیا ہے وہ اسمبلی electoral college نہیں ہو سکتی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کس آئین میں؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، اسی آئین میں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں، نہیں، یہ غلط بات ہے۔ Let us not talk on issues which are not before us.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! میں جنرل اصول کی بات کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، مندوخیل صاحب! آپ سیاسی بات کر رہے ہیں، وہ علیحدہ بات ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جس اسمبلی نے اپنا time پورا کیا ہے، وہ electoral college نہیں ہو سکتی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پروفیسر خورشید احمد۔

ADJOURNMENT MOTION; RE: OUT OF ORDER EQUIPMENT AT RADIOLOGY DEPARTMENT OF PIMS.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ جناب چیئرمین! اگر آپ اجازت دیں تو میں صرف ایک جملہ اس بارے میں کہہ دوں کہ ہم آغا صاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ایک issue پر situation کو clarify کر دیا ہے کہ کابینہ کا کوئی فیصلہ اس سلسلے میں موجود نہیں۔ اب میں motion پر آتا ہوں۔

Mr. Chairman, I seek leave of the House to move that "The Nation" of December 24, 2006 has reported that most of the equipment at Radiology Department of Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS) is out of order, creating serious problems for the patients. The Endoscopic Retrograde Cholangio Pancreatography (ERCPO) machine which is very important for diagnosic purposes is not functioning for the last 6 months and the authorities are completely oblivious to rectify it. The cost of ERCP test in private hospitals is round about Rs. 10,000 to 12,000 which at least, a poor man cannot afford. The department, it seems, is in shambles, which is causing serious problems for patients. This is a matter of urgent national importance and I seek leave of the House that this matter be discussed suspending normal business of the Senate.

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Mr. Muhammad Nisar Khan (Federal Minister for Health): Opposed sir.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں اس کی ذرا وضاحت کرتا ہوں۔ دراصل میں نے اس تحریک کے ساتھ جو "The Nation" کی report دی ہے وہ خاصی تفصیلی بھی ہے اور اس میں بنیادی طور پر دو چیزیں کہی گئی ہیں۔ ایک یہ ہے کہ جو normal X-ray کا نظام ہے وہ بھی دراصل متاثر ہے اور غالباً چار میں سے دو مشینیں کام نہیں کر رہیں لیکن یہ خاص مشین جو بڑی قیمتی مشین ہے، بہت ضروری مشین ہے اور غالباً اس کی availability بہت محدود ہے، خطیر رقم خرچ کرنے کے بعد لگائی گئی ہے اور خاص طور پر endosopic biopsy کے کچھ diagnoises ایسے ہیں جو اس کے بغیر نہیں ہو سکتے لیکن چھ مہینے سے یہ کام نہیں کر رہی ۔ اگر بات صحیح ہے تو حقیقت یہ ہے کہ یہ بڑا serious مسئلہ ہے اور اس کے نتیجے کے طور پر مریضوں کی ایک بڑی تعداد متاثر ہو رہی ہے، ان کی زندگیاں خطرے میں ہیں۔ ایک شخص کی زندگی خطرے میں ہو تو اس کا serious notice ہونا چاہیے لیکن اس مشین کی failure جو چھ مہینے سے چل رہی ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ سینکڑوں افراد اس سے متاثر ہوئے ہیں اور اگر وزارت صحت نے اس کا نوٹس نہیں لیا، اس کی اصلاح کی کوشش نہیں کی تو حقیقت یہ ہے کہ حکومت کا یہ بہت ہی serious failure ہے جس کا censure اس ایوان میں ہونا چاہیے۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک urgent, national importance کا مسئلہ ہے، انسانوں کی زندگی اور صحت سے اس کا تعلق ہے، خاص طور پر غریب لوگ جو پرائیویٹ علاج نہیں کر سکتے اور یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان لوگوں کو صحت کی ضروری سہولتیں فراہم کرے اور اگر ریاست اس میں failed رہی ہے اور خود دارالخلافہ میں failed رہی ہے تو یہ بڑا serious مسئلہ ہے اس لیے میں توقع رکھتا ہوں کہ وزیر صاحب اسے technically oppose کرنے کی بجائے اسے debate کے لیے recommend کریں گے اور حکومت کی پوزیشن بتائیں گے اور ایوان کے ارکان کو اظہار خیال کا موقع ملے گا ۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ صرف ایکس رے اور ریڈیالوجی کی مشینیں ہی نہیں بلکہ بحیثیت مجموعی جو کارکردگی اور مسائل لوگوں کو پیش آ رہے ہیں health کے سلسلے میں ان پر بحث ہو سکے گی۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Minister for Health.

Mr. Muhammad Nasir Khan: Mr. Chairman, this Motion by the honourable Senator is regarding PIMS (Pakistan Institute of Medical Sciences, the department of Radiology and PIMS carries out 150,000 X-Rays in a calendar year. It is working and giving service round the clock. The CT scans and the Ultrasound services are being given free to all emergency cases 24 hours a day and to the poor patients who cannot afford it; this is the only situation where they are given totally free tests. ERCP machine is not a single machine as the honourable Senator has said but consists of an image intensifier or a CT and an X-Ray machine alongwith the endoscopy equipments. So, Mr. Senator is absolutely right that this is a combination of three machines into one. The Gastroenterology Department and Radiology Department both are involved in the tests. They are complimentary and supplementary and the Endoscopy equipment is in full working order and used everyday. The C. R. and the image intensifier breaks down every now and then because of the intensity of the use. We have also ordered for a new one which is being installed in the next three months and hopefully, will be delivered in the next three months to be an extra which will help if there is a break-down. Meanwhile, emergency ERCPs can be done with the image intensifier borrowed from the operation theatre which takes only 30 minutes to bring it down. Also Mr. Chairman, this procedure is not really life-threatening and is essential but it is not absolutely essential. Surgery is also an option which can be available at PIMS (Pakistan Institute of

Medical Sciences). Every 04 weeks a report is sent on all the equipment which are in a running position and I personally check the use of the equipment.

It is also pertinent, Mr. Chairman, to note that both routine and emergency endoscopies are being done regularly in PIMS. Each endoscopy costs 150 rupees in Pakistan Institute of Medical Sciences, whereas in the private sector it is going to cost 3500 to 5000 rupees as said by the honourable Senator and poor patients are given absolutely free during the emergency if they cannot afford it.

Mr. Chairman, therefore, in view of the above adjourment motion, it is opposed, sir.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، میں اس معلومات کے لیے تو محترم وزیر صاحب کا ممنون ہوں اور ہمیشہ ان کا رویہ cooperative رہا ہے ہمارے ساتھ لیکن دو specific سوالات میں نے پوچھے تھے اگر ان کا جواب بھی وہ دے دیں تو مجھے اس معاملے میں رائے قائم کرنے میں سہولت ہوگی۔ ایک تو یہ کہ مجھے پتا ہے کہ اس process میں تین stages ہیں لیکن بنیادی سوال یہ تھا کہ کیا ایک process یا پورے process کئی مہینے تک out of action رہے ہیں۔ ٹھیک ہے دوسرے ذرائع سے جو second best یا third best ہوسکتا ہے وہ آپ نے کیا ہوگا، ضرور کیا ہوگا لیکن specific سوال اس technologically, advanced and sophisticated facility پر جو بہت ضروری ہے۔ اگر out of action نہیں رہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر رہے ہیں تو پھر ان کو بتانا چاہیے کہ فی الحقیقت اتنے عرصے تک یہ out of order تھے اور اب ہم نے ان کو ٹھیک کر دیا ہے۔ اگر وہ یہ معلومات دے دیں تو مجھے خوشی ہوگی۔

دوسری بات یہ کہ ساتھ ہی ایک اور بھی issue تھا یا category تھی اس میں کہ یہی

نہیں بلکہ جو عام X-Ray کی machines ہیں ان میں بھی چار میں سے دو جو ہیں وہ کام نہیں کر رہی ہیں اور جو کر رہی ہیں وہ faulty ہیں۔ اگر یہ بات بھی صحیح نہیں ہے تو وضاحت کر دیں اور اگر صحیح ہیں تو بتائیں کہ اس کی اصلاح کے لیے کیا کیا ہے؟

Mr. Presiding Officer: We all share your cause or concern and the Minister's explanation, of course, certainly is very fair and very candid but since I think we all want the machines to work and none of us wants them to be out of order, I request him from the Chair that in future also, he should look at the whole thing himself and see to it that this facility is working for the interest of the people. I think his assurance is there and I will put on record that the Minister has assured that in future, he will see to it that these machines are given special attention to and they are kept in working order. Thank you very much. Now, we come to, last Motion and then we will finish and take up Questions.

There is a request regarding the next Motion relating to PIA, the Minister has sent a request so it will be deferred and this will be taken up on Monday. The Minister would be present himself to attend to it.

جی شاہ صاحب آپ کچھ کہہ رہے تھے۔ پہلے شاہ صاحب کو بولنے دیں۔ وہ آپ سے پہلے اٹھے ہوئے تھے ان کی بات سن لینے دیں۔ پہلے شاہ صاحب اٹھے تھے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، وہ آپ سے پہلے اٹھے ہوئے تھے، ان کی بات سننے دیں۔

POINT OF ORDER; RE: ARMY OPERATION AT WAZIRASTAN

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ قریشی ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! جنوبی وزیرستان ہو، یا شمالی وزیرستان ہو، ہر آئے دن اس میں مختلف قسم کے مسائل ، مشکلات ،

پریشانیاں اور بمباریاں ہوتی رہتی ہیں۔ 16 جنوری کو جو آپریشن ہوا ہے حکومت کے دعویٰ کے مطابق ہمارے شوکت سلطان صاحب کے مطابق انہوں نے جو دعوے کئے ہیں کہ وہاں پر تیس پینتیس بندے دہشت گرد تھے اور غیر ملکی مارے گئے ہیں۔ فلاں فلاں۔ اسی سلسلے میں مجھے جو معلومات پوری کی پوری حاصل ہوئی ہیں وہ معلومات میں اس ہاؤس کے سامنے پیش کروں گا۔ 16 جنوری صبح 6.45 منٹ پر جنوبی وزیرستان تحصیل "لدہ" اس میں "سلامت غنڈی" ایک پہاڑ ہے۔ اس پہاڑ میں بہت زیادہ درخت ہیں۔ اس پہاڑ کو ہمارے محسود قبائل نے بیچ دیا تھا۔ تقریباً اس میں عید سے پہلے پہلے دو سو 180 لوگ مزدوری کر رہے تھے۔ بعد میں عید سے دو تین دن پہلے معاملہ آیا' معاملہ آنے کے بعد اس پر کام بند کر دیا گیا۔ تقریباً بیس پچیس بندے نگرانی کے طور پر اس پہاڑ پر ہوتے تھے۔ 16 جنوری کو بمباری یا آپریشن ہوا۔ اس میں "ذور کلے بمقام سلامت غنڈی" ، پہلے چار پانچ میزائل وہاں پر داغے گئے۔ جس سے اسی وقت آٹھ بندے شہید ہوگئے اور دس سے بارہ زخمی ہوگئے۔ جو معلومات مجھے حاصل ہوئیں وہ یہ ہیں کہ ان میں سے جو شہید ہوئے ہیں ان کے نام پورے میں لے کر آیا ہوں۔

تاج عالم محسود ، وہاں محسود قبیلے سے ہے ، کاطور خان محسود ، بیت اللہ محسود یہ وہاں کے مقامی لوگ ہیں ، محبت خان سلیمان خیل یہ باہر سے آیا ہوا ٹھیکیدار ہے۔ اس خطے کا رہنے والا نہیں ہے۔ سلیمان خیل پاکستانی ہے۔ عابد خان یہ بھی مزدوری کر رہا تھا میران شاہ سے آیا تھا۔ محمد عادل خان یہ بھی میران شاہ سے آیا ہوا تھا۔ محمد ساعد صاحب یہ آٹھ بندے وہاں پر اسی وقت شہید ہوگئے۔ جو زخمی ہوئے ہیں۔ محمد عارف محسود ، محمد انور داوڑ اور نور اللہ داوڑ اور عبداللہ سلیمان خیل یہ تقریباً دس بارہ بندے اس جگہ پر زخمی ہوگئے۔

جناب چیئرمین! یہ جب آپریشن شروع ہوا چھ بجکر پنتالیس پر جیسے کہ ہمارے شوکت سلطان صاحب کا بیان تھا کہ یہاں غیر ملکی دہشت گرد تھے۔ میں پوری وضاحت اور صداقت سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس جگہ پر تقریباً چار پانچ خیمے ان مزدوروں نے بنائے ہوئے تھے۔ حالانکہ وہاں پر سخت سردی ہے۔ یہ مزدور اس میں رہتے تھے۔ جو بمباری ہوئی وہ بھی انہی خیموں پر ہوئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ تھوڑا مختصر کریں۔ اتنا لمبا

پوائنٹ آف آرڈر ہو تو توجہ نہیں رہتی۔ اس کو مختصر کریں۔

مولانا محمد صالح شاہ قریشی، جناب چیئرمین! بہت اہم مسئلہ ہے۔ ہمارے لوگ دربدر ہو رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، نہیں، اہم مسئلہ ہے۔ but it is Point of Order.

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ قریشی ، جناب چیئرمین! میزائل کے بعد ہیلی کاپٹر آئے۔ انہوں نے ایک گھنٹہ سوا گھنٹہ بمباری کی۔ اس پورے ظالمانہ حملے میں درج ذیل بندے جو شہید ہوئے ہیں۔ یہ سب غیر ملکی نہیں تھے، یہ سب کے سب ہمارے علاقے کے تھے۔ ہمارے پاکستانی تھے، ہمارے قبائل تھے، سلیمان خیل، داوڑ قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ محسود قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ افسوس تو یہ ہے کہ موجودہ حکومت کے ہاتھوں پاکستانی، معصوم قبائلی شہری شہید ہو رہے ہیں۔ یہ پاکستانی شہری ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شاہ صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ میں آپ کو روکنا نہیں چاہتا لیکن چونکہ بات procedure کی ہو رہی تھی تو اس کو آپ بطور موشن لے کر آئیے گا، بحث کیجئے گا۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ قریشی ، جناب چیئرمین! میں بات مختصر کرنا چاہتا ہوں، صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان مقدس کی وساطت سے بار بار ہم نے یہی مطالبہ کیا ہے کہ جنوبی وزیرستان اور شمالی وزیرستان پر ہر آئے دن بمباری ہوتی رہتی ہے۔ اس کے لیے آپ کمیٹی تشکیل کیوں نہیں کرتے، حکومت کے دعوے کے مطابق اس میں غیرملکی رہتے ہیں اور اس میں جنگجو رہتے ہیں، اس میں عرب رہتے ہیں، اس میں ازبک رہتے ہیں اور ہمارے حقائق کے مطابق یہ سبھی پاکستانی لوگ ہیں، پاکستانی شہری لوگ ہیں۔

ہمارا مطالبہ یہ ہے ان حقائق کے جاننے کے لیے، ایسے مسائل کے حقائق سامنے لانے کے لیے حکومت پارلیمانی ارکان کی کمیٹی تشکیل دے تاکہ یہ حقائق ہمارے سامنے لائے جائیں۔

نمبر دو یہ کہ انہی غریب مسکین لوگوں پر یہ آپریشن کیے جاتے ہیں، ان پر بمباری کی جاتی ہے۔ آپریشن، بمباری ہی علاج نہیں ہے۔ اس پر ہمارا دشمن بھارت خوش ہوتا ہے۔ ہمارا مطالبہ یہ

ہے کہ ایسے حالات میں چاہیے یہ کہ ان کا گھیراؤ کیا جائے۔ حکومت کے پاس کمانڈوز ہیں،حکومت کے پاس وسائل ہیں۔یا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت بے بس ہو چکی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کے پاس کچھ وسائل نہیں ہیں۔ اگر حکومت کے پاس وسائل ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ حکومت کے پاس وسائل ہیں۔ ایسے حالات جو پیش آتے ہیں، یہ جنگجو وہاں ہوتے ہیں اگر وہاں غیر ملکی ہیں تو ان کا گھیراؤ کیوں نہیں کرتے۔لہٰذا میں اس واقعے کے خلاف علامتی واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ،میری گزارش سن لیں۔ ایک اہم issue ہے۔ یا تو اس کو raise کرلیں in a proper manner, اس طرح نہ تیتر نہ بٹیر۔ آپ نے بات بھی کر دی اور اس کو ضائع بھی کر دیا ۔ You should bring in a Resolution in this matter. کوئی Point of Order والی بات تو ہے نہیں جو آپ raise کر رہے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ،ہم کوئی دشمن ملک میں نہیں رہ رہے ہیں۔ ہم آپ کے ملک میں رہ رہے ہیں۔ پاکستانی ہیں۔ اب ہم آپ کو کس طرح یقین دلائیں کہ ہم پاکستانی ہیں۔ وہاں جو بھی مارے جاتے ہیں وہ ہمارے بچے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہم اس ناجائز اور المناک واقعے پر احتجاجاً علامتی واک آؤٹ کرتے ہیں تاکہ دنیا کو یہ message پہنچ جائے کہ ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔

Mr. Presiding Officer: Now we come to the next item.

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Let it be formally raised and it will be settled.

Yes, Durrani Sahib!

سینیٹر محمد علی درانی (وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات)، جناب میری absence میں یہاں اپوزیشن کی طرف سے ایک point raise کیا گیا ہے regarding my press conference yesterday. میں اس چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ تمام اخبارات ---

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، آغا صاحب نے کر دی ہے وضاحت آپ کی۔

سینیٹر محمد علی درانی ، جی میں دوبارہ بھی کرنا چاہتا ہوں اپنی طرف سے تمام اخبارات، تمام print media کے لیے کہ کل رات تین interviews میرے ہوئے ہیں اور اس ساری معزز اپوزیشن کے معزز اراکین کو بھی اور ہمیں بھی دستور کا پتاا ہونا چاہیے کہ Cabinet کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ الیکشن کب ہوں گے۔ یہ الیکشن کمیشن کا کام ہے اور اسی نے یہ کام کرنا ہے اور اس قسم کی اگر کوئی چیز کہیں سے اخذ کی گئی ہے، رپورٹ میں کہیں اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہمارے پاس پی ٹی وی کی پوری رپورٹ ہے، ہمارے پاس اے پی پی کی رپورٹ ہے اور اس کے علاوہ میں یہ بھی کہوں گا کہ ہمارے پاس پوری پریس کانفرنس کی ریکارڈنگ موجود ہے اور کوئی بھی معزز ممبر مجھ سے اس بارے میں پوچھتے تو definitely میں بتاتا کہ وہاں پر صرف اور صرف Constitution کے اندر کی گئی مختلف دفعات کے مطابق جو جو الیکشن جس جس وقت پر ہونے ہیں اور جس جس طرح سے ہونے ہیں، اس کے بارے جو Cabinet میں brief کیا گیا تھا اتنی ہی بات کی گئی اور اس سے آگے کی کوئی بات، کسی بھی صورت میں نہیں کی گئی اور میں نے کوئی clarification بعد میں نہیں دی۔ میں اس کو clear کرنا چاہتا ہوں۔ گو کہ میں نے کہا ہی نہیں - اس لیے میں clarification کے بارے میں وضاحت سے کہہ دینا چاہتا ہوں کہ کچھ channels میں تاثر بنا کے یہ بات کہی گئی ہے۔ انہوں نے جب interview کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ جی جو بات کی گئی ہے وہ یہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ دستور کی ، اپوزیشن ہو یا حکومت ہو ، ہم سب کو اسی طرح سے پاسداری کرنی چاہیے جس طرح اس کا تقاضا ہے۔اور اب تو ماشاء اللہ اس حکومت کا جتنا track record ہے وہ اس چیز کی ضمانت دیتا ہے اور اس چیز کے بارے میں بہت clear ہے اور آج اگر اسمبلیاں اپنی مدت پوری کر رہی ہیں اور یہاں پر اگر 2/3rd majority کے ساتھ ہم نے متفقہ فیصلے کئے ہیں ، constitutional ammendments کی ہیں ، ہم نے Women Protection Bill pass کیا ہے، اپوزیشن کے تعاون سے۔ ہم سب کوئی بھی ایسا قدم ، جس کی وجہ سے آئین کی کوئی بھی حیثیت، کسی بھی طرح سے ، اس پر کوئی affect آتا ہو ایسی بات کرنا تو دور کی بات ہے ایسی

سوچ بھی اس وقت موجود نہیں ہے ۔ اور میں اپنے معزز اراکین اپوزیشن کو اس چیز کے بارے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے ایک ایک لفظ جو کہا ہے اس کی ریکارڈنگ ہمارے پاس ہر طرح سے موجود ہے۔ میں اس کی copies کل آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا ایک ایک لفظ کے ساتھ اور تمام اخبارات میں کیا لکھ دیا گیا؛ کسی نے اس سے کیا نکال لیا؟ کسی نے کیا کہا؟ وہ میری ذمہ داری نہیں ہے۔ آزادئ صحافت وہ آزادئ صحافت ہے۔ وہ آپ کے حق میں بھی اسی طرح استعمال ہوتی ہے اور ہمارے حق میں بھی اور ہم اس سے خوش ہیں کہ یہ آزادی بھی ہم ہی نے دی ہے اس پریس کو کہ وہ اپنی رائے دے سکتے ہیں اور بات لکھ سکتے ہیں۔ لیکن میں نے جو ایک ایک لفظ پریس کانفرنس میں کہا ہے' اس ایک ایک لفظ کی میں ذمہ داری لیتا ہوں ۔ اگر آپ فرمائیں گے تو اس کی کاپی right from the first word to the last word وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔

Mr. Presiding Officer: We believe in every word said by you.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین ! انہوں نے جو بات کی -----

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، میرے خیال میں یہ بات پرانی ہو گئی ہے ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، نہیں ' انہوں نے ابھی بات کی ہے -----

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، ہم نے تو بات ختم کر دی ہے ----

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین!----

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، نہیں ۔ کوئی نئی بات نہیں ہے ------

Senator Mian Raza Rabbani: Can you let me speak?

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، آپ میرے ساتھ لڑتے کیوں ہیں ؟

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں تو نہیں لڑ رہا۔ جب بھی میں کھڑا ہوتا ہوں تو آپ---

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، دیکھو آپ جیسا خوبصورت آدمی کوئی اور یہاں ہے ؟

(قہقہے)

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب اجو درانی صاحب نے بات کی ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ اگر وہ یہ on floor of the House کہہ رہے ہیں کہ کابینہ میں یہ فیصلہ نہیں ہوا تو وہ درست کہہ رہے ہوں گے اور یقیناً misreporting ہوگی۔ میں صرف یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن نے جو یہ مسئلہ اٹھایا ۔ اپوزیشن بھی غلط نہیں تھی۔ ابھی صرف دو اخبارات ہیں ' باقی آپ تمام اخبارات اٹھا کر دیکھ لیں، تمام اخبارات یہ کہتے ہیں

"The Federal Cabinet decided on Wednesday that the present Assembly would elect the next President between September and October" and then it goes on. Same is the case with this newspaper; all leading newspapers, relaible newspapers say that the Federal Cabinet decided on Wednesday that the present Assemblies would re-elect Musharraf between 15th Septemebr and October 15. So, we were also not wrong. But I would most humbly not agree

آزادئ صحافت کسی نے دی نہیں ہے ۔ آزادئ صحافت صحافیوں کی جدوجہد سے مختلف ادوار میں چلتی رہی ہے ' اس کی وجہ سے ان کو یہ آزادی آج حاصل ہوئی ہے ۔ اور یہ ان کا Constitutional right بھی ہے اور جتنی آئین کی پاسداری یہ حکومت کرتی رہی ہے یہ میں بھی جانتا ہوں اور in your heart of hearts آپ بھی جانتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: please میرا خیال ہے نہیں۔ جواب در جواب اب چلتا جائے گا۔ آپ نے بات کہہ دی ہے۔ آزادئ صحافت کا تحفظ' میرا خیال ہے غلط بات تو نہیں کی۔

سینیٹر محمد علی درانی، انہوں نے آزادئ صحافت کے بارے میں بہت اچھی بات کی ہے' میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے الفاظ کو انہوں نے بالکل اسی طرح لیا۔ آزادئ صحافت کے بارے میں ہم یہ claim نہیں کرتے کہ آزادئ صحافت صرف ہم نے دی ہے' میں سمجھتا ہوں کہ جو media کی اپنی struggle ہے اس کی وجہ سے آج انہیں آزادی صحافت ملی ہے۔ لیکن ہمیں یہ

اعزاز ضرور حاصل ہے کہ ہم نے اس صحافت کی آزادی کو یقینی بنانے، اس کو آگے بڑھانے اور ان کی تنقید کی تعریف کرنے اور ان کے ہر اقدام کو admire کرنے کی روایت قائم کی اور کسی صحافی پر یا کسی صحافتی ادارے پر ہم نے ماضی کی روایات کو جنم نہیں دیا اور انشا اللہ آئندہ کوئی بھی آزادیٔ صحافت کو نہیں روک سکے گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جہاں تک یہ کہا گیا کہ سب سے زیادہ صحافی افغانستان میں مارے گئے اور آج Information Minister یہاں پر موجود ہیں، آپ کے توسط سے میں ان کے سامنے یہ بھی گزارش کروں گا کہ جہاں پر وہ اور تمام سہرے اپنے سر لے رہے ہیں، Wage Board کی implementation کا سہرا بھی اگر وہ اپنے سر لے لیں تو ان کے لئے بہت مبارک بات ہو گی۔

Mr. Presiding Officer: Now, we will come to item No. 4. Nouraiz Shakoor sahib.

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Let's finish with the agenda.

کبھی تو آپ کہتے ہیں Point of Order وہ ہوتا ہے جس میں ہاؤس کی proceedings involve ہوں، کبھی آپ کہتے ہیں کہ جو چاہیں بات کر لیں وہ Point of Order ہوتا ہے۔

Let's finish the agenda then we will get your Points of Order.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہاں سے کوئی نہیں جا رہا، اس کے بعد کر لیجئے گا۔

Yes Minister, please.

LEGISLATION

Ch. Nouraiz Shakoor Khan (Minister for Science and Technology): Mr. Chairman, agreed Bill of the Mediation Committee on the National Institute of Oceanography Bill, 2005. I have an honour to place before the House the agreed Bill of the Mediation Committee to

provide for establishment of the National Institute of Oceanography [The National Institute of Oceanography Bill, 2005].

Mr. Presiding Officer: The Bill stands laid. Now, number 5. Ch. Nouraiz Shakoor.

Ch. Nouraiz Shakoor Khan: Mr. Chairman sir, as Chairman of the Mediation Committee on the Pakistan Council of Research in Water Resources Bill, 2005, I have the honour to place before the House the agreed Bill of the Mediation Committee to provide for establishment of the Pakistan Council of Research in Water Resources [The Pakistan Council of Research in Water Resources Bill, 2005].

Mr. Presiding Officer: The Bill stands laid. Item number 6. Ch. Shahid Akram Bhinder.

Ch. Shahid Akram Bhinder (Minister of State for Law and Justice and Human Rights): Mr. Chairman sir, I beg to lay before the Senate the following Ordinances as required by clause (2) (a) (ii) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:-

i) The Banks (Nationalization) (Second Amendment) Ordinance, 2006 (Ordinance No. XXIX of 2006).

ii) The Trade Development Authority of Pakistan Ordinance, 2006 (Ordinance No. XXX of 2006).

Mr. Presiding Officer: Item No. 6 stands laid. Now, I will come to the Points of Order.

پہلے میں رزینہ عالم صاحبہ سے درخواست کروں گا۔ سب بولیں گے۔ We will hear everybody. دو منٹ سے زیادہ نہیں۔

POINT OF ORDER; RE: ASF SECURITY VIP CARDS

سینیٹر رزینہ عالم خان، شکریہ جناب چیئرمین۔ میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول

کروانا چاہوں گی کہ ASF کی طرف سے VIP Cards جو کہ airport کی security کے لئے
تمام Senators کو ملا ہے اس میں ایک لائن لکھی ہوئی ہے کہ "The pass holder is not
exempted from body/baggage search. میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اگر یہ صحیح ہے کہ جو
Parliamentarians ہیں' Senators ہیں یا MNAs ہیں ان کو body search سے
exempt نہیں کیا گیا تو اس کا ایک notification ہونا چاہیے تاکہ باقی سب کو اس چیز کا علم
ہو جائے کہ وہ قانون کے تحت اپنی body search کروایا کریں' اور اگر body search سے
exempted ہیں تو مہربانی سے ASF والوں کو اس card کے لئے کہا جائے کہ وہ اس میں ان
کو exempt کریں۔ یہ بہت important ہے کیونکہ ہم سب یہاں legislators ہیں اور یہ نہایت
نامناسب بات ہے کہ وہ جو قانون بناتے ہیں' وہ قانون توڑیں' .Thank you

POINT OF ORDER; RE: IRAQ SITUATION

سینیٹر حافظ رشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مختصر کریں۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: میرا point of order انتہائی مختصر ہے اور وہ عراق کے حوالے سے ہے۔ صدام حسین کو تختہ دار پر لٹکایا گیا اور ان کے سوتیلے بھائی اور ان کے جو چیف جج تھے' ان کو اسوقت سزائے موت سنائی گئی جب صبح نماز کا وقت تھا اور پھر عید کا دن تھا۔ ساری دنیا کا rule یہ ہے کہ سزائے موت والوں کو بھی تھوڑی مہلت دی جاتی ہے۔ پھر ان کے بھائی کا سر تن سے جدا کر دیا گیا۔ جناب چیئرمین! یہ America بدمعاش ہے اور آج Bush کا ایک بیان بھی آیا ہے کہ اس کے جو پھانسی کے احکامات ہیں یا طریقہ کار ہے' اس پر Bush نے آج احتجاج کیا ہے' اتنے دن گزرنے کے بعد تو یہ میرے خیال میں مسلمانوں کو ایک پیغام دینا ہے کہ ہم آپ کی leadership یا آپ کے جتنے بھی مسلمان ہیں' ان کے ساتھ جو بھی' چاہیں وہ ہم کر سکتے ہیں۔ لہذا' ہم اس House کے توسط سے یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ جو ظلم ہوا اور اس دن کا احترام بھی نہ رکھا گیا جو مسلمانوں کی خوشی کا دن اور عیدالاضحیٰ' عیدالقربان کا دن ہے۔

عیدالاضحیٰ کے دن جو مسلمان لوگ بکریاں اور گائیں اللہ کے لئے قربان کرتے ہیں، صدام نے اپنی جان کی قربانی دے دی۔ America بدمعاش آج ساری دنیا میں یہ کچھ کر رہا ہے، مسلمانوں کے ساتھ یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ لہذا، میں اس House کے توسط سے اور ان معزز اراکین سے بھی میری درخواست ہے کہ اس کی بھرپور طریقے سے مذمت بھی کی جائے اور مذمت اس انداز سے کہ Bush ساری دنیا کا تھانیدار بن بیٹھا ہے اور ایک باؤلے کتے کا کردار ادا کر رہا ہے۔ جناب چیئرمین! میری درخواست ہے کہ صدام، اس کے سوتیلے بھائی اور چیف جج کے لئے مغفرت کی دعا بھی کی جائے کیونکہ یہ House مسلمانوں کا House ہے اور پاکستان کا House ہے۔ لہذا، میری آپ سے درخواست ہے اور House سے بھی درخواست ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کر لیں۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سعدیہ عباسی! آپ بولنا نہیں چاہ رہیں تو ٹھیک ہے۔

سینیٹر سعدیہ عباسی، جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہوں گی کہ اس ایوان کے جو Rules ہیں، ان میں Call Attention Notice جب دیا جاتا ہے، اس کا کیا طریقہ کار ہے؟ کیونکہ وہ ہماری سمجھ سے باہر ہے I thought, it related to a matter of urgent importance, it should be taken up immediately. That is why we file these Call Attention Notices. اگر وہ دو، دو، تین، تین مہینے پڑے رہیں گے تو یہ غلط ہے۔ So, the issue which has been raised is no longer valid issue. تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان چیزوں کا فائدہ کیا ہے؟ جناب! یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا، یہ ہمیشہ ہوتا ہے، This is nothing new and this has become a practice in the Secretariat. ہم نے ایک Call Attention Notice دیا تھا۔

Mr. Presiding Officer: Regarding?

Senator Saadia Abbasi: About the suspension of employees of PIA and then they have been terminated.

آج پھر اخبار میں خبر آئی ہے کہ

They indeed, will be terminated and that Call Attention Notice related to the manner in which these people were being terminated. So, you know, in fact what we wanted to raise has already occurred.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ نہیں اس کو Monday کے لئے defer کیا ہے۔

سینیٹر سعدیہ عباسی، نہیں، فائدہ کوئی نہیں ہے، آج اخبار میں آگیا ہے کہ ان کو terminate کر دیا گیا ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: چلو۔ پری گل۔

سینیٹر آغا پری گل، میری بہن سعدیہ عباسی نے PIA کی بات کی، اس بارے میں ایک بات کر نا چاہتی ہوں۔ جناب! کتنے افسوس کی بات ہے کہ اتنے سارے لوگوں کو PIA سے نکالا گیا، مگر کوئی action نہیں لیا، میں بالکل آپ کی بات کی تائید کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین صاحب! میرا Point of Order ہے کہ جیسا کہ تین سال سے ہم، میرا خیال ہے یہاں پر حاجی صاحب ہیں، کلثوم، میں اور ثناء بلوچ وغیرہ، ہم تمام نے subsidy کے بارے، آپ کو یاد ہو گا کہ جب ہم سینیٹر بنے تو چھ، سات مہینوں کے بعد یہ point اٹھایا تھا کہ بلوچستان ایک غریب صوبہ ہے اور وہاں کے زمیندار۔۔۔ آپ کو پتا ہے کہ جس طرح پنجاب یا دوسرے صوبوں میں دوفصلیں ہوتی ہیں۔ بلوچستان میں دوفصلیں نہیں ہوتیں۔ آپ کو پتا ہے کہ بلوچستان میں پانچ سے سات مہینے سردیوں میں گزر جاتے ہیں، کوئی فصل نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ درختوں کی ٹہنیاں بھی سوکھ جاتی ہیں۔ ان بیچاروں کے لیے ایک فصل ہوتی ہے اور وہ بھی اگر بارش ہوئی تو ٹھیک ہے نہ ہوئی تو پرابلم ہی پرابلم۔

جناب چیئرمین صاحب! ہم نے پہلے بھی یہاں سینیٹ میں یہ request کی تھی، اس بارے میں بہت شور شرابا ہوا تھا، چیئرمین صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ یہ subsidy ختم کی جائے گی۔ جو پرانا rate تھا، زمینداروں کو اسی کے مطابق دیا جائے گا۔ اب وہاں بلوچستان کے لوگوں کے لیے، ان غریب لوگوں کے لیے جن کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے، ان کو بجلی کے

ساٹھ ہزار، نوے ہزار، ایک لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ، اتنے زیادہ bill آتے ہیں۔ جن کے گھروں میں آٹے کی ایک بوری نہیں ہے، وہ واپڈا کا اتنا bill کہاں سے دے گا؛ مگر ہم آپ سے ایک request کرتے ہیں کہ آپ اس کو light نہ لیں، ہمارے اکثر points یہاں پر light لیے جاتے ہیں اور ختم ہو جاتے ہیں۔ ہم روتے پیٹتے ہیں اور بول کر چلے جاتے ہیں مگر اس پر کوئی عمل نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ تین سال میں کوئی کمیٹی کی میٹنگ بھی نہیں ہوئی، نہ کسی نے ہمیں بلایا، نہ کسی نے واپڈا کے منسٹر سے پوچھا کہ یہ کیوں ہو رہا ہے۔ واپڈا کے منسٹر سے پوچھیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ صوبے کا مسئلہ ہے، صوبے والوں کے پاس جاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ یہ وفاق کا مسئلہ ہے، انہوں نے کیا ہے۔ میں آپ سے ایک درخواست کروں گی کہ براہ مہربانی یہ بلوچستان کے غریب عوام اور کسانوں کا مسئلہ ہے۔ اگر یہ subsidy اسی طرح جاری رہی اور اسی طرح سے bill آتے رہے اور وہ پرانا نظام ختم کردیا گیا ہے۔ میں آپ سے request کرتی ہوں کہ جس طرح تیس، چالیس سال سے چلا آ رہا تھا، اسی طرح آپ بلوچستان کے عوام پر رحم کریں اور اسی طرح سے چلائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Thank you جی۔

سینیٹر آغا پری گل: Please اس کو light مت لیں کیونکہ یہ کوئی ایسا point نہیں ہے کہ جس کو آپ ردی کی ٹوکری میں پھینک دیں۔ یہ غریبوں کی روزی، روٹی کا سوال ہے، پلیز چیئرمین صاحب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید: یہ بات ہم نے جو سمندر پار پاکستانیوں کے وزیر آئے تھے، ان سے کی تھی۔ ان کے پاس کوریا سے ہزاروں vacancies آئی ہیں تو بلوچستان کے حوالے سے جیسے پری گل صاحبہ نے بات کی تھی تو میں نے بھی یہی کہا ہے کہ ان کو اور جو پسماندہ علاقے ہیں سندھ کے، ان کو double دیا جائے اور سب Senators کو بھی۔ جس طرح ہم نے حج کے لیے کوٹہ لیا ہے، اس طرح کوٹہ دے دیں، ہم لوگ ان کو خود سہولت دیں گے کیونکہ ان کو کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ بلوچستان سے آئیں گے، ان کے آفس تک آتے آتے وہ بات نہیں

بنتی، دو چار دفعہ try کر چکے ہیں۔ تو مہربانی کر کے آپ ruling دیں کہ ہمارے سارے سینیٹروں کو پانچ پانچ لوگوں کا کوٹہ دیا جائے تو وہاں کے جتنے Senators ہیں وہ پانچ پانچ لوگوں کو نوکریاں دیں گے تو۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر گلشن سعید، وہ زیادہ بن جاتی ہیں۔ پری گل اتنے لوگوں کو ملیں گی تو پھر کافی زیادہ ہو جائیں گی۔

سینیٹر آغا پری گل، بیس، بیس۔

سینیٹر گلشن سعید، نہیں وہ اتنی نہیں دینے والا۔ چلیں بیس کہیں گے تو پھر شاید پانچ پانچ، دس دس دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، عباس کمیلی صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، جناب چیئرمین! ہمیں خیرات نہیں چاہیئے، ہمیں ہمارا حق دیا جائے۔ ہمیں دس کا کوٹہ نہیں چاہیئے، ہمارا جو حق ہے جناب! ہم کو وہی چاہیئے۔ وہ ہم کو ہمارا حق دے دیں اور اس کو صحیح طریقے سے دیں۔ ہم سینیٹرز کو نہیں چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Point of Order ہی ہے ناں جی۔ کبھی لکھ کر بھی دیا کریں۔

سینیٹر آغا پری گل، دیکھیں چکر والی بات نہ کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں، نہیں it is recorded. Every word you are saying is recorded. ہاں جی کمیلی صاحب۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میرا Point of Order یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ حکومت نے دہشت گردی کو کچلنے اور اسے روکنے کے لیے قابل ذکر اور قابل قدر اقدامات کیے ہیں۔ اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ اسی سلسلے میں چار پانچ روز قبل Camp Office میں صدر مملکت نے ایک خصوصی خطاب کیا تھا اور اس میں بہت سے باتوں کی نشاندہی کی تھی۔ ہم

ان کے ایک ایک حرف کی تائید کرتے ہیں لیکن Loud Speaker کے use کے متعلق ایک بات کہی تھی، جس سے بڑی غلط فہمی ہے اور پورے ملک میں تشویش پیدا ہو گئی ہے یعنی لاؤڈ سپیکر کا استعمال صرف خطبے اور اذان کے لیے allow کیا جائے گا، اس کے علاوہ نہیں۔ جناب والا! یہ کیسے ممکن ہے؟ ماہ محرم شروع ہو رہا ہے اور میں اسی لیے آیا ہوں۔ پورے ملک میں مجالس ہوں گی۔ اس کے بعد ربیع الاول کا مہینہ بھی آ رہا ہے اور محرم میں بھی میلاد کے جلسے ہوں گے۔ شہادت کی مجالس ہوں گی۔ تمام فرقے شہادت کی مجالس کرتے ہیں اور ذکر شہادت کرتے ہیں اور پھر میلاد کے جلسے ہوں گے تو بغیر لاؤڈ اسپیکر کے کون سا جلسہ ہو سکتا ہے؟ اگر لاؤڈ اسپیکر کا use روک دیا گیا تو میں سمجھتا ہوں یہ تو مذہبی آزادی سلب کرنے کے مترادف ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں غلط فہمی ہوئی ہے یا misreporting ہوئی ہے۔ آزادی صحافت کا غلط فائدہ اٹھایا گیا ہے اور اس سے بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ خطرہ یہ ہے کہ Interior of Sindh اور Interior of Punjab میں جو متعصب افسران ہیں، وہ لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کو روک دیں گے اور اس طرح پورے ملک میں فسادات بھی شروع ہو سکتے ہیں، اس لیے کہ لوگ اتنی بڑی قربانی کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ لاؤڈ اسپیکر کا ناجائز استعمال روکا جائے۔ جو لوگ لاؤڈ اسپیکر کا غلط استعمال کرتے ہیں، لاؤڈ اسپیکر پر جو فرقہ واریت کا پرچار کرتے ہیں، ان کے خلاف action لیا جائے۔ لاؤڈ اسپیکر کا کیا قصور ہے؟ لاؤڈ اسپیکر کے بغیر تو کوئی بھی جلسہ نہیں ہو سکتا ملک کے کسی حصے میں اور شہروں میں یا سیاسی سرگرمیاں شروع ہو رہی ہیں، تو کیا سیاسی جلسے لاؤڈ اسپیکر کے بغیر ہوں گے؟ جناب والا! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس بات کو آگے بڑھائیں کہ اسے clarify کیا جائے۔ لاؤڈ اسپیکر کا جائز استعمال ہو گا، غلط استعمال نہیں ہو گا۔ لاؤڈ اسپیکر پر کسی فرقے کے خلاف بات نہ کی جائے۔ سرے سے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نہ ہو، یہ تو ممکن ہی نہیں۔ کوئی کچھ بھی کہے، لاؤڈ اسپیکر کا استعمال تو لازمی ہے۔ اس کے بغیر کوئی اجتماع نہیں ہو سکتا۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : محمد رضا صاحب۔دو منٹ

سینیٹر رضا محمد رضا: جناب میری بات مختصر ہے۔ یہ Dawn کی آج کی خبر ہے۔ ۹

ارب روپے ہیں Federal Government کا بلوچستان سے cash development کے لیے۔ بلوچستان صوبے نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ بائیس فیصد سود مانگ رہے ہیں یہ Federal Government سود خوروں کی ۔ بائیس فیصد جناب ۔ ڈیڑھ ارب روپے اس غریب صوبے کو ہر سال Federal Government کو ادا کرنے پڑتے ہیں ۔ اب اس نے فیصلہ کیا ہے Asian Development Bank سے ہم قرضہ لیں گے ، جو تین فیصد سود کا ہے ۔ وہ جو آپ جس کو لادین بولتے ہیں، پرایا بولتے ہیں، وہ تین فیصد سود مانگ رہے ہیں۔ یہ جو مہربان ہیں ہمارے یہ بائیس فیصد سود مانگ رہے ہیں۔ سولہ ارب روپے over bank draft لیا ہے ہمارے صوبے نے، جو پری گل آغا بھی کہہ رہی ہیں کہ ہمارے لوگ مر رہے ہیں، کسی بل کی ادائیگی کی بھی کسی کے پاس سکت نہیں رہی۔ جناب اس حکومت کی مہربانی کی یہ position ہے ہمارے صوبے کے ساتھ۔ ۹ ارب روپے cash development کے لیے دیے ہیں، ڈیڑھ ارب روپے ہر سال سود میں ہم ادا کر رہے ہیں۔ سٹیٹ بینک کے ہم سولہ ارب روپے کے مقروض ہو گئے ہیں۔ اب تنگ آ کر، اس میں تمام Cabinet کے لوگ ہیں ۔ وزیر اعلیٰ سے لے کر تمام Chief Secretaries نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ Asian Development Bank سے ہم پیسے لیں گے۔ یہ حقیقت ہے ہمارے صوبے کی اور کون سا صوبہ ہے جناب! جو پورے ملک کو گیس دے رہا ہے، کوئلہ دے رہا ہے، جو minerals دے رہا ہے، جو آپ کو ساحل دے رہا ہے۔ جو آپ کہتے ہیں کہ آپ کو گوادر دے رہا ہے۔ بالکل جناب پورا صوبہ اس وقت گرفت میں ہے غربت کی، بیروزگاری کی، تباہ حالی کی اور مہنگائی کی، وہ بھی ایسے حالات میں جس میں آپ نے جنگ بھی مسلط کی ہے ۔ ان حالات میں جناب ہمارا صوبہ زندگی گزار رہا ہے اور یہ آج کا بیان اس حقیقت کی منہ بولتی تصویر ہے کہ Federal Government کیا projects ادھر چلا رہی ہے۔ یعنی عوام کو آپ نواز رہے ہیں اور اصل صورت حال یہ ہے کہ ڈیڑھ ارب روپے آپ ہم سے ہر سال سود میں لے رہے ہیں ۔ سود خوروں کا۔ جناب یہ تو یہودی بھی نہیں کرتے۔ یہودیوں سے زیادہ سود خور ہے ہماری Federal Government اور یہ جو اجارہ دار ہیں اور ہمیں اپنے وسائل پر قبضہ، جو امداد کے نام پر ہمیں دے رہے ہیں ، وہ ہم سے واپس، ہمارے بچوں کا نوالہ چھین کر ہم سے مانگ رہے ہیں اور ایسے حالات میں ہم جناب نمائندگی کر رہے ہیں۔ جناب یہ صورت حال ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: Thank you بیگم کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ جناب چیئرمین! جناب میرے دو points ہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: مختصر مختصر۔

سینیٹر کلثوم پروین: بالکل مختصر۔ جناب یہاں لڑائیاں تو بڑی بڑی سن لیتے ہیں۔ ہماری جب باری آتی ہے تو آپ مختصر کی رٹ لگا دیتے ہیں۔ کبھی کوئی رعائت بھی دے دیا کریں۔ جناب جیساکہ میری دوست نے کہا ہے کہ بلوچستان میں بجلی کا بحران ہے اور لوگوں کو خود President صاحب نے subsidy دی تھی electricity پر خاص کر ان کاشتکاروں اور کسانوں کے لیے وہی پرانا طریقہ بحال کیا جائے، کیونکہ اسوقت بلوچستان کی جو صورتحال ہے وہ development کی طرف رواں دواں تو ہے مگر ابھی وہ اس position میں نہیں آئی کہ ہم ان پر اس قسم کے چارجز لاگو کریں۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے، بے شک میں مانتی ہوں کہ صوبے میں غربت ہے، لوگ بے روزگار ہیں، لوگوں کے پاس رہنے کے لئے گھر نہیں ہیں، بچوں کے پاس jobs نہیں ہیں۔ مگر ہماری گورنمنٹ نے اور پرویز مشرف صاحب نے ۱۳۵ ارب روپے ہمارے صوبے پر خرچ کئے ہیں۔ صوبے میں سڑکوں کا جال پھیلا دیا گیا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر کلثوم پروین: آپ please تشریف رکھیں۔ یہ میرا point of view ہے۔ آپ اس دوران کچھ نہیں کہہ سکتے۔

Mr. Presiding Officer: Don't interrupt.

سینیٹر کلثوم پروین: جناب! ۸ کیڈٹ کالج دیئے گئے ہیں۔ یونیورسٹیاں دی گئی ہیں۔ وومن یونیورسٹی دی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ پہلا دور ایسا آ گیا ہے جس نے اپنے پانچ سال complete کرنے کے ساتھ ساتھ بلوچستان پر special توجہ رکھی ہے۔ مگر پھر بھی ہم ان کی توجہ چاہیں گے کہ جو بلوچستان میں کمی رہ گئی ہے اس کو بھی دور کر دیں۔ رضا صاحب نے جو point اٹھایا ہے اس کو بھی دیکھا جائے کہ ہم اتنا سود pay نہ کریں۔

جناب! میرا دوسرا Point of Order سمندر پار پاکستانیوں سے متعلق ہے۔ میرے پاس بلوچستان کا ایک بچہ آیا اور اس نے کہا کہ date ختم ہو گئی ہے۔ مجھے وزیر صاحب سے صرف ایک فارم لے دیں۔ میں نے personally وزیر صاحب کو فون کیا کہ یہ بچہ آ رہا ہے اس کو صرف فارم دے دیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے فارم ختم کر دیئے ہیں اور اگر بچے نے فارم fill کر دیا ہے تو جمع کر دے۔ میں نے کہا کہ فارم ہے ہی نہیں تو جمع کہاں سے کرے؟ پھر اس نے کہا کہ آپ Prime Minister کو سفارش کریں اور فون بند کر دیا۔ جناب! جب ہمارا بچہ یہاں سے ایک فارم نہیں لے سکتا تو اس بیچارے کو نوکری کہاں ملے گی؟ پری گل اور گلشن سعید صاحبہ صحیح کہہ رہی ہیں کہ ہمیں کم از کم کوٹہ ملنا چاہیے۔ ان بچوں کو یا ان لوگوں کو اس طرح ہم کوٹہ دے سکیں جس طرح ہم نے حج والا کوٹہ دیا ہے۔ اس طرح ان کو ہم روزگار دے سکیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بنگزئی صاحب۔ مختصر رکھیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔ میں تینوں بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کا حکومتی بنچوں سے تعلق ہے اور جنہوں نے آج ہمارے ساتھ آنسو بہائے۔ وہ ڈیڑھ سو فیصد صحیح ہیں۔ جناب چیئرمین! اس وقت ہمارے زمینداروں کی وہ حالت ہے کہ ہم تقریباً ۱۲۰۰ فٹ کے فاصلے سے زمین میں سے اپنے لئے پانی کھینچتے ہیں اور اپنے لئے روٹی کا بندوبست کرتے ہیں۔ آپ کے ہاں الحمدللہ نہریں اور دریا بہہ رہے ہیں۔ ان مسائل کا، جن کا ہمیں سامنا ہے ان کا عشر عشیر بھی پنجاب اور سندھ والوں کو پتا نہیں۔ جناب چیئرمین! جس موقع پر ہمارے ۴ پیسے آ جاتے ہیں تو ہمارے غریب کسان وہاں جاکر ایک کنواں کھودتے ہیں۔ ۱۲۰۰ فٹ نیچے تک بور لگاتے ہیں اور اس کے بعد پانی کھینچتے ہیں۔ جب فصل تیار ہو جاتی ہے تو فصل کی قیمت بن جاتی ہے ایک لاکھ روپے اور ہم سے واپڈا والے وصول کرتے ہیں ۲ لاکھ روپے۔ اب جناب چیئرمین! میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ آج آپ اس House میں آرڈر پاس کریں کہ بلوچستان حکومت کو جو کہا جا رہا ہے کہ آپ بجلی کے subsidy کے لئے وفاق کو پیسے دے دیں۔ اس کی جو معاشی تصویر تھی اس کی منظرکشی ہمارے رضا بھائی نے آپ کے سامنے بالکل

واضح انداز میں کی۔ اس وقت ہم overdraft میں چل رہے ہیں۔ ہم ۱۱ ارب روپے کے قرضدار ہیں۔ ہم نے ایشین ڈویلپمنٹ بنک سے ۳ فیصد کے حساب سے پیسے مانگے ہیں۔ ہمارے وفاق کے پاس پیسے نہیں ہیں جبکہ ہمارے وفاق نے صرف پولیس اصلاحات کے لئے صوبہ بلوچستان کو دیئے ہیں۔ اب میں نہیں سمجھتا کہ پولیس اصلاحات کے لئے تو ۱۱ ارب روپے ہیں لیکن ایک طرف ۶۵ لاکھ آدمی بھوک اور پیاس سے مر رہے ہیں اور ان کے لئے ان کے پاس ۲، ۴ ارب روپے subsidy کے نہیں ہیں۔

دوسرا point جو گلشن سعید صاحبہ نے فرمایا کہ کوریا کے لئے جو پالیسی تشکیل دی گئی ہے، اس میں میں بحیثیت ایک مظلوم اور محکوم قوم کے بات کر رہا ہوں، ہمارے بلوچستان میں صرف ۶۵ لاکھ کی آبادی ہے اور وہاں روزگار نہ ہونے کی وجہ سے لوگ فاقوں سے مر رہے ہیں۔ اگر آپ یہ ruling دے دیں کہ کوریا کی Recruitment کے لئے ہمیں بلوچستان کا ایک مخصوص کوٹہ دے دیا جائے جس میں میں سمجھتا ہوں کم از کم دس ہزار ہمارا حصہ ہے۔ کیونکہ ڈیڑھ لاکھ افراد بھرتی کر رہے ہیں۔ ہمیں دس ہزار بندے دے دیں چاہے وہ کسی بھی criteria پر رکھ لیں ہمیں یہ نہیں ہے کہ ہمیں سینیٹرز کو دے دیں یا ایم ۔این۔اے کو دے دیں، ویسے چاہیئے تو یہ کیونکہ ہم عوامی نمائندے ہیں ہم بہتر ان کی رہنمائی کر سکتے ہیں کہ کس درجے تک غربت وہاں ہے اور کون غریب ہے۔

تیسرا پوائنٹ جناب چیئرمین! اب میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دے دوں، یہ میرے پاس ایک فائل بھی پڑی ہوئی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اختصار کے ساتھ۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: چار سال سے جناب چیئرمین! ہمارا ایک بلوچستان کا بندہ ہے وہ بیچارا مر گیا ہے اس کی Pension Gratuity کے لئے وزارت دفاع میں وہ مالی تھا، آپ سن لیں جی میں repeat کر رہا ہوں، مالی ہے، Federal Government School Cantt کوئٹہ میں، اس کی بیوہ آئے دن آ کر میرے پاس اتنے آنسو بہاتی ہے۔ میں چار سال سے فائل گھما رہا ہوں وزارت دفاع میں اس کی Gratuity Fund نہیں بن رہا ہے اور وہ کتنا ہو گا، مجھے یقین ہے

کہ وہ ۱۸ سے ۲۰ ہزار سے زیادہ نہیں ہوں گے۔اس پر آپ نوٹس لے لیں، وزارت دفاع والوں کو کہہ دیں، اگر یہاں ہمارے کوئی وزیر ہیں۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے، بیٹھیں ابھی بات کریں گے۔ Before the Minister rises I ask the ladies back ریحانہ صاحبہ،

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: یہ ایک بیوہ کا حق ہے۔ پچھلے چار سال سے مانگ رہا ہوں، مجھے نہیں مل رہا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مجھے کاپی دے دیں اس کی۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: میں آپ کو اس کی پوری فائل دے دوں گا۔ اس کی فائل میں نے وزیر دفاع تک پہنچا دی ہے۔ راؤ سکندر صاحب کو میں نے پہنچا دی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پھر تو پہنچ گئی ہے۔ پھر سوال کیا رہ گیا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: جناب چیئرمین! میں آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ آپ میرے تینوں پوائنٹ نوٹ کر لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: Noted، ابھی منسٹر جواب دیں گے۔ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: ہمارے زمینداروں کی فوری طور پر بجلی بحال کی جائے۔ اس دفعہ بھی میں آ رہا تھا ہمارے ہاں نو نو گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے .Please بولیئے گا جی۔ Take the floor

سینیٹر ریحانہ یحییٰ بلوچ: We, being the back benchers ہمیں تو کبھی کبھی چانس ملتا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پہلے تو اپنا الزام واپس لیں پھر بولیے گا۔

سینیٹر ریحانہ یحییٰ بلوچ: جناب میڈم پری گل، کلثوم پروین اور گلشن سعید نے بھی support کی، بلوچستان میں، بجلی کے جو Bills ہیں ہمارے واپڈا کے، کیونکہ ہماری، جیسے

میڈم پری گل نے کہا کہ وہ ایک فصل ہوتی ہے وہاں پر' we have four seasons اس کی وجہ سے we have just one crop اور season میں لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے تو وہ crop خراب ہو جاتی ہے۔ But still زمیندار وہاں کے بجلی کے بل دیتے ہیں اور ویسے تو جی we are very thankful to the President انہوں نے ابھی زمینداروں کے پہلے تین لاکھ کے loan معاف کئے اور اس دفعہ جب آئے تو انہوں نے پانچ لاکھ کے loan بھی معاف کر دیئے So we are thankful to the President's for that اور دوسرا Job quota کے بارے میں' again I would support all the ladies and specially from Balochistan یہ ہمارے جو ممبرز نے جو بات کی ہے تاکہ ہمارے بچوں کو بھی چانس دیا جائے۔ اگر merit میں ذرا ادھر ادھر ہو جائے تو ان کے ساتھ کچھ رعایت بھی دی جائے۔ Thank you very much.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، طاہرہ لطیف صاحبہ۔

سینیٹر طاہرہ لطیف، شکریہ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ایک بہت ضروری پوائنٹ کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ یہ جو Courtesy Centre بنا ہوا ہے PIMS میں' وہاں ہم لوگ جاتے ہیں' وہ ممبران کے لئے بنا ہوا ہے۔ اور ایک week before میں نے اپنا بلڈ ٹیسٹ کے لئے دیا تو تیسرے دن جب مجھے رپورٹ ملی تو میرے لئے اتنی horrible تھی کہ میں دیکھ کر پریشان ہو گئی اور رپورٹ دیکھ کر' میں نے کہا کہ یہ رپورٹ میری ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ میں Track wheel پر exercise کرتی ہوں half an hour daily تو میں نے کہا یہ اتنی خراب میری رپورٹ ہو ہی نہیں سکتی اس میں ESR تھا زیادہ کولیسٹرول زیادہ----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، Statement خراب ہو گی۔

سینیٹر طاہرہ لطیف، بہت ہی خراب تھی تو میں نے دو اور جگہوں سے ایک Excel Lab سے چیک کروایا پھر ایک اور lab سے چیک کروایا تو میری رپورٹ بالکل normal تھی۔تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کیونکہ اس وقت ہیلتھ منسٹر نصیر صاحب یہاں نہیں ہیں کہ آپ Courtesy Centre والوں کو کہیں کہ اس طرح کی ہر ایک کی وہ رپورٹ خراب ہوگی یا ایسی بنا کر دے دیں تو ہمارا Courtesy Centre پر جانے کا فائدہ نہیں ہے۔میرا دوسرا Point of

Order یہ ہے جو گلشن سعید صاحبہ نے جواب کے لیے کہا ہے وہ تو jobs کے لیے بہت ضروری ہے ۔ وہ jobs دینے چاہییں---

Mr. Presiding Officer: Please,do not repeat .

Point of Order کی بات ہو رہی ہے ۔

سینیٹر طاہرہ لطیف: ایک اور چھوٹا سا Point of Order ہے ۔ میں آپ کو دو فقرے میں بتا دیتی ہوں۔وہ یہ ہے کہ ہم پچھلے چار سال سے آئے ہیں۔ ہمارے صفوان اللہ صاحب جو ہاؤسنگ کے وزیر ہیں انہوں نے کسی ایک گریڈ کے بندے کو ایک گھر بھی نہیں دیا۔ میرے پاس بہت ساری applications آتی رہتی ہیں اور میں recommend کرکے ان کو بھجواتی رہتی ہوں لیکن ایک sweeper کسی کالج کا ہے اس نے بہت زیادہ کہا کہ میرے چھ بچے ہیں میں rent pay نہیں کرسکتا۔ ان کو کہیں کہ اس کا کوئی کوٹہ رکھ دیں ۔ ہم لوگوں کو ایک دو گھروں کا کوٹہ دلوا دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اس بات پر ہاؤس میں تفصیلی بحث ہو چکی ہے۔ سومرو صاحب Without repeating?

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: جی، جناب چیئرمین! مجھے دو اہم مسائل کی طرف توجہ مبذول کروانی ہے۔ ایک تو بہت سارے دنوں سے اخبارات میں یہ خبریں شائع ہو رہی ہیں کہ سندھ میں ہمارے دو ساحلی جزیرے ایک غیر ملکی کمپنی اما کو فروخت کیے جا رہے ہیں جو عرب امارات کی کنسٹرکشن کمپنی ہے۔ اگر کراچی کے ہمارے دو جزیرے وہاں چلے جائیں گے تو وہاں پر تقریباً پانچ لاکھ ماہی گیر ہیں جن کا سارا گزارہ ماہی گیری پر ہے۔وہ بیروز گار ہوں اور اس کے بعد یہ بھی خبریں آئی ہیں کہ کراچی سے لے کر کیٹی بندر تک تقریباً تین سو ایسے جزیرے ہیں۔ ان سب کو فروخت کرنے کا پروگرام بنایا جا رہا ہے سندھ میں اس پر شدید احتجاج ہو رہا ہے۔ بھائی! اگر یہ ہے کہ کوئی بندہ کسی جگہ پر رہتا ہے دس، بیس سال، تیس سال، چالیس سال تو اس کو مالکانہ حقوق دے دیے جاتے ہیں۔ یہ جزیرے ان ماہی گیروں کا حق ہے جو صدیوں سے یہاں پر آباد ہیں۔ ان کا معاشی قتل کرکے وہاں پر کوئی شہر یا وہاں پر کلبیں بنانے، ڈانس گھر

بنانے کا کوئی جواز نہیں بنتا' یہ غریب ماہی گیروں کا بہت بڑا معاشی قتل عام ہوگا۔ سندھ میں اس پر بہت زیادہ احتجاج ہو رہا ہے ۔ ایک تو میں یہ مطالبہ کرتا ہوں اور توجہ مبذول کرواتا ہوں کہ اس قسم کی جو سکیمیں ہیں ان سے دستبرداری کا اعلان کیا جائے اور وہاں پر ماہی گیروں کا حق تسلیم کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ سوئی گیس ڈیپارٹمنٹ سے کچھ سال پہلے تقریباً 774 افراد کو ملازمت سے فارغ کرکے نکالا گیا تھا ان لوگوں نے احتجاج کیا اور وہ سب سے پہلے فیڈرل سروسز ٹربیونل میں گئے ۔ اپریل 2002 ء میں انہوں نے ان کی بحالی کے احکامات جاری کیے لیکن عمل نہیں ہوا ،سوئی گیس والے سپریم کورٹ میں چلے گئے۔ 2003ء میں سپریم کورٹ کے پانچ جج صاحبان بیٹھے انہوں نے ان کی بحالی کا فیصلہ کیا لیکن اس پر بھی عمل نہیں ہوا۔ اس کے بعد جناب عالیٰ! دوبارہ ساتھی سپریم کورٹ میں گئے توسات جج صاحبان اکتوبر 2003 ء میں بیٹھے، انہوں نے پھر order کیا ان کو بحال کرو اور ان کی تمام مراعات بھی بحال کرو، سینارٹی بھی بحال کرو، لیکن کیا ہوا کہ ۷۷۴ میں سے جو لوگ ان کے اپنے منظور نظر تھے تقریباً 109/110 لوگوں کو بحال کر دیا گیا' باقی لوگوں کو بحال نہیں کیا گیا اور اس وقت تقریبا ۶۵۲ افراد سوئی گیس کے ملازمین' وہ بیچارے وہاں در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں ۔ سپریم کورٹ کے فیصلے پر عمل نہیں ہو رہا۔ میں التماس کرتا ہوں کہ براہ کرم سپریم کورٹ کے فیصلے پرعمل کروایا جائے اور یہ جو ہمارے نوجوان ساتھی بیروز گار ہیں ان پر رحم کیا جائے۔حکومت کے اراکین کہتے ہیں کہ جی ہم عدالتوں کا بے حد احترام کرتے ہیں' سپریم کورٹ کے فیصلوں کا بے حد احترام کرتے ہیں تو مہربانی کرکے اس فیصلے پر بھی عمل در آمد کروایا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ، گلشن سعید صاحبہ

سینیٹر گلشن سعید، جناب چیئرمین! سومرو صاحب کو کسی نے غلط بتایا ہے کہ یہ فروخت کیے گئے ہیں۔ یہ دو جزیرے ہیں جو کہ ضائع ہو رہے تھے ۔ پانی میں آ کر ان کی مٹی بہہ رہی تھی یہ built, operate and transfer کی خبریں ہیں----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ اس بحث میں نہ الجھیں۔ انہوں نے point raise

کیا ہے۔

سینیٹر گلشن سعید ، جناب والا ! یہ غلط بات ہے کہ پاکستان کی سرزمین کسی کو فروخت کی جائے' یہ لفظ غلط ہے ۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو ،جناب والا! پورٹ قاسم والوں کو یہ زمین lease پر دی گئی ہے' وہ ہمارے ساتھ ظلم کر رہے ہیں۔ وہاں پر پانچ لاکھ ماہی گیر بے روزگار ہوں گے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ، بات ہو گئی ہے۔

سینیٹر گلشن سعید ، جناب والا! وہاں پر کسی ماہی گیر کو کچھ نہیں ہو رہا بلکہ وہاں لوگوں کو روزگار ملے گا ۔ کراچی کی کچھ آبادی وہاں transfer ہوگی اور کراچی میں rush کم ہوگا اور وہاں لوگ معاشی طور پر بہتر ہوں گے اور ان کو کام کرنے کے لیے دیا گیا ہے ' بیچا نہیں گیا' وہ اپنا پیسہ لگا رہے ہیں' وہ کہیں نہیں لے جا سکتے۔ وہ جگہ جو پاکستان کا حصہ ہے اسے اٹھا کر کوئی نہیں لے جا سکتا۔ یہ جو پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے ' غلط ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، سومرو صاحب! آپ نے point raise کر دیا ہے۔ تشریف رکھیے۔ رتنا بھگوان داس چاولہ۔

سینیٹر رتنا بھگوان داس چاولہ ،جناب چیئرمین! آج میں کراچی سے پی آئی اے کی پرواز سے شام کو چار بجے کراچی سے اسلام آباد کے لیے آ رہی تھی ۔ جیسے ہی سفر کو دس منٹ ہوئے تو announcement کی گئی کہ اگر کوئی on the board doctor ہے تو عملے سے رجوع کرے ۔ وہاں اس وقت کوئی بھی ڈاکٹر نہیں تھا۔ دس ' پندرہ منٹ کے بعد میں نے air hostess کو بلا کر پوچھا۔ I hope everything would be fine. تو انہوں نے مجھے بتایا کہ کوئی دمہ کا مریض تھا تو میں نے پوچھا کہ کیا کوئی ڈاکٹر on board تھا؟ اس نے بتایا کہ نہیں لیکن ہمارے پاس آکسیجن تھی ، ہم نے اس کو وہ مہیا کر دی ہے ' ویسے بھی کبھی کبھار ہم اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ emergency landing ہوئی کیونکہ کسی کو heart attack ہوگیا یا کسی کی delivery ہوئی تو میں آپ سے التجا کرنا چاہتی ہوں کہ پی آئی اے کو آپ اس چیز کا پابند بنائیں کہ اپنے عملے میں ایک ڈاکٹر کا اضافہ کریں ۔ آپ ریلوے انتظامیہ کو بھی اس چیز کا

پابند بنائیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس ، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ ان خواتین کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں جنھوں نے آج سپریم کورٹ کے سامنے دھرنا دیا تھا اور وہ ان گمشدہ لوگوں کی مائیں اور بیویاں اور بہنیں ہیں جو عرصے سے لاپتہ ہیں اور مجھے امید ہے کہ گزرتے ہوئے کوئی اور بھی رکا ہوگا اور ان کی کہانی سنی ہوگی۔ ایک لڑکا چھ بہنوں کا اکلوتا بھائی ہے اور اس روز اس کی شادی تھی، صبح سات بجے بچے کو اٹھایا گیا اور ابھی تک وہ نہیں ملا۔ اس کی ماں اتنا زیادہ روتی ہے کہ سمجھ نہیں آتی اس کو کیسے تسلی دیں۔ اس کا باپ سفید داڑھی والا بوڑھا آدمی ہے وہ کہتی ہے کہ اس کے حواس ٹھیک نہیں رہے اور باقی لوگوں کی بھی یہی کہانی ہے ۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ Human Rights Commission والوں نے بھی اس پر مظاہرہ کیا ، سپریم کورٹ نے بھی اس مسئلے کو لیا ہوا ہے تو کیوں ایسا نہیں ہے کہ اگر کوئی ایسی بات ہے تو ان کو عدالت میں لایا جائے اور ان پر مقدمہ چلایا جائے اور ان کے لواحقین کو ان سے ملنے دیا جائے ۔ پوری دینا کے اندر سبکی ہو رہی ہے۔ ہم اس بات کا عوام کو کوئی جواب نہیں دے سکتے کہ اس طرح سے رشتہ داروں کو اٹھا لیا جاتا ہے اور وہ بازیاب بھی نہیں ہوتے ۔ میرا خیال ہے اس پر میں توجہ یہ دلانا چاہتی تھی کہ اس پر کوئی ایسا طرز عمل اختیار کیا جائے کہ ان کے رشتہ داروں کو ان سے ملنے دیا جائے اور اگر کوئی جرم ہے تو ان پر باقاعدہ مقدمہ چلا کر جو سزا بنتی ہے ان کو دی جائے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، پروفیسر محمد ابراہیم۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، شکریہ جناب چیئرمین! جی سکس 2 میں مسجد دارالسلام ہے جس کی گیس کا کنکشن منقطع ہے اور انہوں نے تمام لوازمات پورے کیے ہیں، بل ادا کر دیے گئے ہیں۔ سردیوں کے آغاز میں، میں نے یہ نکتہ اٹھایا تھا اور point of order پر یہ مسئلہ اٹھایا تھا اس وقت ڈپٹی چیئرمین صاحب chair کر رہے تھے اور ان کو کاغذات بھی دیے تھے، انہوں نے یقیناً ہدایات بھی جاری کی ہوں گی لیکن اس شدید ترین سردی میں

connection ابھی تک بحال نہیں گیا ہے اورمسجد کو گرم کرنے کے لیے بجلی کا استعمال ہو رہا ہے اور بجلی کا نرخ، آپ کو علم ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ مسجد دارالسلام، G-6/2 کے gas connection کو فوری طور پر بحال کیا جائے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: شکریہ۔ سردار جمال صاحب۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: جناب! Human Rights کا بھی مسئلہ ہے اور working women کا بھی مسئلہ ہے۔ PIA جو پاکستان کی International Airline ہے وہ دنیا میں واحد airline ہے جہاں پر working women ہیں اور جو air hostesses ہیں ان کو 12 سے 13 گھنٹے فی یوم کام کرنا پڑتا ہے، ان کا استحصال کیا جا رہا ہے against the international standard which is 8 to 9 hours. Can somebody take notice of this?.

Mr. Presiding Officer: Thank you. Professor sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں محترمہ ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ کی بات کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بڑا ہی serious مسئلہ ہے۔ آپ خود نامور وکیل ہیں اور انسانوں کی آزادی کے لیے آپ نے لڑائی لڑی ہے۔ آج جو ہمارے ملک کا image دنیا بھر میں خراب ہے اس کی دیگر وجوہ کے علاوہ ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں جان، مال اور عزت کا تحفظ نہیں ہے۔ محظ ریلیاں کرنے سے یہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہوگا۔ وہ ہوگا قانون کی حکمرانی سے اور انصاف سے۔

میں نے آج ہی ایس ایم ظفر صاحب کو جو چیئرمین ہیں Functional Committee on Human Rights کے متوجہ کیا ہے کہ اس کمیٹی کو suo-moto notice لینا چاہیے اور یہ تمام افراد جنہیں ماورائے قانون اغوا کر لیا گیا ہے۔ جن کے لواحقین احتجاج کر رہے ہیں اور آپ کو یاد ہوگا کہ ابھی ایک ہفتے پہلے، ایک نوجوان کو GHQ کے سامنے احتجاج کرنے پر، پولیس نے کس طرح مارا اور نیم برہنہ کیا۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جو ہمارے دل پر آرے چلا رہی ہیں اور ملک کی آزادی اور اس کے وقار اور اس کے قانون کی حکمرانی کو پامال کر رہی ہیں۔ یہ بڑا serious

مسئلہ ہے۔ اس ایوان کو اس کا نوٹس لینا چاہیے اور میں نے کمیٹی کے چیئرمین سے یہ کہا ہے کہ اسی سیشن کے دوران suo moto meeting بلا کر ان تمام issues کو لیا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Last point of order. Mandokhel sahib.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین! میں پہلے یہ عرض کروں گا کہ Point of Order پر مجھے نہیں معلوم کہ ------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، یہ Zero Hour ہے، Point of Order نہیں ہے۔ آپ بولیے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جی یہ Zero Hour ہے۔ عرض یہ ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں کی کہ کوئی چٹ لکھ کر بھیجے۔ میں نے ہاتھ کھڑا کیا تو پہلے جس نمبر پر میرا نمبر تھا اس پر ہونا چاہیئے۔ آپ نے اتنا لیٹ کیا اور لیٹ کے بعد آخر میں وزیر صاحب کو کہا کہ آپ بات کریں گے۔ آپ نے میری باری نکالنے کی کوشش کی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ بولیئے گا۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، تو عرض یہ ہے کہ یہ جو ہمارا مسئلہ ہے ہمارے محترم دوستوں نے خصوصی طور پر ہمارے صوبے کے بارے میں بات کی۔ دیگر مسائل کے علاوہ یہ لوڈشیڈنگ کا مسئلہ ہے۔ ویسے generally ملک میں لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے لیکن ہمارے صوبے میں اور ہی حالات ہیں۔ وہاں پر وزیر واپڈا نے جو یہاں پر وعدے کئے تھے کہ فلاں فلاں ٹرانسفارمر دیئے جائیں گے۔ فلاں جگہ فلاں مشین دی جائے گی۔ کوئی کام نہیں ہوا ہے اور اب تو یہ حالت ہے کہ اٹھارہ گھنٹے سے کم لوڈ شیڈنگ نہیں ہے۔ تمام صوبے میں یہ پوزیشن ہے۔ اس پر ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس مسئلہ کو light نہ لیں۔ ہماری تمام معاشی زندگی زراعت سے متعلق ہے۔ اس کو یہ لوگ Light لے لیتے ہیں اور کوئی پابندی یہ نہیں کرتے۔ ایک یہ پہلو تھا۔

دوسرا ملازمین کا مسئلہ بھی ہے، بس کوٹہ ہے لیکن وہ آپ نے خود دیکھا کہ اس کوٹہ پر عمل نہیں ہو رہا۔ ہمارے لوگ بے روزگار ہیں۔ ضمنی حوالے سے یہاں پر صحافت کی بات آئی۔

صحافت میں ہماری سیاسی پارٹیوں نے قربانیاں دی ہیں۔ ہماری اپنی پارٹی کے لیڈر خان شہید اور صمد خان اچکزئی انہوں نے 1938 میں "استقلال" اخبار انگریزوں کے دور میں، تمام مشکلات کے باوجود نکالا۔ ہمارے سیاسی پارٹیوں کے لاکھوں کارکنوں نے قربانیاں دی ہیں۔ یہ جو آج ہم جس پوزیشن میں ہیں، تحریر و تقریر اور پارلیمنٹ یہ ان قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ بہرصورت بنیادی طور پر میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے صوبے کے حوالے سے بالخصوص یہ لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ حل کیا جائے۔ آپ کے ذریعے وزیر صاحب سے درخواست کریں گے کہ یہ مسئلہ حل کروائیں۔ ملازمتوں کا مسئلہ حل کروائیں۔ بڑی مہربانی۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: مجھے صرف ایک منٹ دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ ڈیڑھ گھنٹہ لیں۔ آپ یہاں پر آئین پڑھتے ہیں ہمارا مانگ کر۔ گھر سے کتاب نہیں لاتے اور کرائے کی کتاب مانگ کر پڑھتے رہتے ہیں۔ سارا کیس آپ یہاں پر ہی تیار کر لیتے ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: کتاب یہاں نہیں پڑھوں گا۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان (وزیر برائے بین الصوبائی رابطہ): میرے خیال میں بلوچستان سے تو کافی ہو گیا ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: صرف ایک منٹ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: وہ کتاب واپس کر کے جانا۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب میں نے کتاب واپس کر دی ہے۔ اچھے وکیل کی نشانی ہے کہ کتاب واپس نہیں کرتا۔ جناب والا! خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت پہلے سال ہمیں دس ملین دیئے گئے تھے کہ آپ سکیمیں identify کر سکتے ہیں اس کے بعد اس کو پانچ ملین کر دیا گیا۔ اب ہم چار سال گیارہ جون کو مکمل کر لیں گے۔ ہمیں اپنی پارٹیوں کی طرف سے ڈسٹرکٹ identify کروائے گئے تھے کہ ان ان ضلعوں میں آپ نے سکیمیں دینی ہیں۔ ہم نے اسی حساب سے آگے سکیمیں دے دیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جناب کے پاس ہم complain کر رہے ہیں کہ وہ سکیمیں اب چوتھا سال ہے۔ کوہلو میں پہلے سال کی سکیم شروع نہیں ہوئی۔

کوہلو تھا۔ صدر صاحب کا وہاں پر اربوں روپے کا کام شروع ہو سکتا ہے one of the districts میرا وہاں پر سترہ لاکھ روپے، پچاس لاکھ کے حساب سے آتا ہے 'وہ میرے سترہ لاکھ روپے آج تک خرچ نہیں ہوئے۔ جب ہم کمیٹی کو شکایت کرتے ہیں تو کمیٹی شاید exist نہیں کرتی۔ وہاں پر ہمارا کوئی کام نہیں ہوتا۔ میرا عرض کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہاں جو تکلف کیا گیا تھا کہ دس ملین، پانچ ملین یہ kindly واپس لے لیں تا کہ میری جان چھوٹ جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔ آپ نے تمام سوالات اور اعتراضات سنے ۔ یہ آپ کے پاس رجسٹرڈ ہیں۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان، جی' جی۔ جناب چیئرمین! پہلے میں بلوچستان پر بات کروں گا کیونکہ ہمارے کافی دوستوں نے اس پر اظہار خیال کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے صوبے یا اپنے علاقوں کے لئے حق مانگنا کوئی بری بات نہیں ہے۔ یہ آپ کا حق بنتا ہے اور ضرور اپنا حق مانگیں لیکن ساتھ ساتھ مہربانی کر کے کم از کم جو حکومت وقت کے اچھے کام ہیں، کبھی کبھی مہربانی کر کے ان کا بھی ذکر کر لیں تو کوئی بری بات نہیں ہے۔ ایک مثال آپ کو میں دیتا ہوں کہ پچھلے پنتیس سال میں آپ کو جو ساڑھے تین فیصد کوٹہ مل رہا تھا، کوئی بھی حکومت پچھلے پنتیس سال میں اس کو بڑھا نہیں سکی۔ یہ شرف صرف موجودہ حکومت کو حاصل ہے کہ ساڑھے تین فیصد سے بڑھا کر اس کو چھ فیصد کر دیا گیا۔ دوگنا کر دیا گیا۔ واحد صوبہ بلوچستان کے لئے بڑھایا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ ہر صوبے کے لئے بڑھایا گیا ہے۔ صرف صوبہ بلوچستان کے لئے جو پانچ فیصد آپ کی آبادی ہے اس سے بھی ایک فیصد بڑھا کر، آج اگر ایک لاکھ نوکریاں وفاق میں نکلتی ہیں تو اس میں چھ ہزار نوکریاں بلوچستان کے حصے میں آئیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک تاریخی فیصلہ ہے اور ایک صحیح فیصلہ ہے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے ہمارے جو بھائی ہیں، بہنیں ہیں وہ آئیں اور وفاق کے جتنے ادارے ہیں اس میں اپنا کردار ادا کریں۔

اس کے علاوہ جو بے شمار کام ہو رہے ہیں ان کا ذکر کرنا میرے خیال میں وقت کا زیاں ہوگا۔ سب کو پتا ہے کہ پوری حکومت کا focus بلوچستان پر ہے ۔ وہاں پر ہائی وے کا ذکر کروں، وہاں پر ports کا ذکر کروں، وہاں گرڈ سٹیشن کا ذکر کروں، وہاں گیس کا جو کام ہو

رہا ہے' وہاں جو ہسپتال' یونیورسٹیاں بن رہی ہیں - میرا خیال ہے کہ اس میں بھی وقت لگے گا۔ میری بلوچستان کے دونوں sides کے لوگوں سے التجا ہے کہ آپ کا حق بنتا ہے' آپ پاکستان میں رہتے ہیں یہ آپ کا حق ہے کہ آپ کو بجلی دی جائے۔ آپ کو گیس دیا جائے۔ آپ کو روزگار کے مواقع دیئے جائیں۔ لیکن اس پر اظہار خیال بھی کر لیا کیجیئے کہ جو پچھلے سات سال میں ایک focussed attention بلوچستان کو دی گئی ہے۔ ٹیوب ویل پر آپ نے بات کی ' کس صوبے میں 50% حکومت پاکستان subsidy دے رہی ہے۔ کیا سندھ میں دے رہی ہے؟ کیا صوبہ سرحد میں غریب زمیندار نہیں ہے؟ کیا پنجاب میں غریب زمیندار نہیں ہے؟ کیوں صرف بلوچستان میں 50% دے رہی ہے.. بلوچستان میں 50% subsidy وفاق دے رہا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ آپ کے لیے ایک کوشش ہے کہ ماضی میں پچاس اکیاون سال میں جو کوتاہیاں ہوئی ہیں' ماضی میں جو آپ کو آپ کا حق نہیں ملا ہے وہ آپ کو ضرور ملنا چاہیے۔ جہاں تک بجلی کا بہت سے مقررین نے فرمایا' آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ گیس تو ساری بلوچستان سے نکلتی ہے۔ گیس صرف 22% بلوچستان سے آ رہی ہے' 78% سندھ سے اور صوبہ سرحد سے اور پنجاب سے آ رہی ہے۔ یہ بھی ایک غلط فہمی ہے کہ جی پاکستان کی ساری گیس بلوچستان سے آتی ہے حالانکہ صرف 22% وہاں سے آتی ہے۔

بجلی ساری صوبہ سرحد پیدا کرتا ہے۔ میرے قبائلی بھائی بھی یہاں بیٹھے ہیں اور صوبہ سرحد کے بھی کیا آپ کے ہاں لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے کہ نہیں ہو رہی یقیناً بارہ بارہ گھنٹے اور دس دس گھنٹے صوبہ سرحد میں' جہاں پر بجلی پیدا ہو رہی ہے' وہاں لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے۔ پہلا حق تو ان کا بنتا ہے۔ یہ میں بلوچستان والوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا پہلے ان کا حق نہیں بنتا؟ آپ ہمیشہ کہتے ہیں کہ گیس ہم دے رہے ہیں تو گیس پر ہمارا حق زیادہ ہے۔ ایسے تو پھر چاہیے کہ فرنٹیئر میں کوئی loadshedding نہ ہو کیونکہ آج زیادہ بجلی صوبہ سرحد دے رہا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ loadshedding کہیں بھی نہیں ہونی چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پورے ملک میں نہیں ہونی چاہیے۔

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان: میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہر پاکستانی کا حق

ہے کہ اس کو بجلی مہیا کی جائے اور انشاء اللہ میں آپ کی آواز Minister for Water and Power جتوئی صاحب تک اور واپڈا کے Officials تک ضرور پہنچاؤں گا۔

بلوچستان میں میرانی ڈیم الحمد للہ بن گیا ہے جو زمینداروں کے لیے بنا ہے۔ سبک زئی کل پرسوں تک بن جائے گا۔ وہ بھی زمینداروں کے لیے ہے۔ کچھی کینال کے ذریعے پانی ہم تونسہ سے لا رہے ہیں۔ یہ آپ زمینداروں کے لیے کر رہے ہیں اور اس کے علاوہ بے شمار اور بھی چھوٹے چھوٹے ڈیم آپ کی بہتری کے لیے بنائے جا رہے ہیں۔

بلوچستان واحد صوبہ ہے جہاں پر Agriculture کے قرضہ جات معاف کیے گئے ہیں۔ کیا آپ کسی اور صوبے کی مثال دے سکتے ہیں جہاں قرضہ جات معاف کیے گئے ہیں؟ نہیں صرف بلوچستان کے زمینداروں کے قرضے معاف ہوئے ہیں۔ میرے علم میں تین لاکھ تھا لیکن کسی مقرر نے کہا کہ نہیں جب صدر صاحب تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے پانچ لاکھ تک کے قرضہ جات معاف کر دیئے تھے۔ جناب والا! یہ کوئی معمولی رعایت نہیں۔ اس سے پانچ سو ارب روپے Agriculture Development Bank نے خرچ کیے ہیں۔

یہ بھی ہم کہہ دیتے ہیں کہ ڈیڑھ لاکھ، آپ عوام کو بھی اشتعال دلاتے ہیں، لوگوں کا یہ خیال ہے کہ لاکھوں لوگ کوریا جا رہے ہیں۔ جبکہ صرف بیس ہزار نوکریوں کی اس وقت demand آئی ہے ۔ یہ کہہ دینا کہ جی لاکھوں آ رہے ہیں، آپ عوام کو پریشان کر دیتے ہیں، لوگ پھر رہے ہیں لیبر ڈیپارٹمنٹ کے پیچھے ، اپنے MNAs کے پیچھے، اپنے Senators کے پیچھے تو مہربانی کر کے ذرا، آپ تو Senators ہیں، آپ کو یہ معلومات ہونی چاہیے۔ آپ پوچھ لیا کریں۔ صرف بیس ہزار demand آئی ہے جس کو advertise کیا تھا اور جنہوں نے apply کیا ہے۔ ایک طریقہ کار کے ذریعے وہ جا رہے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ بلوچستان کو بھی ضرور ان کے کوٹے سے زیادہ دیا جائے گا۔

جو بلوچستان کے متعلق باتیں ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم اس پر سوچیں ۔سندھ کے بارے میں سومرو صاحب نے کچھ سوئی سدرن کے بارے میں بات کی ہے۔ کم از کم سوئی گیس کے متعلق اگر سپریم کورٹ جو ہمارا سب سے بڑا judiciary کا ادارہ ہے اگر اس نے احکامات جاری کیے تو اس پر ضرور حکومت عمل کرے گی۔

Mr. Presiding Officer: I think, I will add

یہ کہنا کہ سپریم کورٹ کے احکامات پر عمل نہیں ہوتا Never think of it.

سینیٹر سلیم سیف اللہ خان، سومرو صاحب کو میں یقین دلاتا ہوں کہ جو باقی رہ گئے ہیں اگر اس کے مجھے وہ اعداد و شمار دے دیں تو میں بھی رابطہ کروں گا Minister سے اور سوئی سدرن سے -----

جہاں تک آپ نے violence کا کہا ' میں اس controversy میں نہیں پڑنا چاہتا۔ یہ حکومت کے زیر غور ہے انشاء اللہ ہم ایسا کوئی کام نہیں کریں گے جس سے عوام کو تکلیف ہو۔ گیس کا پروفیسر ابراہیم صاحب نے فرمایا۔ بالکل اگر گیس نہیں مل رہی ہے فی الحال ایل پی جی سلنڈر وغیرہ بھی آپ استعمال کر سکتے ہیں لیکن میں کوشش کروں گا کہ گیس ان کو مل جائے اور جو آخری بات ' ڈاکٹر کے بارے میں ' سینیٹر صاحبہ چلی گئیں' یہ تو میرے خیال میں برطانیہ' امریکہ جو rich countries ہیں ان میں بھی ایسے ہی ہوتا ہے۔وہ یہی پوچھتے رہتے ہیں اکثر کہ کوئی ڈاکٹر ہو تو حالانکہ دعا یہی ہے PIA میں جو بھی سفر کرے اللہ اس کو صحت یاب رکھے۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. We now adjourn the House till tomorrow morning at 10 o'clock.

[The House was then adjourned to meet again at 10 o' clock in the morning on Friday, the 19th January, 2007]